پیغام مدینہ

جلد ششم

ندیم ایاز

مکتبہ دارالرحیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمد للہ ، اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم سے آج اس کتاب کی چھٹی جلد کی تکمیل ہوئی میں نے خود اپنے لئے اس کتاب کو بہت مفید پایا اور کیوں نہ ہو کہ یہ تو صاف اور واضح پیغامات پر مبنی ہے جن کا سمجھنا ہر خاص و عام کے لئے بالکل آسان ہے۔ پھر بھی کسی جگہ مشکل پیش آئے تو اپنے محلے کے علماء سے پوچھ لیا کریں یا مجھ سے واٹس ایپ نمبر پہ رابطہ کریں۔ یہ سب کام اس نیت سے کیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ مستفید ہو سکیں۔ یہ کتاب علماء، طلباء اور عوام سب کے لئے مفید ہے۔ شیخ کامران یاسین صاحب سے باقاعدہ اجازت لے کر یہ مضامین islamfort.comویب سائٹ سے ہو بہو لئے گئے ہیں (مضامین کی فہرست کتاب کے آخر میں موجود ہے) پھر بھی علماء سے درخواست ہے کہ جہاں کہیں بھی کسی بھی قسم کی غلطی ہوئی ہو تو مجھے ضرور آگاہ کرلیں تاکہ آیندہ اسے غلطیوں سے پاک کرکے مزید بہتر بنایا جاسکے۔ میں اپنے بہن بھائیوں اور شاگردوں سے خصوصی طور پر اور تمام مسلمانوں سے عمومی طور پہ درخواست کرتا ہوں کہ اس کتاب کا خود بھی مطالعہ کریں اور بیوی بچوں سے بھی مطالعہ کروائیں۔ سکول کالج اور کمپنیوں کے انتظامیہ سے درخواست ہے کہ کچھ وقت درس قران و حدیث کے لئے بھی دے دیں طلباء اور ملازمین کے مثبت کردار کی تعمیر میں یہ ایک اہم پیش رفت ہوگی۔ یہ کتاب ایک آسان اور قابل فھم مجموعہ ہے یہ تمام مسلمانوں کے لئے ہے کسی خاص مسلک، فرقے یا تنظیم کی کتاب نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اس کتاب کو تمام مسلمانوں کے لئے نافع بنائے اور صدقہ جاریہ بنادے آمین۔ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے، میرے والدین ،بیوی بچوں اور بہن بھائیوں کے لئے دعا کیجئے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائیاں عطا فرمائے۔ تمام عالم اسلام کو بلکہ تمام انسانیت کو دعا میں یاد رکھا کریں اللہ تعالیٰ سے آپ کے لئے دعا گو ہوں۔ جزاک اللہ خیرا

قاری شیخ ندیم ایاز حفظہ اللہ تعالیٰ

27اکتوبر 2021 کراچی

whatsapp 00923172134743

Peaceofmindna.com website

Peaceofmind.na facebook page

مختصر تعارف

میں نے قرآن کریم قاری نورالامین صاحب کے پاس حفظ کیا آخری 4 پارے بنوری ٹاؤن میں ۱۱ دن میں حفظ کئے۔ حفظ دور قاری ظاہر صاحب کے پاس کیا، درس نظامی کی کتابیں شیخ عبدالوکیل صاحب، عنایت اللہ صاحب، شیر عالم صاحب، روح الامین صاحب، عبدالروف صاحب، ھاشم صاحب اور صدرالشہید صاحب اور بھی علماء سے کتابیں پڑھیں میں ان سب کے لئے دعا گو ہوں۔

دورہ تفسیر القرآن شیخ عبدالسلام رحمہ اللہ، شیخ امین اللہ صاحب، شیخ افضل خان شاہ پور شیخ، شیخ طیب صاحب، شیخ امیر حسین باچا صاحب، شیخ ولی اللہ رحمہ اللہ اور شیخ روح الامین صاحب سے کئے۔

اتحاد المدارس مردان اور وفاق المدارس السلفیہ فیصل آباد سے درس نظامی کے امتحانات دیئے۔ تجوید اور حفظ کی بھی وفاق سے امتحان دیئے اور سب کے سند حاصل کئے۔ ادیب عربی کا امتحان دیا اور سند حاصل کی۔

تقابل ادیان کے تمام کورسز کئے۔ میٹرک میں سکول میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ ہمارے گاوں میں میٹرک کا جو سب سے پہلا بچ پاس ہوا اس میں میرے والد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے پہلی پوزیشن لی تھی اور اب بھی ان کا نام سکول میں پوزیشن لینے والوں کی لسٹ میں اول لکھا ہوا ہے۔ میں نے علم نفسیات میں بی ایس کیا، پاکستان انسٹیٹیوٹ آف منیجمنٹ سے انڈسٹریل اینڈ ارگنائزیشنل سائکالوجی میں ڈپلومہ کیا، ہیپی لائف سائکولوجیکل سروسز سے چھ مہینے کا کورس کلینیکل سائکالوجی میں کیا۔ کمپلیمینٹری تھراپیز میں ڈپلومہ سری لنکا سے، این ایل پی اور ہپناسز کورسز

سر ارسلان لاڑیک اور سر سدید مرزا کے ذریعے امریکن بورڈ آف نیورولنگویسٹک پروگرامنگ سے کیا، پریسٹن یونیورسٹی سے ڈاکٹر عمران صاحب سے این ایل پی کے ایک سالہ کورس میں داخلہ لیا لیکن ایک سیمیسٹر کے بعد مکمل نہیں کرسکا۔ ایم فل لیڈنگ ٹو پی ایچ ڈی نفسیات میں داخلہ ہوا ایک سیمیسٹر کے بعد وہ بھی پورا نہ کرسکا، ورچول یونیورسٹی ایم بی اے میں داخلہ لیا ادھورا رہ گیا اور اسی طرح شماریات ڈپلومہ کراچی یونیورسٹی میں داخلہ لیا وہ بھی پورا نہیں کرسکا یہ میری زندگی کا تاریک پہلو ہے کہ کچھ کاموں میں میں نے استقامت اختیار نہیں کی۔ اب بھی میں ایک تین سالہ کورس کر رہا ہوں جس کا دوسرا سال جاری ہے اب دیکھنا ہے کہ یہ مکمل کرتا ہوں یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین۔

کئی آن لائن کورسز مکمل کئے اور ایک خاصی تعداد میں سیمینارز اور ورکشاپس اٹینڈ کئے۔

ملک کے اندر سوات، مری، ایوبیہ، نتھیاگلی، ناران کاغان، مانسہرہ، بالاکوٹ، پیر بابا، دیر، تیمرگرہ، مینگورہ، سوات، بحرین، مدین، کالام، اوشو گلیشیئر، باجوڑ، مظفر آباد، چکار، نون بنگلہ، پشاور، چارسدہ، تورڈھیر، لاہور، سرگودھا، چیچیاں گاوں، ٹھٹھہ، درہ آدم خیل، باڑہ، پنجپیر، بڈہ بیر، وغیرہ کے سفر کئے اور وقت گزارا، زیادہ تر وقت کراچی میں گزرا۔

عمرہ کے سفر میں جدہ، مکہ۔ مدینہ اور خیبر کے علاقوں کی زیارت نصیب ہوئی الحمد للہ۔ دبئ کے سفر میں ڈاکٹر ذاکر نائک صاحب کے تین روزہ پیس کانفرنس میں شرکت کی اور مختلف خوبصورت مقامات اور خصوصا ابو ظہبی کی مشہور شیخ زید مسجد جانا ہوا۔

اب تک سات افراد بشمول عورتوں نے میرے ھاتھوں اسلام قبول کیا ھے۔ الحمد للہ۔

13 مرتبہ خود دورہ تفسیر القرآن کے درس دئے مختلف مقامات پر۔ اس کے علاوہ روزانہ کے دروس اور جمعہ کے خطبات اللہ تعالیٰ کی توفیق سے بے شمار ہیں۔ مسجد ابراہیم میں پورے دس سال خطابت اور درس کے فرائض سرانجام دیئے۔

بہت سے طلباء اور طالبات نے مجھ سے قرآن وحدیث سیکھا میں ان سب کے لئے دعا گو ہوں یہ سب میرے اور میرے اساتذہ کے لئے صدقہ جاریہ ہیں۔

تالیفات

(1)قرآنی دعائیں

(2)اللہ کے بندے مادہ پرست نہیں ہوتے

(3)اصلاح النساء

(4)طرق التفسیر

(5)قرآن مجید کی تفسیر کے اقسام

(6)المناھج المختلفۃ للمفسرین

(7)الكبائر التي ذكرها الإمام الذهبي

(8)اسلام سائنس اور الحاد

(9)ملحدین کے پچاس اعتراضات کے جوابات

(10)ملحدین کی اصلاح

(11)خدا کے بارے میں ملحدین کی پریشانی کا علاج

(12)پاکستان میں اسلامی دستور کے لیے علماء کے 22 متفقہ نکات

(13)أسهل طريقة لحفظ القرآن الكريم

(14)صحیفہ ہمام بن منبہ

(15)المعجم الصغیر للطبرانی

(16)پیغام مدینہ جلد اول

(17)پیغام مدینہ جلد دوم

(18)پیغام مدینہ جلد سوم

(19)پیغام مدینہ جلد چہارم

(20)پیغام مدینہ جلد پنجم

(21)پیغام مدینہ جلد ششم

(22)پیغام مکہ جلد اول

(23)مقالات حصن المسلم جلد اول

(24)مقالات سیرت جلد اول

(25)مقالات سیرت جلد دوم

(26)مقالات سیرت جلد سوم
(27)مقالات حصن المسلم جلد دوم
(28)مقالات حصن المسلم جلد سوم
(29) مقالات حصن المسلم جلد چھارم
(30) مقالات حصن المسلم جلد پنجم
(31) مقالات حصن المسلم جلد ششم
(32) مقالات حصن المسلم جلد ھفتم
(33) مقالات حصن المسلم جلد ھشتم

(1) نئے سال کی آمد اور چند اہم امور

فضیلۃ الشیخ جسٹس حسین بن عبد العزیز آل الشیخ حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد!

الوداع اے سال رفتہ! خوش آمدید اے سال نو!

ہر سال کے آغاز پر اور نئے سال کا سورج روشن ہونے پر انفرادی و جماعتی سطح پر اپنے گریبان میں جھانکنے اور اپنا محاسبہ کرنے کی ضرورت پیش آجاتی ہے تاکہ ماضی کا جائزہ لے کر اپنے حال کی اصلاح کی جا سکے اور صحیح منہج کے مطابق مستقبل کے لئے منصوبہ بندی کی جا سکے تاکہ اغراض و مقاصد پورے ہوں اور مفادات کا حصول ممکن ہو، ہماری امت اسلامیہ جو کہ ان دنوں نئے سال کا استقبال کر رہی ہے اور سابقہ سال جو اپنے دامن میں بہت ہی بڑے بڑے حوادث وواقعات لے کر رخصت ہوگیا ہے اسے الوداع کہہ رہی ہے اسے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ وہ ان چیلنجز کا ڈٹ کر مقابلہ کرے اور ان خطرات کا پامردی سے سامنا کرے جو اسے درپیش ہیں۔

اسی طرح امت مسلمہ کو اس بات کی بھی سخت ضرورت ہے کہ وہ صحیح موقف اختیار کرے، کامیاب علاج اور مفید تحفظ و پرہیز کو اپنائے اور یہ سب اصلاحی بنیادوں اور عملی طریقوں کے مطابق ہو جن کے قواعد اور اصول اس امت کے دین اسلام کے قواعد و ضوابط، اس کے عقیدہ کے ثوابت و امتیازات اور اس کے نبی سیدنا محمد ﷺ کی سنت و طریقہ کے عین مطابق ہوں۔

مسلمانوں! بعض اہم امور ایسے بھی ہیں جن پر اپنی توجہ کو مرکوز کرنا ضروری ہے جبکہ ہم اس سال نو کے آغاز میں ہی ہیں۔ اللہ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمارے لئے اور پوری امت مسلمہ کے لئے اس سال کو خیر و برکت کا سال بنا دے۔

ان امور و مواقف کو ہم ان نقاط کے تحت ذکر سکتے ہیں:

1۔ دنیا فانی اور محاسبۂ نفس:

مسلمانوں کا اپنی زندگی کے اس نئے سال کا استقبال کرنا ہی ایک بہت بڑا واقعہ ہے جو اس حقیقت کی یاد دلاتا ہے کہ یہ شب و روز مراحل اور سواریاں ہیں جو کہ ہمیں اس دنیا سے دور لئے جا رہے ہیں اور ہمیں آخرت کے قریب کئے جا رہے ہیں۔ قوم فرعون سے ایمان لانے والے شخص نے اپنی قوم سے مخاطب ہو کر جو بات کہی تھی اس کی حکایت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ اس نے کہا:

يَاقَوْمِ إِنَّمَا هَـٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ

المؤمن–39

اے میری قوم! یہ دنیا کی زندگی (چند روز کے لئے) فائدہ اٹھانے کی چیز ہے۔

کیا ہمارا یہ ایک سال کو الوداع کہنا اور دوسرے سال کا استقبال کرنا ہماری ہمتوں کو عالی اور ہمارے عزائم کو بیدار کرے گا؟ صاحب توفیق وہ ہے جو اپنے حال کی اصلاح کے لئے کوشش کرے اور اپنی بقیہ زندگی کے دنوں میں کچھ کر گزرنے کی ٹھان لے تاکہ اس کا کل آج سے بہتر ہو اور اس کا آج گزشتہ کل سے افضل و اعلی ہو اور اس کا نیا سال اس کے گزشتہ سال سے اچھا ہو۔ عقلمند وہی ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کر لے، اپنے حسابات کی جانچ پڑتال کرے، اعمال صالحہ کا توشہ جمع کر لے اور اپنے سابقہ گناہوں اور گزشتہ خطاؤں سے اپنے رب کی طرف توبہ نصوح کر لے۔ اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے:

فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ﴿٧﴾ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ

الزلزلة–8/7

جس نے ایک ذرہ برابر بھی خیر و بھلائی کی ہوگی (قیامت کے دن) وہ اسے دیکھ لیگا۔ اور جس نے ذرہ بھر بھی برائی کی ہوئی وہ اسے بھی دیکھ لے گا۔

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

اے میرے بندوں! میں تمہارے ان تمام اعمال کو گن گن کر تمہارے لئے محفوظ کروائے جا رہا ہوں اور پھر تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا۔ جسے بھلائی ملی وہ اپنے رب کا شکر ادا کرے اور جسے اس کے برعکس کچھ بھگتنا پڑا تو وہ اپنے آپ کے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔ (صحیح مسلم)

2۔ ہر فتنے کا جواب اور ہر چیلنج کا مقابلہ:

دوسرا اہم امر یہ ہے کہ ہمارا گزشتہ سال تو گزر گیا ہے جبکہ امت اسلامیہ مصائب و مشکلات میں پھنسی ہوئی ہے۔ طرح طرح کے فتنوں میں مبتلا ہے اسے بہکانے کی چیزیں عام ہیں وہ طرح طرح کے امتحانات سے دوچار ہے اور یہ سب اشیاء افراد امت سے اور ابناء اسلام سے فوری حل چاہتی ہے کہ وہ عزم صادق اور پختہ ارادہ کریں کہ انفرادی طور پر بھی، معاشروں کی سطح پر بھی اور حکام و امراء کیا اور عوام و محکوم کیا ہر سطح پر اور ہر شخص اپنی اپنی اصلاح کرے گا اور یہ اس یقین کے ساتھ کہ ہم میں سے کسی کو اس بات میں کوئی شک نہیں کہ امت کی ناک میں دم کر دینے والوں ان بحرانوں اور تباہ کن حالات سے نجات کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم صاف ستھرے اور حقیقی اسلام کو لیں، وہ خالص اسلام جو قرآن کی شکل میں نازل ہوا ہے جسے پوری کائنات کے سردار نبی اکرم ﷺ لے کر آئے ہیں اور جسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سمجھا تھا۔ جی ہاں! صاف ستھرا اور حقیقی اسلام وہی ہے جو ہماری زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی ہے اور ہر شعبے کے لئے تعلیمات مہیا کرتا ہے، وہ شعبۂ سیاسیات ہو یا اقتصادیات، اس کا تعلق کلچر و ثقافت سے ہو یا اجتماعیات و معاشروں سے، اسے زندگی کے ہر شعبہ میں اپنایا جائے صرف علمی طور پر ہی نہیں بلکہ عملی طور پر بھی، حکمرانی و جہانبانی میں بھی اور اپنے متنازعہ امور میں ثالثی و فیصلے کروانے میں بھی۔ اور یہ مقاصد اسلام کی معرفت کی بنیاد پر ہو کہ اسلام مفید و صالح، عالی تہذیب یافتہ و مھذب زندگی قائم کرنا چاہتا ہے۔

جو دنیا و آخرت میں اعلی ثمرات مہیا کرے۔ اور اسلام اپنے ماننے والے کو وہ اعلی زندگی مہیا کرنا چاہتا ہے جس کے بارے میں اللہ کا ارشاد صادق آتا ہے جس میں اس نے فرمایا ہے:

وَعَدَ اللَّـهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا

النور–55

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ انھیں زمین کا حاکم بنادے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنا دیا تھا اور خوف کے بعد انھیں امن بخشے گا۔ وہ میری عبادت کرینگے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائینگے۔

آج جبکہ امت مسلمہ مختلف راستوں کے دوراہے بلکہ کئی راستوں کے جنکشن پر کھڑی ہے اس پر واجب ہے کہ وہ اس بات کا یقین کامل اور علم یقین حاصل کرلے کہ اس کی عزت و قوت اس کے اپنے دین کے ساتھ گہرے ربط و تعلق اور اپنی شریعت پر مکمل عمل اور اپنے نبی کی اتباع سنت میں پنہاں ہے۔ یہی کار آمد و فعال اسلحہ ہے جو امت سے تمام خطرات کو دور کر سکتا ہے اور یہی وہ زبردست آہنی لباس ہے جس کے ذریعے اس سخت آویزش اور ان تباہ کن حملوں سے بچا جا سکتا ہے جو آج اس روئے زمین پر مختلف قوتوں کی طرف سے درپیش ہیں۔ چنانچہ ارشاد الہی ہے:

وَلِلَّـهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَـٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ

المنافقون– 8

عزت تو اللہ کے لئے یا پھر اس کے رسول کے لئے اور اہل ایمان کے لئے ہے لیکن منافق لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے۔

مسلمانوں پر واجب یہ ہے کہ وہ موجودہ ہر چیلنج کا ڈٹ کر مقابلہ کریں جو انھیں دیا جا رہا ہے اور جو ان کے دین پر کیچڑ اچھالنے کا سبب بن رہا ہے۔

اسی طرح یہ بھی واجب ہے کہ منحرف افکار و نظریات ، گمراہ کن خیالات و مسالک اور بدصورت مشارب والے ان تمام لوگوں کی راہیں روکی جائیں اور ان کے لئے تمام دروازے بند کر دیئے جائیں جو کہ گدلے پانی میں شکار کھیلنے کی نیت بدلئے ہوئے ہیں۔ اور ان تمام لوگوں کا بھی منہ بند کریں جو کہ ہر مسلمان کو زندگی کی صحیح ڈگر سے پھیر کر جو کہ ان کے دین سے

حاصل شدہ ہے انھیں غلط راہوں پر چلانا چاہتے ہیں۔ اور اس کے لئے بڑی ملمع سازی و بلند بانگ دعوے کئے جا رہے ہیں جو کہ جھوٹی چمک دھمک لئے ہوئے ہیں وہ جعلی اقوال اور احمقانہ افکار کو بروئے کار لا رہے ہیں۔ ان سب کی راہیں روکنا مسلمانوں پر فرض ہے۔

3 دشمنان دین کی اسلام پر الزام تراشیوں کا اپنے عمل و کردا سے دفاع:

تیسرا اہم امر یہ ہے کہ آج اسلام پر دشمنان دین اور اہل حقد و بغض معاندین طرح طرح کے الزامات لگا رہے ہیں جن سے اسلام کا دامن سراسر پاک و بری ہے اور یہ الزام تراشیاں صرف اس لئے ہیں کہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا جاسکے اور بنی بشر کو اسلام کے روشن و تابناک منہج سے دور ہٹایا جاسکے۔ لہٰذا عالم اسلام کے تمام افراد سے اس دین کا یہ بھرپور مطالبہ ہے کہ وہ اپنی ڈگر کو صحیح اور اپنا قبلہ درست کر لیں تا کہ ان کی غلط روشوں اور کردار کی خامیوں کمزوریوں کو لیکر دشمنان دین ہمارے اسلام کا حلیہ تو نہ بگاڑ کر پیش کر سکیں اور بغض و حقد سے ابلتے سینوں کے مالک لوگ اسلام کے تابناک وضیاء افشاں حقائق کو مسخ کرنے کے لئے ہماری کوتاہیوں کو سیڑھی کے طور پر تو استعمال نہ کر سکیں۔

مسلمانوں پر اپنے دین کی طرف سے یہ واجب ہے کہ وہ صدق نیت و توجہ اور پر امن مقاصد کو پوری دنیا کے سامنے ثابت کر دیں۔ اپنے اہداف و مقاصد کی بلندی سے دنیا کو روشناس کرا دیں اور پورے عالم پر اصل و حقیقی اسلام کو واضح کر دیں۔ وہ اسلام جو کہ وسیع معنوں میں رحم و کرم کا درس دیتا ہے، تمام تر باریکیوں کے ساتھ عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے، تمام تر شکلوں سے حسن سلوک کی تاکید کرتا ہے اور ہر ممکن طریقہ سے دین و دنیا اور دنیا و آخرت کی اصلاح کی فکر مہیا کرتا ہے۔

علماء و مفکرین کی ذمہ داری ہے کہ وہ پیش آمدہ ہر مسئلہ پر گہری نظر ڈالیں اور اس مسئلہ کو خوب سمجھیں تا کہ اس کے ایجابی و مثبت پہلوؤں سے استفادہ کیا جاسکے وہ مثبت پہلو جو کہ ہماری شریعت کے مسلمہ امور اور ہمارے عقیدہ کے قواعد و اصول کے منافی نہیں اور نہ ہی امت اسلامیہ کے مفادات و مصالح کے مخالف ہیں۔ اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ تمام تر مساعی اور کوششیں باہم متفق ہو کر نہ کی جائیں گی اور کتاب و سنت سے حاصل کردہ صحیح فہم کے ساتھ اپنے مواقف میں باہم نظم و ضبط پیدا نہ کیا جائے، مکمل ہوش و حواس کے عالم میں اصلاح کی صدق دل سے نیت نہ ہو اور اس

عالم کا پورا پورا ادراک نہ ہو جو کہ آج ایسے ایسے تغیرات و انقلابات کا موجیں مارتا سمندر بنا ہوا ہے اور جس کے امن و استقرار کو نت نئے تغیر و تبدل کی آندھیاں تہہ و بالا کر رہی ہیں۔ اس دنیا کا مکمل ادراک ایسے مضبوط قاعدے سے ہو جس میں کسی دینی قاعدے یا اصول میں کوئی کوتاہی نہ کی گئی ہو اور نہ ہی دین کے خصائص و امتیازات میں سے کسی سے دست برداری اختیار کی گئی ہو۔ ارشاد الہی ہے:

وَلِلَّـهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَـٰكِنَّ وَأَنَّ هَـٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ لَا يَعْلَمُونَ

الانعام۔ 153

اور بیشک میرا سیدھا راستہ یہی ہے، اسی کی اتباع و پیروی کرو اور دوسری پگڈنڈیوں پر مت چلو وہ تمھیں اللہ کی راہ سے ہٹا دینگی۔

آغاز سال اور صوم عاشوراء:

مسلمانو! اللہ کے مہینوں میں سے اس کا یہ حرمت والا ماہ محرم عظمت وحرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے، اس کا مقام بڑا ہی بلند اور اس کی حرمت و عزت بہت ہی زیادہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ماہ رمضان کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے روزے اللہ کے مہینے ماہ محرم کے دنوں کے روزے ہیں۔ (صحیح مسلم)

اور اس ماہ محرم کے دنوں میں سے افضل ترین دن یوم عاشوراء (10 محرم) ہے۔ صحیح بخاری و مسلم میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عاشوراء کا روزہ رکھا اور اس کا اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم بھی فرمایا اور صحیح مسلم میں ہے کہ نبی ﷺ سے یوم عاشوراء کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: مجھے اللہ سے امید ہے کہ یہ (یوم عاشوراء کا روزہ) پچھلے پورے سال کا کفارہ ہو جائے گا۔

اور سنت یہ ہے کہ اس سے ایک دن پہلے 9 محرم کا بھی روزہ رکھا جائے کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ارشاد نبوی ہے: اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو نو محرم کا روزہ ضرور رکھوں گا۔ (صحیح مسلم)

اگر 9 محرم کا روزہ رکھنا کسی وجہ سے ممکن نہ ہو تو اس کے ایک دن کا روزہ رکھ لیں اور مکمل شکل یہ بھی ہے کہ عاشوراء سے ایک دن پہلے اور ایک دن بعد روزہ رکھ لیا جائے۔

وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

(2) اللہ کا خوف اور مسلمان کی زندگی میں اس کا اثر

فضیلۃ الشیخ پروفیسر ڈاکٹر علی بن عبد الرحمن الحذیفی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سب سے بلند اور عالی شان ہے۔

لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَى (6) وَإِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى

طہ – 6/7

"جس کی ملکیت آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان اور (کرہ خاک) کے نیچے کی ہر ایک چیز پر ہے۔ اگر تو اونچی بات کہے تو وہ تو ہر ایک پوشیدہ، بلکہ پوشیدہ سے پوشیدہ تر بات کو بھی بخوبی جانتا ہے"۔

میں اپنے رب کی تعریف کرتا ہوں اور اس کی عطا کردہ (نعمتوں) پر اس کا شکر ادا کرتا ہوں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک

نہیں، اس کے بڑے پیارے (بابرکت) نام ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور ہمارے سردار سیدنا محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے اختیار کردہ نبی ہیں، اے اللہ اپنے بندے اور رسول محمد پر، اور ان کے آل اور نیک و متقی صحابہ پر رحمتیں، سلامتی اور برکتیں نازل فرما۔

حمد وثناء کے بعد!

اے مسلمانوں!

اللہ سے اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے، اور جان لو کہ جو کچھ تمھارے دل میں ہے اللہ اسے جانتا ہے تو اس (کی مخالفت) سے بچو، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ

آل عمران- 5

یقیناً اللہ تعالیٰ پر زمین و آسمان کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔

اللہ کے بندوں!

بیشک دلوں کے اعمال بہت عظیم اور بہت بڑی بات ہے؛ انکا ثواب بھی بہت عظیم ہے اورانکی سزا بھی بہت سخت ہے، اور بدنی اعمال دلی اعمال کے تابع ہیں اور اسی پر ان کا دارومدار ہے، اسی لئے کہا جاتا ہے کہ: دل اعضاء کا بادشاہ ہے، اور باقی اعضاء اس کے لشکر (سپاہی) ہیں۔

سیدنا انس رضي اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: بندے کا ایمان اس وقت تک صحیح نہیں ہوتا جب تک کہ اس کا دل صحیح نہ ہو۔(مسند احمد)

اس کی توحید اللہ کے لئے ہو، اور اسی کی تعظیم ہو، اور اسی کی محبت، اسی کا خوف اور اسی سے امید ہو، اور اسی کی فرماں برداری سے محبت ہو، اوراسی کی نافرمانی سے نفرت ہو۔

امام مسلم نے سیدنا ابوہریرہ کی حدیث نقل کی ہے: انہوں نے فرمایا کہ اللہ کے رسول- صلی اللہ علیہ وسلم- نے فرمایا: بے شک اللہ تمھاری صورتوں (شکلوں) اور مالوں کو نہیں دیکھتا، وہ تو تمھارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے۔

جناب حسن رحمہ اللہ نے ایک آدمی سے کہا: اپنے دل کا اعلاج کرو؛ کیونکہ بندوں کے دلوں کی پاکیزگی اللہ (کی رضا) کے لئے ضروری ہے۔

اور خوف اور امید ہی دلوں کے ان اعمال میں سے ہیں جو نیک کاموں پر ابھارتے ہیں، اور آخرت کی زندگی کی ترغیب دلاتے ہیں، اور برے کاموں سے ڈانٹتے ہیں، اور دنیا سے بے نیاز کر دیتے ہیں، اور حد سے بڑھ جانے والے نفس کو لگام دیتے ہیں۔

اور اللہ کا خوف ہی دل کو ہر نیک کام کی طرف لے جاتا ہے، اور ہر برائی کے لئے رکاوٹ ہے، اور امید بندے کو اللہ کی رضا اور اس کے ثواب کیطرف لے جاتی ہے، اور عظیم اعمال کرنے کی ہمتوں کو بڑھاتی ہے، اور ہر برے عمل سے پھیر دیتی ہے۔

اور اللہ کا خوف نفس کو (نفسانی) خواہشات سے روکتا ہے، اور اسے فتنے کے بارے میں ڈانٹتا ہے، اور اسے نیکی اور کامیابی کے کاموں کی طرف لے جاتا ہے۔

اور اللہ کا خوف توحید کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے، (اس لئے) ضروری ہے کہ وہ (خوف) اللہ ہی کے لئے ہو، اور اللہ کے علاوہ کسی اور کا خوف ہونا اللہ کے ساتھ شرک کرنے کی اقسام میں سے ایک قسم ہے، اور اللہ تعالی نے اپنے سے ڈرنے کا حکم دیا ہے، اور کسی اور سے ڈرنے سے منع فرمایا ہے۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ

آل عمران–175

یہ خبر دینے والا شیطان ہی ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے تم ان کافروں سے نہ ڈرو اور میرا خوف رکھو اگر تم مومن ہو۔

اور سورہ مائدہ میں اللہ کا ارشاد ہے:

فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا

المائدة–44

اب تمہیں چاہیے کہ لوگوں سے نہ ڈرو اور صرف میرا ڈر رکھو، میری آیتوں کو تھوڑے سے مول نہ بیچو۔

اور سورہ بقرہ میں فرمایا:

وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ

البقرة–40

اور مجھ ہی سے ڈرو۔

اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اگر تم وہ جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم ہنسو کم اور رو زیادہ۔ لوگوں نے (یہ بات سنتے ہی) اپنے چہروں کو ڈھانپ لیا اور ان کے رونے کی آواز آ رہی تھی۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا۔

دل کی بے چینی اور تڑپنا، اور اس (دل) کا حرام کام پر یا فرائض چھوڑنے پر، یا مستحب کام میں کمی پر اللہ کی طرف سے سزا کی توقع رکھنا، اور نیک عمل کے قبول نہ ہونے کا خدشہ ہونا، جب ہی محرمات سے نفس دور رہ سکتا ہے اور بھلائیوں کی طرف دوڑ سکتا ہے۔

دل کی بے چینی اور تڑپنا، اور اس (دل) کا حرام کام پر یا فرائض چھوڑنے پر، یا مستحب کام میں کمی پر اللہ کی طرف سے سزا کی توقع رکھنا، اور نیک عمل کے قبول نہ ہونے کا خدشہ ہونا، جب ہی محرمات سے نفس دور رہ سکتا ہے اور بھلائیوں کی طرف دوڑ سکتا ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا:

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

فاطر-28

اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔

اور صحیح حدیث میں ہے کہ: نبی علیہ السلام نے فرمایا: میں تم سے زیادہ اللہ کی خشیت اور اس کا تقوی رکھنے والا ہوں۔

اور "وَجل" کا مطلب ہے کہ: دل کا لرزنا، اور اس (دل) کا پھٹ جانا اس ذات کے ذکر سے جس کی بادشاہت اور سزا سے وہ ڈرتا ہو۔

اور "رَھبت" کا مطلب یہ ہے کہ: ناپسندیدہ چیز سے بھاگنا۔ اور ہیبت کا مطلب یہ ہے کہ تعظیم اور اجلال کو سامنے رکھتے ہوئے ڈرنا۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ:

خوف کا تعلق تو عام مومنوں سے ہے، اور خشیت کا تعلق پہچاننے والے علماء کے ساتھ ہے، اور ہیبت کا تعلق محبت کرنے والوں سے ہے، اور اللہ کی خشیت اور خوف علم اور معرفت کے حساب سے (بڑھتے اور گھٹتے) ہیں۔

اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اور اسکے خوف نے اسے خواہشات سے روک دیا ہے، اور اسے فرماں برداری پر گامزن کر دیا ہے اللہ نے اس سے ثواب کی بہترین صورت کا وعدہ کیا ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ (46) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (47) ذَوَاتَا أَفْنَانٍ

الرحمٰن- 46/48

اور اس شخص کے لئے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا دو جنتیں ہیں۔ پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (دونوں جنتیں) بہت سی ٹہنیوں اور شاخوں والی ہیں۔

افنان سے مراد تازہ اور خوبصورت ٹہنیاں ہیں۔ عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: (اس سے مراد) ہر وہ ٹہنی ہے جس میں کئی قسم کے پھل ہوں۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى (40) فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى

النازعات- 40/41

ہاں جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈر تا رہا ہو گا اور اپنے نفس کو خواہش سے روکا ہو گا۔ تو اس کا ٹھکانا جنت ہی ہے۔

اور سورہ طور میں ارشاد فرمایا:

وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ (25) قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ (26) فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ (27) إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ

الطور- 25/28

اور آپس میں ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر سوال کریں گے۔ کہیں گے کہ اس سے پہلے ہم اپنے گھر والوں کے درمیان بہت ڈرا کرتے تھے۔ پس اللہ تعالی نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہمیں تیز و تند گرم ہواؤں کے عذاب سے بچا لیا۔ ہم اس سے پہلے ہی اس کی عبادت کیا کرتے تھے بیشک وہ محسن اور مہربان ہے۔

اللہ نے یہ بات بتادی ہے کہ جو بھی اس سے ڈرتا ہے وہ اسے ناپسندیدہ (چیزوں) سے محفوظ رکھتا ہے، اور اسے کافی ہوجاتا ہے، اور اسکے انجام کو بہتر بنا کر اس پر احسان فرماتا ہے۔

ابن ابی حاتم نے عبد العزیز—یعنی ابن ابی روّاد— سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ:

اللہ کے رسول ﷺ نے یہ آیت پڑھی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

التحریم – 6

اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہیں۔

اور کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین ان کے پاس تھے جن میں ایک بزرگ بھی تھے، بزرگ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ: جھنم کے پتھر دنیا کے پتھر کی طرح ہیں؟ تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جہنم کی ایک چٹان دنیا کے تمام پہاڑوں سے زیادہ بڑی ہے۔ انہوں (ابن ابی روّاد) نے فرمایا کہ: وہ بزرگ تو بے ہوش ہو کر گر پڑے، اور نبی علیہ السلام نے جب ان کے دل پر ہاتھ رکھا تو وہ زندہ تھے، نبی علیہ السلام نے انہیں ندا لگاتے ہوئے کہا کہ: اے بزرگ؛ لاإلہ إلا اللہ، کہہ دیجئے۔ انہوں نے کہہ دیا تو نبی علیہ السلام نے انہیں جنت کی بشارت دی۔ اس پر بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہمارے درمیان میں سے؟ فرمایا: جی، اللہ تعالی فرماتا ہے:

ذَٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيدِ

ابراھیم – 14

اور ان کے بعد ہم خود تمہیں اس زمین میں بسائیں گے یہ ہے ان کے لئے جو میرے سامنے کھڑے ہونے کا ڈر رکھیں اور میرے سزا دینے کے وعدہ سے خوف زدہ رہیں۔

اور سلف صالحین پر اللہ کا خوف طاری رہتا تھا، اور وہ بہترین طریقہ سے عمل کیا کرتے تھے، اور اللہ عز وجل کی رحمت کی امید رکھتے تھے، اسی لئے انکے معاملات درست ہو گئے، اور ان کا نتیجہ بہتر ہو گیا، اور ان کے اعمال پاکیزہ ہو گئے۔

سیدنا عمر رضي اللہ عنہ رات کو (معمول کے مطابق) چکر لگا رہے تھے، تو انہوں نے ایک شخص کو سورۃ طور پڑھتے ہوئے سنا، آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے گھوڑے سے اتر کر دیوار سے ٹیک لگالیا (یعنی وہ سورت سنتے رہے اور اسمیں غور کرتے رہے)، پھر آپ ایک مہینہ تک بیمار رہے، لوگ انکی عیادت کرتے لیکن یہ معلوم نہ ہوتا کہ آپ رضی اللہ عنہ کو بیماری کیا

ہے؟(یعنی آپ رضی اللہ عنہ کی بیماری کی وجہ کوئی ظاہری علامت نہیں بلکہ آپ پر اللہ تعالیٰ کے خوف کا طاری ہونا تھا)

اور سیدنا علی رضي اللہ عنہ نے (ایک موقع پر) فجر کی نماز سے سلام پھیرا تو ان پر شدتِ غم کی وجہ سے افسردگی چھائی ہوئی تھی اور وہ اپنے ہاتھ کو مل رہے تھے یہ کہتے ہوئے کہ: میں نے محمد ﷺ کے صحابہ کو دیکھا ہے لیکن آج میں کسی کو نہیں دیکھتا جو اُن (صحابہ رضی اللہ عنہم) کی طرح ہو، (اُن کی صفات یہ تھیں کہ) وہ (دن کا آغاز اس حال میں فرماتے) کہ صبح کرتے ہوئے (فکرِ آخرت کی وجہ سے) اُن کے بال بکھرے ہوئے، پیٹ خالی، اور حلیہ انتہائی سادہ ہوتا اور (رات بھر طویل سجدوں کی وجہ سے ایسا محسوس ہوتا کہ) گویا اُنکی آنکھوں کے درمیان (پیشانیوں میں) کوئی سخت ومضبوط چیز جوڑدی گئی ہو،، جبکہ رات بھر وہ سجدے اور قیام میں اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہوئے گذارتے، اور سربسجود رہتے، اور جب صبح ہوتی تو اللہ کا ذکر فرماتے اور (ایک طرف اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے اور دوسری طرف اُس سے ثواب و جنت کی امید کرتے ہوئے) وہ ایسے ہوجاتے جیسے سخت تیز آندھی میں درخت کی حالت ہوتی ہے، اُن کی آنکھوں سے (اُسکی محبّت میں اور اُس کے خوف سے) آنسو جاری ہوجاتے، یہاں تک کہ (اُن آنسوں سے) اُن کے گریبان بھیگ جاتے۔

اور سفیان ثوری رحمہ اللہ خوف کی وجہ سے بیمار ہوگئے تھے۔

اور اس مسئلہ میں طویل گفتگو موجود ہے۔

اور تعریف کے لائق وہ خوف ہے جو نیک کام کی ترغیب دلائے، اور حرام کاموں سے روکے، جب خوف قابل تعریف (خوف کی) حدود سے نکل جاتا ہے تو وہ اللہ کی رحمت سے ناامیدی اور مایوسی کا باعث بن جاتا ہے، جو کہ کبیرہ گناہ ہے۔

ابن رجب رحمہ اللہ نے فرمایا:

خوف کی ضروری حد (مقدار) یہ ہے کہ جو (خوف) فرائض ادا کرنے اور حرام چیزوں سے بچنے پر ابھارے، اور اگر یہ اس حد سے بڑھ کر دلوں کو نوافل اور فرماں برداری کے لئے تیار کرنے اور معمولی ناپسندیدہ اعمال سے رُکنے، اور مزید جائز اعمال میں وسیع ہونے پر ابھارے تو یہ قابل تعریف اضافہ ہوگا، اور اگر یہ (خوف) اس (حد) سے بھی بڑھ کر بیماری یا

موت کا سبب بنے، یا ایسے مستقل غم کا سبب بنے جو جدو جہد سے روک دے تو یہ (اضافہ) قابل تعریف نہ ہوگا۔

جناب ابو حفص کا قول ہے:

خوف اللہ کا کوڑا ہے۔ جس کے ذریعے وہ اپنے دروازے سے بھاگنے والوں کو سیدھا کرتا ہے۔ اور دوسرا قول یہ بھی ہے کہ خوف دل میں ایک چراغ ہے۔

اور ابو سلیمان کا قول ہے:

وہ دل خراب ہی ہوا کرتا ہے جس سے خوف نکل جائے۔

اور مسلمان دو خوفوں کے درمیان رہتا ہے:

ایک وہ معاملہ جو گزر گیا اور اسے نہیں معلوم کہ اللہ اس میں کیا کرنے والا ہے، اور دوسرا وہ معاملہ جو آرہا ہے اور اسے نہیں معلوم کہ اللہ اس میں کیا فیصلہ کرنے والا ہے۔

اور جہاں تک امید کا تعلق ہے تو وہ نیک اعمال پر اللہ کے ثواب کی خواہش کا نام ہے، اور امید کی شرط یہ ہے کہ اچھے کام میں آگے بڑھنا، اور حرام چیزوں سے بچنا یا ان سے توبہ کرنا، اور جہاں تک فرائض کو چھوڑنے، اور خواہشات کی پیروی کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ سے تمنی اور امیدیں بحال رکھنے کا تعلق ہے تو یہ اللہ کے مکر سے نڈر ہونے کا ثبوت ہے نہ کہ امیدیں قائم رکھنے کا، اور اللہ تعالی کا فرمان ہے:

فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ

الاعراف– 99

کہ اللہ کے مکر سے تو ظالم قوم ہی نہیں ڈرتی۔

اور اللہ تعالی نے بیان کر دیا ہے کہ امید تو نیک عمل کرنے کے بعد ہوتی ہے نہ کہ بغیر عمل کے۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَنْ تَبُورَ (29) لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ

فاطر– 29/30

جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں

جو کبھی خسارہ میں نہ ہوگی۔ تاکہ ان کو ان کی اجرتیں پوری دے اور ان کو اپنے فضل سے زیادہ دے بیشک وہ بڑا بخشنے والا قدر دان ہے۔

اسی طرح سورہ بقرہ میں فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

البقرة–218

البتہ ایمان لانے والے، ہجرت کرنے والے، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہی رحمت الٰہی کے امیدوار ہیں، اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بہت مہربانی کرنے والا ہے۔

اور امید ایک عبادت ہے جو صرف اللہ ہی کے لئے ہونی چاہئے، جس نے اللہ کے علاوہ کسی اور سے امید رکھی تو یقینا اس نے شرک کیا۔

اللہ عزوجل نے فرمایا:

فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا

الكهف–110

تو جسے بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہیے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

اور امید اللہ تعالی سے قریب ہونے کا ایک ذریعہ ہے۔ایک حدیث میں اللہ تبارک وتعالی کے بارے میں آیا ہے:

أنا عند ظنِّ عبدي بي وأنا معه إذا ذكَرني

میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق (معاملہ کرتا) ہوں اور جب وہ مجھے پکارے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔

اور واجب (ضروری کام) یہ ہے کہ خوف اور امید کو جمع کرنا، اور بندے کی سب سے مکمل صفت یہ ہے کہ خوف اور امید کے اعتدال کے ساتھ اللہ تعالی سے محبت کرنا، اور یہی انبیاء اور مومنوں کی صفت ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ

الانبیاء– 90

یہ بزرگ لوگ نیک کاموں کی طرف جلدی کرتے تھے اور ہمیں لالچ طمع اور ڈر خوف سے پکارتے تھے۔ ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے۔

اور فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ

السجدة- 16

ان کی کروٹیں اپنے بستروں سے الگ رہتی ہیں اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ خرچ کرتے ہیں۔

اگر مسلمان کو اللہ کی رحمت کی شمولیت اور اس کے عظیم کرم اور بڑے گناہوں سے اس کے تجاوز،اور اس کی جنت کی وسعت اور اس کے ثواب کا اضافہ معلوم ہوجائے تو اس کا نفس (دل) کشادہ ہوجائے، اور اللہ کے پاس جو عظیم بھلائی ہے اس کی چاہت اور امید میں یکسو ہوجائے، اور اگر اللہ کی بڑی سزا اور اس کی سخت پکڑ،اور مشکل حساب ،اور قیامت کی ہولناکی،اور آگ کی بھیانکی، اور طلوع ہونے کی ہولناکی، اور آخرت کے عذاب کی قسمیں اسے معلوم ہوجائیں تو اس کا نفس رُک جائے اور پریشان ہوجائے، اور چوکنّا ہوجائے اور ڈر جائے۔

اسی لئے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آیا ہے کہ:

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اگر مومن جان لے کہ اللہ کے پاس کیا سزا ہے تو کوئی بھی اس کی جنت کی خواہش نہ رکھے، اور اگر کافر یہ جان لے کہ اللہ کے پاس کتنی رحمت ہے تو اس کی جنت (میں جانے) سے مایوس نہ ہو۔ اسے امام مسلم نے روایت کیا۔

اللہ نے کئی مقامات پر بخشش اور عذاب کو اکھٹا (ذکر) کیا ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ

الرعد- 6

اور بیشک تیرا رب البتہ بخشنے والا ہے لوگوں کے بے جا ظلم پر اور یہ بھی یقینی بات ہے کہ تیرا رب بڑی سخت سزا دینے والا بھی ہے۔

اور امام غزالی رحمہ اللہ نے جناب مکحول دمشقی سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

جو صرف ڈر سے اللہ کی عبادت کرتا ہے وہ حروری ہے، اور جو صرف امید سے اللہ کی عبادت کرتا ہے وہ مرجئ ہے، اور جو صرف محبت سے اللہ کی عبادت کرتا ہے وہ زندیق ہے،

اور جو ڈر، امید اور محبت (ان تینوں صفات) کے ساتھ اسکی عبادت کرتا ہے تو وہ توحید والا اور اہل سنت (میں سے) ہے۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ کی مدارج السالکین میں ہے:

اللہ عزوجل کی طرف جانے کے مسئلہ میں دل ایک پرندہ کی مانند ہے: محبت اسکا سر ہے، خوف اور امید اسکے دو پر ہیں، اور جب تک سر اور دونوں پر سلامت ہیں تب تک پرندہ بہترین پرواز کر سکتا ہے، اور اگر اسکا سر کاٹ دیا جائے تو وہ مر جاتا ہے، اور اسکے دونوں پر خراب ہو جائیں تو وہ ہر شکاری اور جان لینے والے کا سامان بن جاتا ہے۔

لیکن سلف نے بہتر یہ سمجھا ہے کہ صحت کے وقت خوف کا پَر امید کے پَر پر غالب رہے، اور دنیا سے جاتے وقت امید کا پَر صحت کے پَر پر غالب رہے، اور محبت ایک سواری ہے، امید ایک جستجو ہے، اور خوف ایک ڈرائیور ہے، اور اللہ عزوجل اپنے کرم اور احسان سے (جنت کی طرف) پہنچانے والا ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا:

نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (49) وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ

الحجر- 49/50

میرے بندوں کو خبر دے دو کہ میں بہت ہی بخشنے والا اور بڑا مہربان ہوں۔ ساتھ ہی میرے عذاب بھی نہایت دردناک ہیں۔

اللہ مجھے اور آپ کو قرآن عظیم میں برکت عطا فرمائے، اور اس کے ذکر حکیم اور آیات کے ذریعہ مجھے اور آپ کو فائدہ پہنچائے، میں اپنی یہ بات کہہ رہا ہوں اور اللہ سے اپنے لئے، آپ سب کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے ہر گناہ کی بخشش مانگتا ہوں، اور آپ سب بھی اس سے مغفرت مانگیں، بے شک وہ ہی بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو جلال و کرم والا ہے، اور ایسی عزت والا جو کبھی ختم نہیں ہوتی، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی

شریک نہیں غالب اور انتقام والا ہے، اے اللہ اپنے نبی اور رسول محمد ﷺ پر اور ان کے آل اور تمام صحابہ پر رحمتیں، سلامتی اور برکتیں نازل فرما۔

امّا بعد:

اے مسلمانوں اللہ سے ڈرو، اور اس کے ثواب کی امید رکھو، اور اس کی سزا سے ڈرو، اور اللہ تعالی کا فرمان سنو:

اعْلَمُوا أَنَّ اللّٰہَ شَدِيدُ الْعِقَابِ وَأَنَّ اللّٰہَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

المائدۃ– 98

اور امام بخاری اور امام مسلم نے سیدنا نعمان بن بشیر رحمهم اللہ کی حدیث روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا، وہ فرمارہے تھے: بے شک قیامت کے دن لوگوں میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ شخص ہوگا جس کے دونوں پاؤں کے تلوے میں دو انگارے رکھے جائیں گے جن سے اس کا دماغ کھولے گا، اسے ایسا محسوس ہوگا کہ اس سے زیادہ سخت عذاب کسی کو نہیں ہو رہا، حالانکہ وہ سب سے ہلکے عذاب میں ہوگا۔

اور امام مسلم نے سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر کی ہے وہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

موسی علیہ السلام نے اپنے رب سے پوچھا کہ اہلِ جنت میں سب سے کم مقام والا کون ہے؟ فرمایا کہ وہ شخص ہے جو سب لوگوں کے جنت میں جانے کے بعد آئے گا، اور اس سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہوجاؤ، وہ کہے گا کہ اے میرے رب کیسے؟ جبکہ سب لوگ تو اپنے مقامات میں داخل ہوچکے ہیں، اور اپنی چیزوں کو بھی لے چکے ہیں؟ تو اس سے کہا جائے گا کہ کیا تم اس بات پر راضی ہوگے کہ تمھارے لئے وہ سب ہو جو دنیا کے بادشاہ کے پاس ہوتا ہے؟ تو وہ کہے گا کہ جی میں راضی ہوں، تو اللہ فرمائے گا کہ وہ تو تمھارا ہو ہی گیا، اور اُتنا ہی اور ،اور اُتنا ہی اور ،اور اُتنا ہی اور ،اور اُتنا ہی اور (بھی تمھارا ہوگیا)، پانچویں مرتبہ میں وہ کہے گا کہ میرے رب میں راضی ہوگیا، اللہ فرمائے گا کہ یہ تو تمھارا ہو ہی گیا ہے اور اُس سے دس گنا زیادہ بھی تمھارا ہے، اور تمھارے لئے وہ سب کچھ ہے جو تمھارا دل چاہے اور جو تمھاری آنکھوں کی ٹھنڈک بنے، وہ کہے گا کہ اے میرے رب میں بہت راضی (وخوش) ہوگیا۔

تو اللہ کے عذاب سے خوف زدہ ہونا چاہیے، اور اسکے ثواب کی امید ہونی چاہئے، اور (خصوصا) اس زمانے میں جہاں سنگ دلی اور غفلت اور دلوں پر دنیا کی محبت غالب آگئی ہے، اور اکثر لوگ گناہوں اور جرائم میں بہادر (نڈر) ہوگئے ہیں، اور آخرت کی زندگی کو بھلا چکے ہیں، اور اللہ -تبارک وتعالی- کی سزاؤں کو معمولی سمجھنے لگے ہیں۔

اس زمانے میں خوف کا پَر مضبوط (غالب) ہونا چاہئے تاکہ دل سیدھے (صحیح) رہیں، اور پاکیزہ رہیں، اور دنیا سے جانے کے موقع پَر امید غالب رہے، اس لئے کہ نبی علیہ السلام کا فرمان ہے: تم میں سے ہر شخص کو اس حالت میں موت آنی چاہئے کہ وہ اپنے رب کے ساتھ اچھا گمان کر رہا ہو۔

اور اللہ کا خوف یہ تقاضا کرتا ہے کہ اللہ تعالی کے حقوق کی ادائیگی ہو، اور وہ مسلمان کو ان (حقوق اللہ) میں کمی کرنے سے دور رکھتا ہے، اور بندے کو بندوں پر ظلم اور زیادتی کرنے سے روکتا ہے، اور حقوق العباد کی ادائیگی کی ہمت بڑھاتا ہے اور ان (حقوق العباد) کو ہلکا سمجھنے اور انہیں ضائع کرنے سے بچاتا ہے، اور مسلمان کو خواہشات اور حرام چیزوں کے پیچھے چلنے سے روکتا ہے، اور اسے دنیا اور اس (دنیا) کے فتنے سے دور رکھتا ہے، اور آخرت اور اس کی نعمتوں کا شوق دلاتا ہے۔

اللہ کے بندوں:

انّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب– 56

اللہ تعالی اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔

اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: جو مجھ پر ایک درود بھیجے گا اس کے بدلے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

تو پہلے والوں اور آخری والوں کے سردار اور رسولوں کے امام پر درود و سلام بھیجیں، اے اللہ محمد اور ان کے آل پر رحمتیں نازل فرما، جس طرح تو نے ابراہیم اور ان کے آل پر رحمتیں نازل کیں، بے شک تو تعریفوں اور بزرگی والا ہے، اے اللہ محمد اور ان کے آل کو برکتوں سے نواز دے، جس طرح تو نے ابراہیم اور ان کے آل کو برکتوں سے نوازا، بے شک تو تعریفوں والا اور بزرگی والا ہے، اور بہت ساری سلامتی بھیج دے۔

اے اللہ: ہمارے سردار اور نبی محمد ﷺ پر اور ان کی ازواج (مطہرات) پر اور ان کی اولاد پر قیامت تک رحمتیں نازل فرما، اے اللہ راضی ہوجا تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے، اور (خاص طور پر) ہدایت یافتہ خلفائے راشدین سیدنا ابو بکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم اجمعین سے (بھی)، اور (عموما) تمام صحابہ سے، اور تابعین سے بھی راضی ہوجا اور ان لوگوں سے بھی جو قیامت تک ان کے نقش قدم پر چلیں۔

یا اللہ، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے: ان کے ساتھ ساتھ اپنے احسان، کرم اور رحمت سے ہم سے بھی راضی ہوجا۔

یا اللہ: اسلام اور مسلمانوں کو عزت دے، یا اللہ تمام جہانوں کے رب: اسلام اور مسلمانوں کو عزت دے، اور کفر اور کفار کو ذلت دے، اور شرک اور مشرکوں کو (بھی) ذلت دے۔

یا اللہ یا رب العامین: اپنے دین اور کتاب اور نبی کی سنت کی مدد فرما، اے اللہ اپنے دین اور کتاب اور نبی کی سنت کی مدد فرما، اے طاقتور، اے عزیز۔

اے اللہ: ہر مومن اور مومنہ کا معاملہ آسان فرمادے، اے اللہ ہمارے سینوں کو کھول دے، اور ہمارے معاملات آسان فرمادے، یا أرحم الراحمین۔ یا اللہ ہمارے اور تمام مسلمانوں کے فوتشدگان کی مدد فرما، اے اللہ ان کی قبروں کو روشن کردے، اے اللہ ان کی نیکیوں میں اضافہ فرما اور ان کے گناہوں سے درگزر فرما، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

اے اللہ: ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ ہم پر بارش برسا، اے اللہ ہم پر ایسی بارش برسا جو مفید ہو، اے اللہ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اپنی رحمت سے ہم پر بارش برسا اور ہمیں مایوس نہ کرنا، اور اس میں اے تمام جہانوں کے رب مسلمانوں کے لئے برکت اور بھلائی فرمادے، بی شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اے اللہ: ہمارے وطنوں میں ہمیں امن عطا فرما، اور اے اللہ ہمارے سربراہوں کی اصلاح فرما۔

اے اللہ: اے تمام جہانوں کے رب: حرمین شریفین کے خادم کو اس عمل کی توفیق دے جو تجھے اچھا لگتا ہے اور جس سے تو راضی ہوتا ہے، اور جس میں اسلام اور مسلمانوں کے لئے بھائی ہے، اور جس میں اسکے وطن اور عوام کے لئے بھلائی ہے، اور اسے صحت کا لباس پہنادے بی شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اے اللہ: ہمارے شہروں کو ہر برائی اور ناپسندیدہ چیز سے محفوظ فرما، اور مسلمانوں کے شہروں کی بھی حفاظت فرما۔

اے اللہ: شام میں ہمارے مسلمان بھائیوں پر مہربانی فرما،

اے اللہ: اے تمام جہانوں کے رب:

ان کے معاملات میں دانائی عطا فرما، اے اللہ ان کی حمایت فرما اور انہیں ظالموں کے ظلم اور زیادتی کرنے والوں کی زیادتی سے بچا، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اے اللہ: ہر جگہ اسلام اور اہل اسلام کی حفاظت فرما، یا اللہ، یا رب العالمین ہمارے تمام احوال کی اصلاح فرما چاہے وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ یا اللہ ہم سے مہنگائی، بیماری، سود اور زنا کو دور فرما، اور زلزلوں اور مصیبتوں کو (دور فرما)، اور ظاہر اور پوشیدہ فتنوں کی برائی کو (دور فرما)۔

اللہ کے بندوں!

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (90) وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ

النحل – 90/91

اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے، وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو، اور اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو جب کہ تم آپس میں قول و قرار کرو اور قسموں کو ان کی پختگی کے بعد مت توڑو، حالانکہ تم اللہ تعالیٰ کو اپنا ضامن ٹھہرا چکے ہو تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کو بخوبی جان رہا ہے۔

اور اللہ کا ذکر کرو جو عظیم و جلیل ہے وہ تمہارا ذکر کرے گا، اور اس کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرو، اور اللہ کا ذکر تو بہت بڑا ہے، اور یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے۔

(3) اللہ تعالیٰ کی محبت اور اسے حاصل کرنے والے اسباب

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبد الباری بن عواض ثبیتی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے، ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے اپنی محبت کو سب سے معزز محصول اور عظیم نعمت قرار دیا ہے، میں اسی کی تعریف کرتا ہوں، اور کھانے پینے کی نعمت پر اسی کا شکر ادا کرتا ہوں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور وہ تمام نقائص وعیوب سے پاک ہے، اس نے انسان کو ایک اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا کیا ہے۔ جو پیٹھ اور سینے کے درمیان سے نکلتا ہے۔

اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سردار محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں جنہوں نے ہدایت، نور اور نفس کو عیوب سے پاکیزہ کرنے کی دعوت دی۔ اللہ ان پر اور ان کی آل پر اور تمام صحابہ پر رحمتیں نازل فرمائے۔

حمد وثنا کے بعد:

میں آپ سب کو مجھ سمیت اللہ کا تقوی اختیار کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ یہی کامیابی اور نجات کا راستہ ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

آل عمران– 102

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے، دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔

اللہ سے محبت کرنا ایمان کا تقاضا ہے، اور اس وقت تک توحید مکمل نہیں ہو سکتی جب تک بندہ اپنے رب سے مکمل محبت نہ کرے، اور نہ تو محبت کی اس سے زیادہ واضح تحدید کی جا سکتی ہے اور نہ ہی اس سے بہتر تعریف ہو سکتی ہے، اور اللہ کے سوا کوئی بھی ایسی ذات (چیز) نہیں جس سے مکمل طور پر محبت کی جائے اور اسی کے لئے ہی الوہیت، عبودیت، خشوع و خضوع اور مکمل محبت لائق وزیبا ہے۔

اللہ تعالی کی محبت کی شان جیسی کوئی شان نہیں، کیونکہ خالق و موجد سے زیادہ دلوں کو کوئی چیز محبوب نہیں، وہ تو الہ ہے، معبودِ برحق ہے، ولی ہے، مولیٰ ہے، رب ہے، تدبیر کرنے والا ہے، رزق دینے والا ہے، موت وحیات کا مالک ہے؛ اور اسی کی محبت دلوں کی نعمت ہے، روح کی حیات ہے، نفس کا سرور ہے، دلوں کی غذا ہے، عقلوں کا نور ہے، اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، اور اندرونی عمارت ہے۔ اور مخلص دل، پاکیزہ روح اور عقل سلیم کے مطابق اللہ کی محبت، اُس سے اُنسیت اور اس کی ملاقات کے شوق سے زیادہ خوبصورت، پاکیزہ، رازدار اور بہتر نعمت اور کوئی نہیں۔

یحییٰ بن معاذ فرماتے ہیں:

"عفوُہ یستغرِقُ الذنوب، فكيف رِضوانُه؟ ورِضوانُه يستغرِقُ الآمال، فكيف حُبّه؟ وحبّه يُدهِشُ العقول، فكيف وُدُّه؟ ووُدُّه يُنسِي ما دُونَه، فكيف لُطفُه؟"

جب اس کی معافی تمام گناہوں کو ڈھانپ لیتی ہے تو اس کی رضا کا کیا عالم ہو گا؟ اور جب اس کی رضا امیدوں کو سمیٹ لیتی ہے تو اس کی محبت کیسی ہو گی؟ اور جب اس کی محبت کا یہ عالم ہو کہ وہ عقلوں کو حیران کر دے تو اس کی مودّت کیسی ہو گی؟ اور اس کی مودت تو سب کچھ بھلا دے گی تو اس کا لطف کیسا ہو گا؟

اور انسان جتنی زیادہ اللہ سے محبت کرتا ہے اتنی ہی زیادہ ایمان کی لذت اور مٹھاس حاصل ہوتی ہے، اور جس کا دل اللہ کی محبت سے بھر جائے اللہ اسے دوسروں کی محبت، ڈر اور ان پر توکل کرنے سے اس بندے کو بے نیاز کر دیتا ہے۔ اور صرف اللہ تعالی کی محبت ہی ایک ایسی چیز ہے جو دلوں کو بے نیاز کر دیتی ہے، حاجتوں کو پورا کرتی ہے، اور بھوک کو ختم کر دیتی ہے۔

اور اگر اللہ تعالی کی محبت کے بغیر اسے وہ سب کچھ مل بھی جائے جس سے اسے لذت حاصل ہو تب بھی اسے امن و اطمینان اور سکون نہیں مل سکے گا، اور آنکھوں کا نور، کانوں کی سماعت، ناک کا سونگھنا، زبان کا بولنا ان تمام نعمتوں کے ختم ہوجانے سے اتنی تکلیف نہیں ہوگی جتنی تکلیف دل سے اللہ کی محبت نکل جانے سے ہوگی بلکہ اگر دل اپنے حقیقی خالق و مالک اور معبود کی محبت سے خالی ہوجائے اور روح مردہ ہوجائے تو وہ جسم کی خرابی سے کہیں زیادہ نقصان دہ ہے۔

حقیقی محبت یہ ہے کہ آپ خود کو مکمل طور پر اس ذات کے حوالے کردیں جس سے آپ محبت کرتے ہیں یہاں تک کہ آپ کے پاس کچھ نہ رہے، اور اللہ کی سچی و حقیقی محبت وہ ہے جو دیگر تمام محبتوں پر غالب اور مقدم رہے، اور بندے کی تمام تر محبّتیں اُسی (اللہ کی) محبت کے تابع وتحت ہونی چاہئیں، اسی میں بندے کی سعادت اور کامیابی ہے۔

محبت کی مقدار میں محبِّین (محبّت کرنے والوں) کے مختلف درجات ہیں، اسی لئے اللہ تعالی نے مؤمنوں کی محبت کو شدید کہا ہے اور فرمایا ہے:

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ

البقرة– 165

اور ایمان والے تو اللہ کی محبت میں بہت سخت ہوتے ہیں۔

((أَشَدُّ)): یہ لفظ ان کی محبت کے مختلف درجات ہونے کی دلیل ہے؛ کیونکہ اس کا معنی ہے: زیادہ سے زیادہ محبت۔

اپنے نفس، روح اور مال و دولت کی محبتوں کو اللہ تعالی کی محبت پر قربان کردینا، پھر ظاہری و باطنی طور پر اس کی موافقت کرنا، پھر اللہ کی محبت میں ہونے والی کوتاہیوں کو جاننا، سمجھنا، الغرض: آپ مکمل طور پر اپنے محبوب (رب) کے فرماں بردار بن جائیں، اور اپنے نفس کو اُسی کی رضا کی خاطر وقف کردیں، اور اس کے ساتھ ساتھ (مسنون طریقے کے مطابق) محبوب (اللہ) کی یاد میں ہی دل لگائیں، اور ہمیشہ اپنی زبان سے اُسی اللہ کا ذکر کریں۔

پیارے ﷺ اس کے حصول کے لئے یہ دعا کیا کرتے تھے:

« أَسألُکَ حُبَّکَ، وَحُبَّ مَن یُحِبُّکَ، وَحبَّ عَمَلٍ یُقرِّبُ إِلٰی حُبِّکَ ».

میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں، اور اس شخص کی محبت جس سے تو محبت کرتا ہے، اور اس عمل کی محبت جس کی بدولت تیری محبت حاصل ہوتی ہے۔

اگر محبت بہت زیادہ شدید، عظیم اور بلند ہو جائے تو وہ "ولہ" یعنی شدّتِ غم اختیار کر لیتی ہے، اور وہی انتہاء درجہ کی محبت ہے، اور اللہ تبارک وتعالی کی محبت کے لئے "تألّہ" کا لفظ استعمال ہوتا ہے اس کا مطلب ہے: اللہ کی شدید محبت، اور اس کی محبّت جو اللہ تعالی کی طرف سے نازل ہوئی ہے (قرآن کریم، شریعتِ مطہّرہ)۔

اور بندوں کے لئے غذا سے زیادہ "تألّہ" (اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب اور اس کے دین کی شدید محبت) کی ضرورت ہے کیونکہ غذا کے نہ ہونے سے جسم کو نقصان ہوتا ہے اور "تألّہ" (اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب اور اس کے دین کی شدید محبت) کے نہ ہونے سے نفس (روح) کو نقصان ہو جاتا ہے اور وہ برباد وہلاک ہو جاتا ہے۔

مؤمن جب اپنے رب کو پہچان لیتا ہے تو اُس سے محبت کرتا ہے، اور جب اُس سے محبت کرتا ہے تو اُسی کی طرف آتا ہے، اور جب اُسے اللہ کی طرف آنے کی مٹھاس حاصل ہو جاتی ہے تو وہ دنیا کی طرف شہوت کی نظر سے نہیں دیکھتا، اور آخرت کی طرف سُستی وغفلت کی نظر سے نہیں دیکھتا۔

اللہ کی محبت بندے کو واجب اور مستحب (پسندیدہ) کام کرنے اور حرام اور مکروہ (ناپسند) کام چھوڑنے کی ترغیب دلاتی ہے۔ اور دل کو ایمان کی لذت اور مٹھاس سے بھر دیتی ہے۔

ذاقَ طعمَ الإيمانِ من رضِيَ باللهِ ربًّا، وبالإسلامِ دينًا، وبمُحمَّدٍ رسولاً

جو اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہو گیا اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا۔

اللہ کی محبت دل سے ہر اس چیز کو نکال دیتی ہے جس سے اللہ کو نفرت ہوتی ہے، اور جسم کے اعضاء بھی اللہ کی محبت کی بدولت فرماں بردار ہو جاتے ہیں، جس وجہ سے دل مطمئن ہو جاتا ہے، حدیث قدسی ہے:

فإذا أحبَبتُه كنتُ سمعَه الذي يسمعُ به، وبصرَه الذي يُبصِرُ به، ويدَه التي يبطِشُ بها، ورِجلَه التي يمشِي بها

اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کی وہ سماعت بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اور اس کی وہ بصارت بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اور اس کا وہ ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اور اس کا وہ پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔

محبت کرنے والا محبت میں ایسی مٹھاس حاصل کرلیتا ہے جو تمام پریشانیوں کو بھلا دیتی ہے، اور اس کی مٹھاس کا اندازہ صرف اسے ہی ہوتا ہے جس نے اسے چکھا ہو۔

اللہ کی نافرمانی اور مخالفت سے روکنے والے اسباب میں سب سے قوی سبب اللہ کی محبت ہے؛ کیونکہ محبت کرنے والا اپنے محبوب کی ہر بات مانتا ہے۔ اور محبت کی پکڑ، ہولڈ(Hold(دل پر جتنا زیادہ مضبوط ہوگی اتنا ہی زیادہ بندہ فرماں بردار ہوگا اور نافرمانی سے بچے گا۔ اور نافرمانی اور مخالفت تو محبت اور اس کا کنٹرول کمزور ہونے کی وجہ سے ہی ہوتی ہے۔

اور سچی محبت کرنے والے کے لئے محبوب کی طرف سے ایک نگراں ہے جو اس کے دل اور بقیہ اعضاء کی حفاظت کرتا ہے، جبکہ خالی محبت کا یہ پھل ہرگز نہیں ملتا جب تک کہ اس میں محبوب کی تعظیم اور عزت نہ ہو، اور جب اس میں یہ احترام اور تعظیم آجائے تو اس کے نتیجے میں حیاء اور اطاعت قائم ہوجاتی ہے، ورنہ محض محبت سے صرف انسیت، خوشی، یاد دیہانی اور شوق ہی ملتا ہے (شرم و حیا اور اطاعت نصیب نہیں ہوتی)، اسی لئے اس کا اثر اور نتیجہ نظر نہیں آتا، اور بندہ اپنے دل میں جب جھانکتا ہے تو اسے اللہ کی محبت تو کچھ نظر آتی ہے مگر وہ محبت اسے گناہ چھوڑنے پر مجبور نہیں کرتی۔

اس کا سبب یہ ہے کہ وہ عزت و تعظیم سے خالی ہے، اور اللہ کی عزت و تعظیم کے ساتھ محبت کرنا ہی ایک ایسی نعمت ہے جس کے سوا کوئی اور چیز دل کو آباد نہیں کرسکتی۔ اور یہ اللہ کی سب سے بڑی اور افضل ترین نعمت ہے، اور یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرمادیتا ہے۔

اور جب محبت خضوع و خشوع سے خالی ہوجائے تو یہ محض ایک ایسا دعوی ہوتا ہے جس کی کوئی قیمت نہیں، اور یہی حال ان لوگوں کا ہوتا ہے جو اللہ کی محبت کا دعوی تو کرتے ہیں لیکن اللہ کا حکم نہیں مانتے اور نہ ہی سنتِ نبوی پر عمل کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے اقوال، اعمال اور عبادات میں اسے اپناتے ہیں۔

اور جو شخص بھی اللہ کے رسول ﷺ کی اتباع نہیں کرتا وہ نہ تو اللہ سے محبت کرتا ہے اور نہ ہی اس کا دعوی کرنے کا اسے کوئی حق ہے۔ اسی لئے اللہ تعالی نے یہود و نصاری کی بات نقل کرتے ہوئے فرمایا:

وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ

المائدة- 18

یہود ونصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں۔

تو محض دعوی تو ہر ایک کرلیتا ہے، اللہ تعالی نے ان کے دعوے کو باطل قرار دیتے ہوئے حقیقت کو واضح کیا اور فرمایا:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبّونَ اللهَ فَاتّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

آل عمران- 31

کہہ دیجئے! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو۔ خود اللہ تعالٰی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا۔ اور اللہ تعالٰی بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

* اللہ تعالیٰ سے محبت کی علامات یہ ہیں:

* اللہ کے اطاعت گزار بندوں سے محبت کرنا،

* اس کے ولیوں سے دوستی کرنا(قرآن کریم کی روشنی میں اللہ کا ولی وہ ہے جو کما حقہ ایمان لائے، اُس کے تقاضوں کو پورا کرے، اور اللہ کا تقویٰ حاصل کرے اور مشرک، بدعتی اور اس کے رسول ﷺ اور اُس کے دین وشریعت کا نافرمان نہ ہو۔)،

* اس کے نافرمان لوگوں سے دشمنی رکھنا اور اُن سے جہاد کرنا،

* اور اس(اللہ کے دین)کا دفاع کرنے والوں کی مدد کرنا۔

اور جب بندے کے دل میں اللہ کی محبت قوی ہوجاتی ہے تو ان اعمال میں بھی پختگی آجاتی ہے۔

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ان اسباب کو جان لیں جن کی بدولت اللہ کی محبت حاصل ہوتی ہے۔

ا۔ پہلا سبب:

اللہ کی بے شمار اور لاتعداد نعمتوں کو جاننا۔

وَإِنْ تَعُدّوا نِعْمَةَ اللهِ لَا تُحْصُوهَا

النحل- 18

اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو تم اسے نہیں کرسکتے۔

وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللهُ إِلَيْكَ

القصص- 77

جیسے کہ اللہ تعالٰی نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی اچھا سلوک کر۔

۲۔ دوسرا سبب:

اللہ کے پیارے نام، صفات اور افعال کو پہچاننا؛ اور جو اللہ کو پہچان لے تو اسے اس سے محبت ہوجاتی ہے، اور جسے اللہ سے محبت ہوجائے وہ اس کی اطاعت بھی کرتا ہے، اور جو اللہ کی اطاعت کرتا ہے اللہ اسے عزت دیتا ہے اور جسے اللہ عزت دے تو اُسے اپنے رحمت میں جگہ دیتا ہے، اور جسے اللہ کی رحمت نصیب ہوگئی تو اس سے بڑا خوش نصیب کوئی نہیں۔

۳۔ تیسرا اور اہم سبب:

آسمانوں اور زمینوں کی خلقت میں غور و فکر کرنا اور اللہ کی ان مخلوقات پر غور کرنا جو اس کی عظمت، قدرت، جلال، کمال، بڑائی، نرمی، رحمت اور شفقت کی دلیل ہیں۔ اور اللہ کے پیارے پیارے نام اور اس کی صفات وغیرہ کو پہچاننا۔ اور جب اللہ کی معرفت بندے کے دل میں قوی ہوجاتی ہے تو اس کی محبت بی بڑھ جاتی ہر اور اطاعت بھی۔

۴۔چوتھا سبب:

سچائی اور اخلاص کو برقرار رکھتے ہوئے خواہشات کی مخالفت کرنا، کیونکہ یہ بندے پر اللہ کے فضل اور محبت کا ذریعہ ہے۔

۵۔ پانچواں سبب:

کثرت سے اللہ کا ذکر کرنا، اور محبت کرنے والا اپنے محبوب کا ہی کثرت سے ذکر کیا کرتا ہے، اللہ تعالی نے فرمایا:

أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

الرعد– 28

جو لوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہم سب کو قرآن مجید سے برکتیں حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور اس کی آیات اور حکمت بھری نصیحتوں کو ہمارے لئے نفع بخش بنائے، میں یہ بات کہہ رہا ہوں اور اللہ رب العزت سے سب کے لئے مغفرت مانگتا ہوں، بیشک وہ بہت زیادہ بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے۔

دوسرا خطبہ

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے نیک دعوت کے ذریعہ اپنے بندوں کی مدد کی، میں اسی کی تعریف کرتا ہوں اور مکمل کرم نوازی پر اسی کا شکر ادا کرتا ہوں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں،وہ تمام مخلوقات کا رب ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار اور نبی محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔جن کی تائید معجزات کے ذریعہ کی گئی، اللہ ان پر اور ان کی آل پر اور ان کے تمام صحابہ پر رحمتیں نازل فرمائے۔

حمد وثنا کے بعد:

میں مجھ سمیت آپ سب کو اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا (70) يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

الاحزاب–71/70

اے ایمان والو! اللہ تعالٰی سے ڈرو اور سیدھی سیدھی (سچی) باتیں کیا کرو۔ تاکہ اللہ تعالٰی تمہارے کام سنوار دے اور تمہارے گناہ معاف فرما دے،اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی تابعداری کرے گا اس نے بڑی مراد پالی۔

اسلامی بھائیوں!

محبت کی چار اقسام ہیں، ان میں فرق کو پہچاننا اور فرق رکھنا بہت ضروری ہے:

۱۔ پہلی قسم:

" اللہ سے محبت کرنا" ۔

عذاب سے بچنے اور ثواب حاصل کرنے کے لئے محض اللہ کی زبانی و دلی محبت کافی نہیں، وگرنہ اللہ سے محبت تو مشرکین، صلیب کی پوجا کرنے والے، اور یہود وغیرہ بھی کیا کرتے تھے۔(یعنی زبانی و دلی محبت کے ساتھ ساتھ اُس محبت کے عملی تقاضوں کو پورا کرنا بھی لازمی ہے۔)

دوسری قسم:

"ہر اس چیز سے محبت کرنا جس سے اللہ محبت کرتا ہے"۔

اسی محبت کی بدولت انسان اسلام میں داخل ہوتا ہے یا اس سے باہر ہو جاتا ہے، (یعنی جو ہر اُس چیز سے محبت کرے جس سے اللہ محبّت کرتا ہے تو وہ اسلام کے اندر ہے اور جو ہر اُس

چیز سے محبت نہ رکھے جس سے اللہ محبّت کرتا ہے تو وہ دینِ اسلام سے باہر ہوگا، یا معنی یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ کو دینِ اسلام سے محبت ہے اسی لئے اُس نے دینِ اسلام کو اپنے بندوں کے لئے بطورِ دین کے منتخب فرمایا، سو جو اللہ سے محبت کرتا ہے وہ دینِ اسلام اور اُس کے احکامات سے عملی محبّت کرتا ہے اور جو اللہ سے محبت نہیں کرتا وہی دینِ اسلام سے بھی محبّت نہیں کرتا)، اور اللہ کے نزدیک سب سے محبوب ترین انسان وہ ہے جس کی یہ محبت سب سے زیادہ شدید اور سب سے بڑھ کر اور قوی ہے۔

تیسری قسم:

الحبّ في الله ولله، وهي من لوازِم محبّة ما يُحبّ، ولا تستقيمُ محبّةُ ما يُحبّ إلا فيه وله.

"اللہ ہی کے لئے (کسی سے) محبت اور اللہ کی چاہت کے مطابق محبت"۔

یہ اللہ کی محبوب چیزوں سے محبت کرنے کا تقاضہ ہے۔ اور اللہ کی پسندیدہ چیزوں کی محبت اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک اللہ کی چاہت کے مطابق اللہ ہی کے لئے محبت نہ ہو۔

چوتھی قسم:

"اللہ کے (علاوہ کسی دوسرے کے) ساتھ (بھی ایسی) محبت کرنا (جو اللہ کے لئے نہ ہو)"۔

یہ شرکیہ محبت ہے، اور جو شخص بھی اللہ کے لئے نہیں بلکہ اللہ کے ساتھ کسی دوسری چیز سے بھی محبت کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے اللہ کے علاوہ اسے (بھی عبادت میں) شریک بنالیا ہے۔ اور یہی مشرکین کی محبت ہے۔

(اللہ کے لئے کسی دوسرے سے محبّت کرنے میں اور ایسی محبت میں جو کسی دوسرے سے ہو مگر اللہ کے لئے نہ ہو اس میں واضح فرق ہے اور شیخ کی مراد یہاں دوسری محبت ہے جو کسی سے ہو مگر اللہ کے لئے نہ ہو۔ حم)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ

البقرة–165

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے شریک اوروں کو ٹھہرا کر ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں، جیسی محبت اللہ سے ہونی چاہیے، اور ایمان والے اللہ کی محبت میں بہت سخت ہوتے ہیں۔

اللہ کے بندوں! یاد رکھئے!

ہدایت کے رسول ﷺ پر درود بھیجیں، اللہ نے اس کا حکم قرآن مجید میں دیا ہے اور فرمایا ہے:

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب – 56

اللہ تعالٰی اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔

یا اللہ! محمد ﷺ اور ان کی ازواج مطہرات اور ان کی اولاد پر رحمتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمتیں نازل فرمائیں۔

یا اللہ! محمد ﷺ اور ان کی ازواج مطہرات اور ان کی اولاد پر برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکتیں نازل فرمائیں، بیشک تو بہت تعریفوں والا اور بزرگی والا ہے۔

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما، یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما۔

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما۔ اور شرک اور مشرکوں کو رسوا کر دے۔ اور یا اللہ! اپنے اور دین کے دشمنوں کو نیست و نابود کر دے۔

یا اللہ! اس ملک سمیت تمام مسلم ممالک کو امن و سکون کا گہوارہ بنا دے۔

یا اللہ! شام میں ہمارے بھائیوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے تو اسے جانتا ہے اور اس پریشانی کو ختم کرنے پر بھی قادر ہے۔ یا اللہ! ان کی مصیبت اور آزمائش کو دور فرما دے۔ یا اللہ! اے تمام جہانوں کے رب! ان کی صفوں میں اتحاد پیدا فرما۔ یا اللہ! ان کا حامی و ناصر اور معاون ہو جا۔

یا اللہ! اے تمام جہانوں کے رب! ان کی صفوں میں اتحاد پیدا فرما، ان کے نشانوں کو درست فرما اور اپنے اور انکے دشمنوں کے مقابلے میں ان کی مدد فرما۔

یا اللہ! اے تمام جہانوں کے رب! ان کے دشمنوں کو ہلاک کر دے۔ یا اللہ! شام میں سرکشی کرنے والے اور اس کے معاونین کو نیست و نابود کر دے۔ یا اللہ! اے طاقتور اور

غالب! ان کے اتحاد کو پارا پارا کر دے، ان کی اجتماعیت کو تباہ کر دے، اور انہیں گردشوں میں مبتلا فرمادے۔

یا اللہ! اے تمام جہانوں کے رب! کتاب کو نازل کرنے والے! بادلوں کو چلانے والے! لشکروں کو شکست دینے والے! ان کی مدد فرما اور ان کے دشمنوں کو شکست دے۔

یا اللہ! اے تمام جہانوں کے رب! شام میں ان کے دشمنوں کو شکست دیدے، اور ہمارے شامی بھائیوں کی مدد فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یا اللہ! یقینا ہمارے شامی بھائی بے لباس ہیں انہیں لباس مہیا فرما، وہ بھوک میں ہیں انہیں کھانا عطا فرما، وہ جوتیوں کے محتاج ہیں انہیں جوتیاں عطا فرما، وہ مظلوم ہیں تو ان کا بدلہ لے لے، یا اللہ! وہ مظلوم ہیں تو ان کا بدلہ لے لے۔ یا اللہ! وہ مظلوم ہیں تو ان کا بدلہ لے لے۔ یا اللہ! اے طاقتور! اے غالب! اے جبار! وہ مظلوم ہیں تو ان کا بدلہ لے لے، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یا اللہ! ہماری دعا کو قبول فرما۔ یا اللہ! ہماری دعا کو قبول فرما۔ یا اللہ! ہماری دعا کو قبول فرما۔

یا اللہ! ہم تجھ سے جنت کی دعا کرتے ہیں اور ہر اس قول و فعل کی دع کرتے ہیں جو جنت میں جانے کا ذریعہ ہو، اور تیری پناہ مانگتے ہیں آگ سے اور ہر اس قول و عمل سے جو آگ میں جانے کا سبب ہو۔

یا اللہ! ہمارے دین کی اصلاح فرما جو ہمارے معاملات میں عصمت (گناہوں سے بچنے) کا باعث ہے۔ اور ہماری دنیا کو بھی سنوار دے جو ہمارے لئے ذریعہء معاش ہے۔ اور ہماری آخرت بھی بہتر فرما جس میں ہمارا انجام ہے۔ اور ہماری زندگی کو نیکیوں میں اضافے کا سبب بنادے۔ اور موت کو ہر برائی سے راحت کا ذریعہ بنادے۔

یا اللہ! ہماری معاونت فرما اور ہمارے دشمنوں کی معاونت نہ فرمانا۔ یا اللہ! ہماری مدد فرما اور ہمارے دشمنوں کی مدد نہ فرمانا۔ اور اپنی تدبیر ہمارے حق میں فرمانا ہمارے خلاف نہ کرنا، اور ہمیں سیدھا راستہ دکھادے اور ہدایت کو ہمارے لئے آسان فرمادے، اور ہم پر زیادتی کرنے والوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

یا اللہ ہمیں اپنا ذکر کرنے والا بنا دے، اپنا شکر گزار بنا دے، اپنے سامنے عاجزی کرنے والا بنا دے، اپنے سامنے گڑگڑانے والا اور اپنی طرف لوٹ کو آنے والا بنا دے۔

یا اللہ! اے تمام جہانوں کے رب! ہماری توبہ قبول فرمالے، ہماری دعا قبول فرمالے، ہمارے دلوں سے حسد کو نکال دے۔ یا اللہ! اے تمام جہانوں کے رب! تمام غمزدہ مسلمانوں کے غم کو دور فرمادے، پریشان حال لوگوں کی پریشانی دور فرمادے، قرض داروں کا قرض ادا کروادے، ہمارے اور تمام مسمانوں کے بیماروں کو شفا عطا فرمادے اور ہمارے اور تمام مسلمانوں کے فوت شدگان کی مغفرت فرمادے۔

یا اللہ! اے تمام جہانوں کے رب! ہماری توبہ قبول فرمالے، ہماری دعا قبول فرمالے، ہمارے دلوں سے حسد کو نکال دے۔ یا اللہ! اے تمام جہانوں کے رب! تمام غمزدہ مسلمانوں کے غم کو دور فرمادے، پریشان حال لوگوں کی پریشانی دور فرمادے، قرض داروں کا قرض ادا کروادے، ہمارے اور تمام مسمانوں کے بیماروں کو شفا عطا فرمادے اور ہمارے اور تمام مسلمانوں کے فوت شدگان کی مغفرت فرمادے۔

اللهم وفِّق إمامنا لما تُحبّ وترضى، وخُذ بناصيته للبرّ والتقوى، اللهم وفِّق جميعَ وُلاة أمور المُسلمين للعمل بكتابِك، وتحكيم شرعِك يا رب العالمين.

یا اللہ! ہمارے امیر کو ہر اس کام کی توفیق عطا فرما جس سے تو خوش اور راضی ہوتا ہے، اور ان کی پیشانی سے پکڑ کر نیکی اور تقوی کے کاموں میں لگادے۔ یا اللہ! اے تمام جہانوں کے رب! تمام مسلمانوں کے حکمرانوں کو اپنی کتاب (قرآن مجید) پر عمل کرنے اور اپنی شریعت نافذ کرنے کی توفیق عطا فرما۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ
الحشر–10

اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے اور ایمانداروں کی طرف ہمارے دل میں کہیں (اور دشمنی) نہ ڈال، اے ہمارے رب بیشک تو شفقت و مہربانی کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

الاعراف– 23

دونوں نے کہا اے ہمارے رب! ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

البقرۃ– 201

اور بعض لوگ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور عذاب جہنم سے نجات دے۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90

اللہ تعالٰی عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے، وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔

اور آپ سب اللہ کا ذکر کریں وہ بھی آپ کا ذکر کرے گا، اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کریں وہ مزید عطا فرمائے گا، اور اللہ کا ذکر بہت بڑی بات ہے، اور اللہ جانتا ہے جو آپ سب کرتے ہیں۔

(4) دنیائے فانی سے خبردار رہیں

فضیلۃ الشیخ جسٹس حسین بن عبد العزیز آل الشیخ حفظہ اللہ

پہلا خطبہ

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے اس دنیاوی زندگی کو ذمہ داری والی اور فنا ہونے والی بنایا ہے، اور آخرت کو بدلے اور ہمیشگی کا گھر بنایا ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس نے اپنے متقی بندوں کو مکمل جزا دینے کا عدہ کیا ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد ﷺ اس کے بندے اور برگزیدہ رسول ہیں ﷺ۔ یا اللہ! ان پر اور ان کی آل پر اور ان کے نیک و متقی صحابہ پر رحمتیں، سلامتی اور برکتیں نازل فرما۔

حمد وثنا کے بعد

اے مسلمانوں!

میں مجھ سمیت آپ سب کو اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں؛ اور یہی دنیا و آخرت میں سعادت، کامیابی وکامرانی کا راستہ ہے۔

اللہ کے بندوں!

یقینا ہم کٹھن حالات سے گزر رہے ہیں، جس میں اکثر لوگوں کے نزدیک دینی امور پر ذاتی مصلحتیں غالب آچکی ہیں، اور اخلاقی صفات پر ذاتی مفادات کو ترجیح دی جارہی ہے۔ دلوں میں دنیا کی محبت بیٹھ چکی ہے، اور لوگ دنیا کی ظاہری زیب وزینت کے پیچھے مکمل طور پر دوڑ رہے ہیں، اور اکثر لوگوں کی دوستی اور دشمنی کی بنیاد بھی یہی فانی دنیا ہے۔ اسی کی

خاطر معاملات کو چلاتے ہیں اور اسی کو حاصل کرنے کے لئے لڑائی جھگڑے اور بحث و مباحثہ کرتے ہیں۔

اے مسلمانوں کی جماعت! بیشک بندے کے دین پر سب سے زیادہ اثر انداز ہونے والی بات یہ ہے کہ شرعی ضابطوں اور دینی حدود و قیود کو پسِ پشت ڈال کر اس فانی دنیا کی محبت کے پیچھے دوڑنا۔

اس فانی زندگی کے سازوسامان کی خاطر کھلم کھلا دشمنیاں کرنا، اور ایمان اور اسلامی احکام کا خیال رکھے بغیر اسے ہی اپنی غرض و غایت بنا لینا بدترین فتنوں میں سے ہے۔ اور ایمانی صفات اور اسلامی احکامات کو بھُلا کر صرف اسی (دنیاوی زندگی) کو اپنا مقصد اور ہدف بنا لینا مسلمان کے لئے بہت بڑا فتنہ ہے۔

جی ہاں، اے مسلمانوں کی جماعت!

یہی سب سے خطرناک فتنہ ہے کہ اپنا سب سے اہم کام، غایتِ علم، کوششوں کا محور اور اپنے وجود کا مقصد اس دنیا کو بنا لینا، ایسے لوگوں کے لئے اللہ نے یہ وعید سنائی ہے:

وَوَيْلٌ لِلْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيدٍ (2) الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا أُولَئِكَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ

ابراھیم– 2/3

اور کافروں کے لئے تو سخت عذاب کی (صورت میں) ہلاکت ہے۔ جو آخرت کے مقابلے میں دنیاوی زندگی کو پسند رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں ٹیڑھ پن پیدا کرنا چاہتے ہیں یہی لوگ پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں۔

اور اللہ تعالی نے مزید اس بارے میں ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَاللَّهُ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ

التغابن–15

تمہارے مال اور اولاد تو سراسر تمہاری آزمائش ہیں اور بہت بڑا اجر اللہ ہی کے پاس ہے.

ہمارے پیارے نبی ﷺ نے اس عیب لگانے والی حالت سے ان الفاظ کے ذریعہ پناہ مانگی ہے:

«اللهم لا تجعل مُصيبتَنا في ديننا، ولا تجعل الدنيا أكبر همِّنا، ولا مبلغَ علمِنا»

یا اللہ! ہمارے دین میں مصیبت پیدا نہ کرنا، اور اس دنیا کو ہماری سب سے بڑی فکر اور علم کی انتہا نہ بنانا۔

اے مسلمانوں کی جماعت!

جس کے دین پر دنیا کی محبت غالب آگئی، اور اُس نے اللہ کی اطاعت پر اپنی خواہشات کو ترجیح دی تو وہ شیطان کی مضبوط رسیوں اور بڑے شکار میں جکڑا جا چکا ہے، ہمارے رب نے اس راستے سے مسلمانوں کو روکتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ

فاطر- 5

لوگوں! اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے تمہیں زندگانی دنیا دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ دھوکے باز شیطان غفلت میں ڈالے۔

اور صحیح بخاری میں نبی علیہ السلام کی حدیث ہے:

«تعِسَ عبدُ الدينار، تعِسَ عبدُ الدرهم، تعِسَ عبدُ الخميصة، تعِسَ عبدُ الخَميلة، إن أُعطِيَ منها رضِي، وإن لم يُعطَ لم يرضَ»

دینار کا پجاری ہلاک ہو گیا، دینار کا پجاری ہلاک ہو گیا، کپڑے یا چادر کا پجاری ہلاک ہو گیا، گھنے باغات کا پجاری ہلاک ہو گیا، کہ اگر اسے کچھ دیا جائے تو وہ خوش ہو جاتا ہے اور اگر اسے نہ دیا جائے تو وہ ناراض ہو جاتا ہے۔

اللہ کے بندوں! اس دور میں جہاں مادّی زندگی وحشت ناک بن کر سرکشی پر اُتر آئی ہے، اور درہم و دینار کی پوجا کی جا رہی ہے، اور بعض لوگوں کے دلوں پر منصب و ریاست کا غلبہ ہو چکا ہے، جس نے انہیں عدل اور شریعت کے طور طریقوں کو بھلا دیا ہے، اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ:

ہم سب قرآن و سنت کی نصیحتوں کو یاد کریں، ان کے احکامات پر عمل کریں، اللہ رحمٰن و رحیم کی رضا حاصل کریں اور نبی کریم ﷺ کی سنت کے مطابق زندگی گزاریں تاکہ اپنے نفس کا محاسبہ کر سکیں، اور اس کی خطرناک اور قبیح بیماریوں کا علاج کر سکیں۔

اسلامی بھائیوں!

اس آیتِ کریمہ کو قبول کرنے اور عمل کرنے کی غرض سے غور و تدبر کے ساتھ سنئیے، فرمانِ الٰہی ہے:

إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوا بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا غَافِلُونَ (7) أُولَئِكَ مَأْوَاهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ

یونس-8/7

جن لوگوں کو ہمارے پاس آنے کا یقین نہیں ہے اور وہ دنیاوی زندگی پر راضی ہوگئے اور اس میں جی لگا بیٹھے ہیں اور جو لوگ ہماری آیتوں سے غافل ہیں۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانا ان کے اعمال کی وجہ سے دوزخ ہے۔

اللہ آپ سب پر رحم فرمائے! پیارے نبی علیہ السلام کی اس حدیثِ جلیل کو یاد رکھیں:

عن أبي الدرداء -رضي الله عنه- قال: خرج علينا رسولُ الله -صلى الله عليه وسلم- ونحن نتذكّر الدنيا، نتذكّرُ الفقرَ ونتخوّفُه، فقال: «آلفقرَ تخافُون؟! والذي نفسي بيده، لتُصبّنّ عليكم الدنيا صبًّا، حتى لا يُزيغَ قلبَ أحدكم إزاغةً إلا هي»؛ أي: إلا هذه الحياة «وايمُ الله! لقد تركتُكم على مثل البيضاء، ليلُها ونهارُها سواء».

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ ہمارے پاس آئے اور ہم دنیا کی باتیں کر رہے تھے، غربت کو یاد کرکے خوف محسوس کر رہے تھے، نبی علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم لوگ فقیری سے ڈرتے ہو؟! اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے؛ اس دنیا کو تم لوگوں پر بہت کشادہ کردیا جائے گا یہاں تک کہ یہ کچھ لوگوں کے دلوں کو ٹیڑھا کردے گی۔ اللہ کی قسم! میں نے تم لوگوں کو ایسے واضح و روشن راستہ پر لا کھڑا کیا ہے جس کی رات اور دن (روشنی کے حساب سے) برابر ہیں۔

یہ بہت ہی عظیم حدیث ہے، اور نبوت کی بھی ایک نشانی ہے جو اس زمانے میں ہمارے خطرناک حالات کا علاج بتارہی ہے، اور حق سے منہ پھیرنے کے اسباب بیان کررہی ہے۔ اور سیدھے راستے سے ہٹانے والی سب سے خطرناک باتیں اور فتنوں کے سب سے بڑے دروازے یہ ہیں:

دلوں پر دنیا کا غلبہ، فانی ہوجانے والی خواہشات اور چند لمحات کی لذت کو حاصل کرنے میں مشغول ہوکر اپنی دائمی بربادی کو دعوت دینا ہے۔

یقیناً اگر دنیا اور اس کی لذتوں سے تعلق رکھنے والا دل ایمانی حقائق اور اسلامی اخلاق سے خالی ہو تو وہ بندے کو ہر بُری صفت اور قبیح فعل پر آمادہ کرے گا، اسی لئے فرضی زکاۃ ادا نہ کرنے والا دراصل درہم و دینار کی محبت میں آکر بخیلی کرتا ہے۔ اور فانی دنیا کا غلبہ اور زائل ہوجانے والی شہوات کی محبت ہی بندوں پر ظلم کا سبب بنتی ہے۔ اور بعض لوگ اس فنا ہونے والے سامان کی وجہ سے ہی جھوٹ، ملاوٹ، دھوکہ اور حسد میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ تو دنیا کی محبت ہی ہر برائی کی جڑ ہے، اسلامی احکامات کو پس پشت ڈال کر محض دنیا کو ہی محبوب بنالینا ہر برائی کا پیش خیمہ ہے۔ صحیح بخاری میں فرمانِ رسول ﷺ ہے:

«إنّ أكثرَ ما أخافُ عليكم: ما يُخرِجُ الله لكم من بركات الأرض». قيل: وما بركاتُ الأرض؟ قال: «زهرةُ الدنيا».

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمانِ مبارک ہے: بیشک مجھے تم لوگوں سے متعلق سب سے زیادہ جو ڈر ہے وہ اللہ تعالی کی اُن برکتوں کے حوالہ سے ہے جو زمین سے نکلتی ہیں۔ کسی نے عرض کیا: زمین کی برکتیں کیا ہیں؟ فرمایا: دنیا کا مال و متاع۔ (یعنی تم اُن برکتوں یعنی دنیا میں مبتلا ہوکر آخرت کو بھول جاؤگے)

اے مسلمانوں کی جماعت!

کیا ہم عقل استعمال نہیں کرتے؟، کیا اس دنیا کی حقیقت سے نصیحت حاصل نہیں کرتے، یہ تو مصائب سے بھری ہوئی جگہ ہے، خوف و خطر نے اسے چاروں طرف سے گھیرا ہوا ہے؟! کیا عقل سلیم اور صحیح منہج کا یہی تقاضہ ہے کہ ہم اس دنیا کی ظاہری زیب و زینت اور دھوکہ کے سامان سے دھوکہ کھا کر ہمیشہ کے گھر (آخرت) کو بھول جائیں اور اسے حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں۔

اے مخلوق! کیا تو ثابت شدہ موت کی حقیقت کی طرف نہیں جارہا؟، کیا تو نے نہیں دیکھا کہ دنیا ایک سائے کی مانند ہے جو کچھ وقت تو سایہ دیتا ہے پھر زائل ہوتا چلا جاتا ہے، جبکہ ہمارے رب نے ارشاد فرمایا:

وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ

آل عمران–185

اور دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کی جنس ہے۔

اللہ کی قسم؛ جو بھی اللہ کے احکامات سے منہ موڑتا ہوا، ممنوعہ چیزوں میں واقع ہوتا ہوا اس دنیا کے پیچھے بھاگتا ہے اور دین کے راستے کو چھوڑ دیتا ہے، تو چاہے وہ فردِ واحد ہو یا پوری قوم

ہو اسے بہت بڑی ندامت ، حسرت اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایک واقعہ ذکر کیا جاتا ہے:

ذُكِر أن أحد الملوك جُمِعَت له الدنيا في زمانِه، فنالَ من حلالِها وحرامِها، وما تشتهِيه الأنفُس، فعندما وافاه الأجلُ تذكَّرَ حالَه في الدنيا وما آلَ إليه مصيرُه، فقال: يا ليتني لم أملِك هذا المُلك وكنتُ عسيفًا -أي: أجيرًا-، أو راعيًا في غنَمٍ.

ایک بادشاہ کو اپنے وقت میں پوری دنیا کی نعمتیں اور آسائشیں مل گئیں اور اس نے حلال و حرام کی تمیز کئے بغیر ہر خواہش کو پورا کیا اور جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنی دنیاوی زندگی کو اور آخرت میں اس کے انجام کا جائزہ لیا تو کہنے لگا کہ: کاش! مجھے اس دنیا کی بادشاہت نہ ملتی اور میں ایک نوکر یا بکریوں کا چرواہا بن کر زندگی گزارتا۔

اے مردِ مسلمان اور اے مسلمان خاتون!

اگر آپ سعادت، عزت اور امن و سکون چاہتے ہیں تو دنیاوی چمک دھمک بظاہر کتنی ہی عظیم کیوں نہ نظر آئے اس کی خاطر دین کو نہ بیچ دینا۔

اے وہ شخص! جسے اس دنیا نے اندھا کر دیا ہے اور اس نے دنیاوی مال و دولت کو ترجیح دی، دنیاوی مفاد کی خاطر معصوموں کا خون بہایا، محفوظ عزتوں کو پامال کیا، پاکیزہ مال کو چھینا، تو نے بہت بڑا جرم کیا ہے، اور بڑے بگڑی بنانے والے (اللہ) کی مخالفت کی ہے، اپنے رب سے ڈر جا، اور نیکی کی طرف آجا، اور (آخرت میں) اپنے انجام کو یاد رکھ۔

اے وہ شخص! جسے اس دنیا نے دھوکہ دیا ہے، اور اس نے حلال و حرام کو ملانے کی کوششیں کیں! اللہ سے ڈر جاؤ! اس سے پہلے کہ وقت ہاتھ سے نکل جائے اور گھر، مال اور وطن سب چھوٹ جائے۔

اے وہ شخص! جو سود کے معاملات میں گھرا ہوا ہے اور مسلمانوں کے درمیان سود کو ترویج دے رہا ہے! وہ اللہ جل جلالہ کا خوف دل میں بٹھا اور اس کی ناراضگی سے بچ جا، اُس (اللہ) کی پکڑ سخت اور تکلیف دہ ہے۔

اے مسلمانوں کی اولاد میں سے وہ شخص! جس نے رسوا کن چینلز کو مؤمنوں کے درمیان آزادانہ نشر کیا ہے! اپنے رب سے توبہ کر، اور اللہ تعالی کا یہ فرمان یاد کر:

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

النور–19

جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے کے آرزو مند رہتے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہیں۔

اے بے حیائی وفحاشی کے چینلز چاہنے اور چلانے والو!

کیا وہ وقت نہیں آیا کہ تم اپنے رب کی طرف رجوع کرو؟ حالانکہ تم دیکھ رہے ہو کہ مسلمانوں کو ہر طرف سے فتنوں نے گھیرا ہوا ہے! کیا تمہیں جان و مال میں آنے والی فوری سزا کا ڈر نہیں؟! یا آخرت میں برے انجام کی کوئی فکر نہیں! کہ پھر ندامت کا کوئی موقع نہیں ملے گا۔

ہمارے رب نے شہروں میں سرکشی اور فساد کرنے والوں کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:

فَصَبَّ عَلَيۡهِمۡ رَبُّكَ سَوۡطَ عَذَابٍ (13) إِنَّ رَبَّكَ لَبِالۡمِرۡصَادِ

الفجر–14/13

آخر تیرے رب نے ان سب پر عذاب کا کوڑا برسایا۔ یقیناً تیرا رب گھات میں ہے۔

اے وہ شخص! جسے برائی پر ابھارنے والے نفس نے پیسوں پر کام کرنے کو اتنا مزین کر دیا ہے کہ وہ سودی اور فسادی بن گیا! ان جرائم اور بیہودہ کاموں پر اللہ کی لعنت کو یاد کرو، جان لو کہ جو کچھ تم لے رہے ہو وہ آگ ہے، رسوائی ہے اور عار ہے، اور فوراً توبہ کرو، اور اللہ کی طرف رجوع کرو۔

اے وہ شخص! جو تمام مسلمانوں کی فلاح و بہبود سے متعلقہ منصوبہ جات کی تکمیل و تنفیذ میں دھوکہ دیتا ہے! اگر تو نے اس دھوکہ سے بہت سارا مال اور بڑی دولت بھی اکٹھی کر لی تو یاد رکھنا کہ تمہارا تو صرف وہی مال ہوگا جو تم نے کھایا، پیا، پہنا اور اُڑا دیا، لیکن جان لینا کہ اس وقت اللہ تعالی گھات میں ہوتا ہے اور بہت ہی قوی امکان ہے کہ تو فوری سزا میں مبتلا ہو جائے، جس کا یہ عمل ہو، اُس کے لئے آخرت کی وعید کا بھی انتظار نہیں کیا جاتا۔

وگرنہ تمام مسلمانوں کو دھوکہ دینا تو شرعی نصوص کی بنیاد پر بہت ہی خطرناک معاملہ اور سنگین جرم ہے، جبکہ بعض لوگ اس میں بہت ہی سستی وغفلت کرتے ہیں، کیونکہ اس پر کسی مخلوق کی نگرانی تو ہوتی نہیں، اور خالق کی نگرانی کو وہ بھول جاتے ہیں۔

اے وہ شخص! جو مسلمانوں کے مال و املاک میں اپنی نوکری وعہدہ کی وجہ سے فائدہ اٹھاتا ہے! آخرت کو یاد کر، جان لے کہ تو اس دنیائے فانی کو چھوڑ کر باقی رہنے والی جگہ (آخرت) کی طرف جانے والا ہے، زبردست طاقتور مالک کے سامنے اپنے پیش کئے جانے کو یاد کر، قبر کے سوال کو یاد کر، اور یہ بھی یاد رکھ کہ موجودہ اور اگلے تمام مسلمان تجھ سے اُس مال کے بارے میں جھگڑا کریں گے جس کے ساتھ تو کھیلتا رہا۔

کیا نبی علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا:

كلُّ لحمٍ نبَت من سُحتٍ فالنارُ أولَى به، إن أقوامًا يتخوَّضُون في مالِ الله بغير حقٍّ، فلهم النارُ يوم القيامة

کہ ہر وہ گوشت جو حرام سے پلا، بڑا ہو وہ آگ میں جانے کا مستحق ہے، یقینا کچھ لوگ اللہ کے مال کو ناجائز طریقہ سے حاصل کرتے ہیں، قیامت میں ان کے لئے آگ ہے۔

اے وہ شخص! جسے اُس کے عہدے و منصب نے دھوکہ میں مبتلا رکھا ہوا ہے اور وہ اس لئے ظلم کرتا ہے تاکہ وہ اس عہدے پر برقرار رہ سکے اور اسے بچا سکے، اور جس سے بھی اس کی دشمنی ہو اسے وہ نقصان پہنچاتا ہے، اور اپنے اس عہدے سے رشتہ داروں یا دوستوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ جان لے کہ عہدہ و منصب ہمیشہ نہیں رہتا۔ اس بارے میں کسی نے کیا خوب کہا ہے:

إن الوظائفَ لا تدومُ لواحدٍ

إن كنتَ تُنكِرُ ذا فأينَ الأوَّلُ؟

کسی کی بھی نوکری ہمیشہ نہیں رہتی، اگر آپ نہیں مانتے تو پچھلا شخص کہاں ہے (جو آپ سے پہلے یہ کام کیا کرتا تھا)؟

یقینا دن تو بدلتے رہتے ہیں۔

اے عہدے دار!

آپ کو خیانت کے معاملات اور امانت کو ضائع کرنے سے بچنا چاہئے، اور عام سرکاری منصب تو مسلمانوں کی مصلحتوں کے تقاضوں کے مطابق اور نقصانات کو دور کرنے کے لئے ہوتا ہے، خبردار! کہ آپ ایک شخص کو چھوڑ کر دوسرے کی طرف داری کریں، یا اپنے عہدے کو اپنی اور رشتہ داروں کی مصلحتوں کے مفاد میں استعمال کریں۔

آپ اپنے معاملات میں امانت سے کام لیں، افعال اور پالیسیوں میں عدل کریں اگرچہ انتظامی نگراں کی آنکھوں سے آپ اوجھل ہی کیوں نہ ہوں، پر جان لیں کہ آپ کا رب آنکھوں کی

خیانت کو بھی جانتا ہے اور سینے کے رازوں کو بھی جانتا ہے، اور سب سے بدترین شخص وہ ہے جو کسی دوسرے کے دنیاوی فائدے کی خاطر اپنے دین کو نقصان پہنچائے، اور اللہ تعالی بھی اسے ہلاک کرتا ہے جو ہلاکت والے کام کرے۔

فرمانِ رسول ﷺ ہے:

كل الناسِ يغدُو، فبائِعٌ نفسَه فمُعتِقُها أو مُوبِقُها

رواہ مسلم

سب لوگ گھر سے نکلتے ہیں، اور اپنے نفس کا سودا کرتے ہیں، یا تو اسے (جہنم سے) آزاد کر دیتے ہیں یا پھر اسے ہلاک کر دیتے ہیں۔

یعنی: ہر انسان اس زندگی میں اپنے نفس کے ساتھ بھاگ دوڑ کرتا ہے؛ اور کچھ ایسے لوگ ہیں جو اسے اللہ کے لئے بیچ دیتے ہیں اور اللہ ہی کی فرماں برداری کرتے ہیں اور اس کے احکامات کے دائرے میں رہتے ہیں، اس طرح وہ اپنے نفس کو آگ سے آزاد کر لیتے ہیں۔ اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو نفس کو شیطان کے لئے بیچ دیتے ہیں اور دنیا اور خواہشات کے پیچھے لگے رہتے ہیں، اور دینی امور پر دنیا کو ترجیح دیتے ہیں، تو اس طرح وہ نفس کو ہلاک کر دیتے ہیں۔

میں یہ بات کہہ رہا ہوں، اور اللہ تعالی سے اپنے لئے، آپ سب کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے ہر گناہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں، آپ بھی اس سے مغفرت مانگیں، بیشک وہ بہت مغفرت کرنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

اللہ تعالی کے احسان پر اُسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے، اور اُس کی توفیق اور احسانات پر بھی اُسی کا شکر ہے، اور اُس کی شان کی عظمت بیان کرتے ہوئے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور رسول محمد ﷺ اُس کے بندے اور رسول ہیں، اُن پر بے انتہا صلوٰۃ و سلام ہو۔

حمد و ثنا کے بعد:

اے مسلمانو! میں تمہیں اور اپنے آپ کو اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں اور پچھلے اور اگلے لوگوں کو بھی اللہ تعالی نے یہی نصیحت فرمائی ہے۔

اے مسلمانوں کی جماعت!

دینی احکامات کو ادا کرنا، شرعی ضابطوں اور احکامِ نبوی ﷺ کے مطابق زندگی گزارنا ابدی سعادت و خوشحالی کا پیمانہ ہے؛ اور جو اِس راستے سے بھٹک گیا اُسے قیامت کے دن سخت سزا کی وعید سنائی گئی ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

فَأَمَّا مَنْ طَغَى (37) وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا (38) فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَى (39) وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى (40) فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى

النازعات- 37/41

تو جس (شخص) نے سرکشی کی (ہوگی)، اور دنیاوی زندگی کو ترجیح دی ہوگی، (اسکا) ٹھکانا جہنم ہی ہے۔ ہاں البتہ جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈر گیا اور اپنے نفس کو خواہشات سے روکے رکھا، تو جنت ہی اس کا ٹھکانا ہے۔

اور افضل ترین عمل یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجنا، یا اللہ! ہمارے نبی محمد ﷺ پر اور اُن کی آل پر اور اُن کے تمام صحابہ پر رحمتیں، سلامتیاں اور برکتیں نازل فرما۔

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما۔ یا اللہ! ہر مظلوم مسلمان کی مدد فرما۔ یا اللہ! ہر مظلوم مسلمان کی مدد فرما۔ یا اللہ! ہر مظلوم مسلمان کی مدد فرما۔ یااللہ! مسلمانوں کی پریشانیوں کو دور فرما۔

یا اللہ! ہمارے ملک سمیت تمام مسلم ممالک کو امن عطا فرما۔ یا اللہ! ہمارے ملک سمیت تمام مسلم ممالک کو امن عطا فرما۔

یااللہ! اے سب سے زیادہ عزت دار! اس ملک کو امن وسکون اور برکتوں والا بنا دے۔

یااللہ! ہمارے اور تمام مسلمانوں کے حالات درست فرما۔ یااللہ! ہم سے اور تمام مؤمنوں سے راضی ہوجا۔ یااللہ! اے عزت وجلال والے! ہم سے اور تمام مؤمنوں سے راضی ہوجا۔

یا اللہ! ہمارے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش فرما۔ یا اللہ! ہمارے اور تمام مومنوں کے گناہوں کی بخشش فرما۔ یا اللہ! ہماری اور تمام مومنوں کی توبہ قبول فرما۔ یا اللہ! دنیا کو ہمارا بڑا فکری ٹارگیٹ اور علم کی انتہاء نہ بنانا، اور ہمارے دین کو مصیبت سے محفوظ رکھنا۔

یا اللہ! شام میں ہمارے بھائیوں کی حفاظت فرما۔ یا اللہ! شام میں ہمارے بھائیوں کی حفاظت فرما۔ یا اللہ! ان کی مشکل کو دور فرما۔ یا اللہ! ان کی مشکل کو دور فرما۔ یا اللہ! امن و سکون کو ان کے حق میں لکھ دے۔

یا اللہ! ان ظالموں کو ہلاک کر دے۔ یا اللہ! اے عزت و جلال والے! ان ظالموں کو ہلاک کر دے۔ یا اللہ! مسلمانوں سے ظلم کا خاتمہ فرمادے۔

یا اللہ! مسلمانوں سے ظلم کا خاتمہ فرمادے۔ یا اللہ! اے عزت و جلال والے! مسلمانوں سے ظلم کا خاتمہ فرمادے۔

یا اللہ! خادمِ حرمین کو ہر اس کام کی توفیق عطا فرما جس سے تو راضی اور خوش ہوتا ہے، اور ان کی پیشانی سے پکڑ کر نیکی اور تقوی کے کاموں میں مصروف کر دے۔ یا اللہ! ان کے نائب کو بھی عملِ صالح کی توفیق عطا فرما۔ یا اللہ! انہیں ہر اس کام کی توفیق عطا فرما جس سے تو راضی اور خوش ہوتا ہے۔

یا اللہ! ہمارے اس ملک سمیت تمام مسلم ممالک کو امن و سکون کا گہوارہ بنادے۔

یا اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

یا اللہ! بیشک تو ہی بے نیاز ہے، یا اللہ! بیشک تو ہی بے نیاز ہے، یا اللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یا اللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یا اللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یا اللہ! ہمیں پانی مہیا فرما، یا اللہ! ہمیں پانی مہیا فرما، اے عزت وجلال والے!۔ اللہ کے بندو! اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح بیان کرو۔

وآخرُ دعوانا ان الحمدُ للہ ربّ العالمین

(5) قیام اللیل (تہجد) کے فضائل و مسائل

فضیلۃ الشیخ جسٹس ڈاکٹر عبد المحسن بن محمد القاسم حفظہ اللہ

پہلا خطبہ

بیشک ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے۔ ہم سب اسی کی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے مغفرت مانگتے ہیں۔ اور اپنے نفوس کی شرارت اور اپنے ہی برے اعمال سے پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے

اور اسی کے رسول ہیں، اللہ تعالی ان پر اور ان کے آل پر اور ان کے صحابہ پر لاتعداد رحمتیں اور سلامتی نازل فرما۔

حمد وثنا کے بعد!

اللہ کے بندوں! اللہ سے ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے؛ اور اللہ کا ڈر ہی ہدایت کا نور ہے، اور اس سے منہ موڑنا گمراہی کا راستہ ہے۔

اے مسلمانوں!

اللہ رب العزت نے مخلوق کو اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے، اور وہ ان سے بے نیاز ہے مگر وہ مخلوق اس سے بے نیاز نہیں، اور مخلوق کے محتاج ہونے کی وجہ سے ان پر عبادت فرض کی ہے اور سب سے پہلا حکم ہی اللہ کی کتاب میں عبادت کا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

البقرۃ– 21

اے لوگوں اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا، یہی تمہارا بچاؤ ہے۔

اور رسولوں کو نیک عمل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا:

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا

المؤمنون– 51

اے پیغمبر! حلال چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے میں بخوبی واقف ہوں۔

اور موسی علیہ السلام سے اللہ نے فرمایا:

إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي

طٰہ–14

بیشک میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا عبادت کے لائق اور کوئی نہیں پس تو میری ہی عبادت کر اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔

پیارے نبی محمد ﷺ سے فرمایا:

بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ

الزمر– 66

بلکہ اللہ ہی کی عبادت کر اور شکر کرنے والوں میں سے ہوجا۔

اور ہر رسول نے اپنی قوم سے یہ بات کہی:

اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ

الاعراف- 59

تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود ہونے کے قابل نہیں۔

اور بنی اسرائیل سے بھی یہی وعدہ لیا گیا:

لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ

البقرۃ- 83

تم اللہ کے سوا دوسرے کی عبادت نہ کرنا۔

اور اللہ نے قریش کو بھی عبادت ہی کا حکم دیا:

فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَٰذَا الْبَيْتِ

قریش- 3

پس انہیں چاہیے کہ اسی گھر کے رب کی عبادت کرتے رہیں۔

اور اس فرمان میں مومنوں کو بھی یہی حکم دیا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ

الحج- 77

اے ایمان والو! رکوع سجدہ کرتے رہو اور اپنے پروردگار کی عبادت میں لگے رہو اور نیک کام کرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہوجاؤ۔

اور اللہ نے ہمارے نبی محمد ﷺ کے صحابہ کی کثرت عبادت کا ذکر کیا، اور اس کا اثر ان کے اعضاء پر بھی ظاہر ہوا۔

اللہ تعالی نے فرمایا:

تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ

الفتح- 29

آپ انہیں دیکھیں گے رکوع اور سجدے کر رہے ہیں اللہ تعالٰی کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں، ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے۔

اور بندے کا شرف اسی میں ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کرے، اور اس کی قدر و منزلت جانتے ہوئے سلیمان علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی کہ وہ انہیں نیک لوگوں میں سے بنادے۔

وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ

النمل- 19

اور مجھے اپنی رحمت سے نیک بندوں میں شامل کرلے۔

اور ہمارے نبی ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے:

أحقُّ ما قال العبد، و كلُّنا لك عبدٌ

رواہ مسلم

بندے نے بہت ہی بہترین حق کی بات کہی ہے، اور ہم سب تیرے ہی بندے ہیں۔

اور ہر مسلمان فرض نمازوں میں اپنے رب سے سترہ (۱۷) مرتبہ صرف ایک اللہ کی عبادت کا معاہدہ کرتا ہے، اور یہ اقرار کرتا ہے:

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ

الفاتحة–5

ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔

اور ایک اللہ ہی کی عبادت جنت میں داخل ہونے کا واحد ذریعہ ہے۔

حدیث میں ہے:

جاء رجلٌ إلى النبي –صلى الله عليه وسلم– فقال: دُلَّني على عملٍ إذا عملتُه دخلتُ الجنةَ. قال: «تعبُدُ اللهَ لا تُشرِكُ به شيئًا»

متفق علیہ

ایک شخص اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: مجھے ایسا عمل بتائیے کہ اسے کرکے میں جنت میں چلا جاؤں۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں۔

بندوں پر اللہ کا فضل ہے کہ اس نے ان کے لئے مختلف قسم کی عبادات رکھی ہیں، انہیں ایک ایسی نماز عطا فرمائی کہ فرض کے بعد اس (تہجد) سے بہتر کوئی نماز نہیں۔

۱۔ فرض کے بعد سب سے افضل

رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

«أفضلُ الصلاةِ بعدَ الفريضةِ: صلاةُ الليل»

رواه مسلم

فرض کے بعد سب سے افضل نماز تہجد ہے۔

۲۔ محبوب ترین عمل:

اور اللہ تعالی اسے پسند فرماتا ہے۔ نبی علیہ السلام کا فرمان ہے:

«أحبّ الصلاةِ إلى الله: صلاةُ الليل»

متفق علیه

اللہ کے نزدیک سب سے محبوب ترین نماز رات کی نماز ہے۔

۳۔ تقوی کی علامت:

اور اخلاص سے تہجد پڑھنا تقوی کی علامت ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ (15) آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ مُحْسِنِينَ (16) كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ

الذاريات –17/15

بیشک تقوی والے لوگ بہشتوں اور چشموں میں ہونگے۔ ان کے رب نے جو کچھ انہیں عطا فرمایا اسے لے رہے ہونگے وہ تو اس سے پہلے ہی نیکوکار تھے۔ وہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے۔

۴: گناہوں کی بخشش کا سبب:

اس سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور خطائیں دُھل جاتی ہیں۔

نبی علیہ السلام نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

«ألا أدلُّك على أبوابِ الخير؟ الصومُ جُنّةٌ، والصدقةُ تُطفِئُ الخطيئةَ كما يُطفِئُ الماءُ النارَ، وصلاةُ الرجلِ في جوفِ الليل» أي: تُطفِئُ أيضًا الخطيئةَ كما يُطفِئُ الماءُ النار

رواه الترمذي

کیا میں آپ کو خیر کے دروازے نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے، اور صدقہ خطاؤں کو بجھادیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھادیتا ہے، اور رات کے وقت آدمی کی نماز۔ یعنی نماز بھی خطاؤں کو بجھادیتی ہے۔

۵۔ اللہ کی رحمت کا سبب:

اور یہ بندے کے لئے اللہ کی رحمت کا سبب ہے، فرمانِ نبوی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہے:

«رحِمَ اللہ رجلاً قامَ من الليل فصلّى»

رواہ أبو داؤد

اللہ اس انسان پر رحم کرے جو رات کو اٹھا اور نماز پڑھی۔

٦- اللہ کا شکر ادا کرنے کا بہترین طریقہ:

اور تہجد ان عبادات میں سے ہے جو اللہ کی بھرپور نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لئے کی جاتی ہیں۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ راتوں کو اتنا قیام کیا کرتے تھے کہ ان کے قدم سُوج جایا کرتے تھے، اور یہ فرمایا کرتے تھے:

«أفلا أحبّ أن أكون عبدًا شكورًا؟»

کیا میں (تہجد کی صورت میں) اپنے رب کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

٧- اللہ کا قرب حاصل کرنے کا وسیلہ:

وأقربُ مايكونُ الربّ من العبدِ في جوفِ الليل، قال-عليه الصلاة والسلام-:

اور بندہ سب سے زیادہ اپنے رب کے قریب رات کی تاریکی میں ہوتا ہے۔

٨- قبولیت کا وقت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«فإن استطعتَ أن تكون ممن يذكرُ اللهَ في تلك الساعة فكُن»

رواہ الترمذی

اگر آپ اس گھڑی میں اللہ کا ذکر کرنے کی طاقت رکھتے ہیں تو ضرور کیجئے۔

٩- فتنوں سے حفاظت:

اور رات کی نماز اللہ کے حکم سے فتنوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔

حدیث میں ہے:

قالت أمّ سلمة-رضي الله عنها-: استيقظَ رسولُ الله-صلى الله عليه وسلم-ليلةً فزِعًا يقول: «سُبحان الله! ماذا أنزلَ اللهُ من الخزائن؟ وماذا أُنزِلَ من الفتن؟ من يوقِظُ صواحِبَ الحُجُرات؟» يُريدُ أزواجَه لكي يُصلّين «رُبَّ كاسِيةٍ في الدُّنيا عارِيَةٍ في الآخرة»

رواہ البخاری

ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ کے رسول ﷺ ڈرتے ہوئے اٹھے اور یہ کہہ رہے تھے: سبحان اللہ! اللہ نے کیا خزانے نازل کئے ہیں؟ اور کتنے ہی فتنے بھی نازل ہوئے ہیں؟ ان حجرے والوں کو کون اٹھائے گا؟ یعنی ازواج مطہرات کو کون اٹھائے گا تاکہ وہ تہجد پڑھ لیں۔ ”اس دنیا

میں بہت سے لوگ جو لباس میں ملبوس ہیں آخرت میں بے لباس ہوں گے"۔

۱۰- دلوں کی راحت کا باعث:

اس میں شرحِ صدر ہے، آرام ہے اور دل کا سرور ہے۔

امام ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا:

"في صلاةِ الليل سرٌّ في طِيبِ النفس"

تہجد دلوں کی خوشی کا راز ہے۔

۱۱- جنت میں جانے کا سبب:

اور جنت میں جانے کا ایک سبب تہجد بھی ہے:

تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ (16) فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

السجدة- 16/17

ان کی کروٹیں اپنے بستروں سے الگ رہتی ہیں اپنے رب کے خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ خرچ کرتے ہیں۔ کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ کر رکھی ہے جو کچھ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے۔

ترمذی کی حدیث ہے:

قال عبدُ بن سلامٍ –رضي الله عنه-: أولُ شيءٍ سمِعتُ النبي –صلى الله عليه وسلم– تكلّم به حين قدِمَ المدينة: «يا أيها الناس! أفشُوا السلام، وأطعِموا الطعام، وصِلُوا الأرحام، وصلُّوا بالليل والناسُ نِيام؛ تدخُلوا الجنةَ بسلامٍ»

رواه الترمذی

عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی علیہ السلام مدینہ آئے تو سب سے پہلے میں نے ان سے یہ بات سنی: اے لوگوں! سلام کو عام کریں، کھانا کھلائیں، صلہ رحمی کریں، اور رات کو نماز پڑھیں اگرچہ لوگ سو رہے ہوں تو آپ جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہوجائیں گے۔

۱۲- جنت میں اعلی مقام کی ضمانت (گارنٹی):

جس نے تہجد پڑھی وہ جنت کے اعلی مقامات میں ہوگا۔

نبی علیہ السلام کا فرمان ہے:

«إن في الجنةِ غُرفًا تُرى ظهورُها من بُطونِها، وبُطونُها من ظهورِها» فقامَ أعرابيٌّ فقال: لمن هي يا رسول الله؟ قال: «لمن أطابَ الكلامَ، وأطعمَ الطعامَ، وأدامَ الصيامَ، وصلَّى بالليل والناسُ نِيام»

رواه أحمد

جنت کے کچھ کمرے ایسے بھی ہیں جن کا بیرونی حصہ اندر سے نظر آتا ہے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آتا ہے۔ تو ایک اعرابی نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ یہ کن کے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: (ان مقامات کا مستحق وہ ہوگا) جو اچھی بات کہے گا، کھانا کھلائے گا، روزوں کا اہتمام کرے گا، اور رات کی نماز پڑھے گا اگرچہ لوگ سو رہے ہوں۔

اور اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا کہ وہ تہجد کے ذریعہ اللہ کا قرب حاصل کریں تاکہ جنت میں اعلی مقام کا شرف مل سکے۔

اللہ عزوجل نے فرمایا:

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

الاسراء–79

رات کے کچھ حصے میں تہجد کی نماز میں قرآن کی تلاوت کریں، یہ زیادتی آپ کے لئے ہے عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں کھڑا کرے گا۔

تو اس بنیاد پر نبی علیہ السلام تہجد کو کبھی نہیں چھوڑتے تھے چاہے وہ حضر (اپنے ہی علاقے) میں ہوں یا سفر میں۔

اور نبی علیہ السلام کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ آدھی رات یا اس سے کچھ زیادہ یا اس سے کچھ کم تہجد میں گزاریں۔

يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ (1) قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا (2) نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا (3) أَوْ زِدْ عَلَيْهِ

المزمل–4/1

اے کپڑے میں لپٹنے والے۔ رات (کے وقت نماز) میں کھڑے ہو جاؤ مگر کم۔ آدھی رات یا اس سے بھی کچھ کم کرلے۔ یا اس پر بڑھا دے۔

بخاری کی حدیث ہے:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"وكان لا تشاءُ أن تراهُ من الليل مُصلِّيًا إلا رأيته"

رواه البخاری

اور رسول اللہ ﷺ کی حالت یہ تھی کہ آپ جب بھی رات کو انہیں دیکھیں تو وہ نماز ہی پڑھ رہے ہوتے تھے۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ یہ آیت پڑھتے:

أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ

الزمر–9

قال: "ذاك عُثمانُ بن عفّان".

بھلا جو شخص راتوں کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت میں (عبادت میں) گزراتا ہو، آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو۔

اور فرماتے کہ یہ تو عثمان رضی اللہ عنہ کی صفات ہیں۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے مزید اس بارے میں یہ فرمایا:

"وذلك لكثرة صلاةِ أميرِ المؤمنين عُثمان بالليل وقراءته، حتى إنه رُبّما قرأ القرآنَ في ركعةٍ"

یہ فضیلت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کو تہجد اور تلاوت قرآن کا کثرت سے اہتمام کرنے کی وجہ سے ملی یہاں تک کہ کبھی کبھار تو وہ ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھ لیتے۔

اور سب سے محبوب ترین عمل وہ ہے جسے ہمیشگی سے کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہی ہو، اور فرض نماز کے علاہ دیگر نمازیں گھر میں زیادہ افضل ہے۔

آپ ﷺ کا فرمانِ مبارک ہے:

«خيرُ صلاةِ المرء في بيتِه إلا الصلاة المكتوبة»

متفق علیہ

فرض نماز کے علاوہ آدمی کی نماز گھر میں زیادہ بہتر ہے۔

جس طرح قیام اللیل مردوں کے لئے مسنون ہے بالکل اسی طرح خواتین کے لئے بھی مسنون ہے۔

بخاری و مسلم کی حدیث ہے:

طرقَ النبي –صلى الله عليه وسلم– ابنتَه فاطمةَ –رضي الله عنها– وزوجَها عليَّ بن أبي طالب –رضي الله عنه– ليلاً، وقال لهما: «ألا تُصلِّيان؟»

متفق علیہ

نبی علیہ السلام نے ایک رات اپنی پیاری صاحب زادی فاطمہ رضی اللہ عنھا اور ان کے زوج محترم علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا دروازہ کھٹکھٹایا اور ان سے فرمایا: کیا آپ تہجد نہیں پڑھیں گے ؟۔

امام طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"لو لا ما علِمَ النبي -صلى الله عليه وسلم- من عِظَم فضلِ الصلاةِ في الليل ما كان يُزعِجُ ابنتَه وابنَ عمِّه في وقتٍ جعلَه الله لخلقِه سكنًا، لكنّه اختارَ لهما إحرازَ تلك الفضيلة على الدِّعَة والسّكون"

اگر نبی علیہ السلام کو تہجد کی فضیلت کا علم نہ ہوتا تو اپنی بیٹی اور چچا کے بیٹے کو رات کے وقت تکلیف نہ دیتے کیونکہ یہ وقت اللہ نے آرام کے لئے بنایا ہے، درحقیقت نبی ﷺ نے یہ چاہا کہ وہ دونوں بھی کچھ وقت کے سکون و آرام کو چھوڑ کر اس فضیلت کو ذخیرہ کر لیں۔

اور نبی علیہ السلام نے اس شخص کے لئے رحمت کی دعا کی ہے جو اپنے گھر والوں کو تہجد کے لئے اٹھاتا ہے۔

فرمانِ رسول ﷺ ہے:

«رحِمَ الله رجلاً قامَ من الليل فصلّى وأيقظَ امرأته»

رواه أبو داؤد

اللہ اس آدمی پر رحم کرے جو خود بھی رات کو اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اور اپنی بیوی کو بھی اٹھاتا ہے۔

وكان عمرُ -رضي الله عنه- يُصلّي من الليل ما شاءَ الله، حتى إذا كان آخرَ الليل أيقظَ أهلَه للصلاةِ ثم يقول لهم: الصلاةَ الصلاةَ، ويتلو: وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا

طٰہ- 132

اور عمر رضی اللہ عنہ اللہ کی توفیق کے مطابق تہجد پڑھتے رہتے یہاں تک کہ جب رات کا آخری وقت ہوتا تو اپنے اہل خانہ کو بھی نماز کے لئے اٹھا دیتے اور ان سے کہتے کہ نماز، نماز، اور سورت طہ کی یہ آیت پڑھتے: اور قیام اللیل نوجوان کے لئے بلندی کا وسیلہ ہے اور بزرگ کے لئے نور اور وقار ہے۔

جب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نوجوان تھے اس وقت نبی علیہ السلام نے ان سے فرمایا تھا:

«نِعمَ الرجلُ عبدُ اللهِ لو كان يُصلّي من الليل»

متفق عليه

عبد اللہ بہت اچھا انسان ہے کاش یہ تہجد پڑھتا ہو۔

ان کے بیٹے سالم فرماتے ہیں:

"فكان عبدُ الله بعد ذلك لا ينامُ من الليل إلا قليلاً"

اس کے بعد عبد اللہ رضی اللہ عنہ رات کو کم ہی سویا کرتے تھے۔

امام ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"من كان يقومُ الليلَ يُوصَفُ بأنه نِعمَ الرجل"

جو بھی رات کا قیام کرے گا اسے اچھا انسان ہی شمار کیا جائے گا۔

اور نبی علیہ السلام نے جناب عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو قیام اللیل چھوڑنے سے ڈرایا، جبکہ وہ ابھی (نوجوان) لڑکے ہی تھے اور ان سے فرمایا:

«يا عبد الله! لا تكُن مثلَ فلانٍ، كان يقومُ الليلَ فترَكَ قيامَ الليل»

رواه البخاری

اے عبد اللہ! فلاں کی طرح مت ہو جانا، وہ تو تہجد پڑھتا تھا مگر اس نے چھوڑ دیا۔

اور سلف صالحین چھوٹے عمر سے ہی تہجد پڑھا کرتے تھے۔ ابراھیم بن شماس رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"كنتُ أرى أحمدَ بن حنبل يُحيِي الليلَ وهو غلامٌ".

میں احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو دیکھتا تھا کہ وہ کم عمری میں ہی رات کو زندہ (قیام اللیل) کیا کرتے تھے۔

اور رات کے مقام کی وجہ سے اللہ نے اپنی کتاب بھی رات میں نازل فرمائی۔ اور رات میں اس کی تلاوت اللہ کی حفاظت کا سبب ہے،

نبی ﷺ نے فرمایا:

«وإذا قامَ صاحبُ القُرآن فقرأَه بالليل والنهارِ ذكرَه، وإذا لم يقُم به نسِيَه»

رواه مسلم

اگر صاحبِ قرآن رات دن اس کی تلاوت کرے تو اسے یاد رہے گا، ورنہ بھول جائے گا۔

اور وہ شخص بہت ہی زیادہ قابلِ رشک ہے جو رات کو قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«لا حسَدَ إلا في اثنتَين: رجلٍ آتاه الله القُرآن فهو يقومُ به آناءَ الليل وآناءَ النهار، ورجلٍ آتاه الله مالاً فهو يُنفِقُه آناء الليل وآناءَ النهار»

متفق علیه

حسد صرف دو چیزوں میں جائز ہے: ایک وہ شخص جسے اللہ نے قرآن کی نعمت سے مالامال کیا ہو اور وہ راتوں کو قیام میں قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہو، اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے مال سے نوازا ہو اور وہ اسے دن رات (اللہ کی رضا کی خاطر) خرچ کرتا ہو۔

اور رات میں قرآن پڑھنے سے اسے سمجھنے اور اس میں غور کرنے میں مدد ملتی ہے۔

اللہ عزوجل نے فرمایا:

إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا

المزمل–6

بیشک رات کا اٹھنا دل جمعی کے لئے انتہائی مناسب ہے اور بات کو بالکل درست کر دینے والا ہے

۔

اور رات کے وقت تلاوت کرنے کا زیادہ اجر ہے۔ اور تھوڑی تلاوت کرنے سے بندے کی غفلت دور ہو جاتی ہے، اور درمیانی تلاوت سے قانتین (فرماں بردار لوگوں) کی صف میں شامل ہو جاتا ہے۔ اور زیادہ تلاوت کرنے سے ثواب کے خزانوں کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

«من قامَ بعشر آياتٍ لم يُكتَب من الغافِلين، ومن قامَ بمائةِ آيةٍ كُتِبَ من القانِتين، ومن قامَ بألفِ آيةٍ كُتِبَ من المُقنطَرين»

رواه أبو داؤد

جو شخص (رات کے قیام میں) دس آیتیں پڑھ لے وہ غافلوں کی لسٹ سے نکل جاتا ہے، اور جو سو آیتیں پڑھ لے وہ فرماں بردار لوگوں میں شمار ہوگا، اور جو زیک ہزار آیتیں پڑھے گا اس کا شمار خزانہ سمیٹنے والوں میں ہوگا۔

رات کے وقت دعا کی بھی بڑی فضیلت ہے:

«وفي الليلِ ساعةٌ لا يوافِقُها عبدٌ مُسلمٌ يسأَلُ اللهَ خيرًا إلا أعطاه الله إياه»

رواه مسلم

رات کے وقت ایک گھڑی ایسی ہے کہ کوئی بھی مسلمان اس وقت اللہ سے بھلائی مانگتا ہے تو اللہ اسے ضرور نواز دیتا ہے۔

اور رات کے آخری تیسرے پہر ہمارا رب آسمانِ دنیا پر نازل ہوتا ہے (اس کی کیفیت کوئی نہیں جانتا، وہ اُسی طرح نزول فرماتا ہے جیسا اُس کی شان کے لائق ہے) اور فرماتا ہے:

«من يدعُوني فأستجيبَ له؟ من يسألُني فأُعطِيَه؟ من يستغفِرُني فأغفِرَ له؟»

متفق عليه

کوئی ہے جو مجھے پکارے تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں؟، کوئی ہے جو مجھ سے مانگے تاکہ میں اسے عطا کروں؟، ہے کوئی جو مجھ سے مغفرت مانگے تاکہ میں اسے بخش دوں؟۔

اور جو شخص رات کو اُٹھ کر ذکر (رات کو پڑھنے کی مسنون دعا) پڑھے اور دعا کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے، اور اگر نماز پڑھے تو وہ بھی قبول کی جاتی ہے۔ جیسا کہ بخاری میں نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص رات کو اٹھتا ہے اور یہ پڑھتا ہے۔

«لا إله إلا الله وحده لا شريكَ له، له المُلْك وله الحمدُ، وهو على كل شيء قدير، الحمدُ لله، وسُبحان الله، ولا إله إلا الله، والله أكبر، ولا حولَ ولا قوة إلا بالله، ثم قال: اللهم اغفِر لي، أو دعا استُجيبَ له، فإن توضَّأ وصلَّى قُبِلَت صلاتُه»

رواه البخاري

اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے، اور اللہ ہی کے لئے پاکیزگی ہے، اور اللہ کو سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے، اور اللہ کے حکم کے بغیر نہ گناہ سے رُکنے کی (کسی کو) طاقت ہے اور نہ ہی نیکی کرنے کی (کسی کو) توفیق۔ پھر یہ کہتا ہے: یا اللہ! مجھے بخش دے یا کوئی دوسری دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے، اور اگر وہ وضو کر کے نماز پڑھ لے تو اس کی نماز قبول کی جاتی ہے۔

اور رات کے آخری حصے میں دلوں کا تعلق (اللہ کی ذات کے ساتھ) زیادہ مضبوط ہوتا ہے، اور رات کی تاریکی میں ہر عیب اور نقص سے اللہ تعالی کی پاکیزگی بیان کرنا تقوی کی علامت ہے۔

اور بہتر یہ ہے کہ رات کی عبادت کا اختتام استغفار پر ہو۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ

آل عمران- 17

اور اوقات سحر میں گناہوں کی معافی مانگا کرتے ہیں۔

"ونزلَت توبةُ الذين خُلِّفوا في الثُّلُث الأخير من الليل"

رواه البخاري

اور جو لوگ (جہاد سے) پیچھے رہ گئے تھے ان کی توبہ بھی رات کو ہی نازل ہوئی۔

تہجد کا وقت ہر رات عشاء کی نماز کے بعد فجر تک ہوتا ہے، اور کم سے کم ایک رکعت ہے، اور زیادہ کی کوئی حد نہیں، اور افضل وقت رات کا آخری حصہ ہے۔

«صلاةُ آخر الليل مشهودةٌ»

رواه مسلم

رات کے آخری وقت کی نماز بہت اہم ہے۔

اور قیام اللیل کی اہمیت کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے کہ اگر سوتے رہ گئے تو دن میں اسے ادا کر لیں۔

مسلم کی حدیث ہے:

«من نامَ عن حِزبِه أو عن شيءٍ منه فقرأَه فيما بين صلاةِ الفجرِ و صلاةِ الظُّهر كُتِبَ له كأنَّما قرأَه من الليل»

رواه مسلم

جو شخص بھی تہجد سے سو تا رہ گیا اور فجر سے ظہر کی نماز کے درمیان اسے ادا کر لیا تو اس کا ثواب تہجد کے برابر ہی ہو گا۔

سونے کے وہ اذکار بھی (سنت سے) ثابت ہیں جو رات کو تہجد کے لئے اٹھنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں، اور (مکمل رات کا) جاگنا قیام اللیل میں رکاوٹ بنتا ہے، اور اگر (پوری رات جاگنے کے باوجود) قیام کر بھی لے تو خشوع و خضوع برقرار نہیں رہتا۔ اور جو گناہ کر کے سوئے تو قیام کے لئے اس کا اُٹھنا مشکل ہے۔

اے مسلمانوں!

دنیا کا وقت بہت کم ہے، اور یہاں کچھ عرصہ گزارنا ہے، اور رات کی نماز، تلاوت، دعا، تسبیح اور استغفار کے ذریعہ مسلمان اپنی آخرت بہتر طریقے سے آباد کر سکتا ہے، اور ان عظیم اعمال صالحہ کو ہی اپنے رب سے ملاقات کے لئے ذخیرہ کر سکتا ہے، اور عقلمند وہی ہے جو رات کے آخری حصہ کو اپنے دین و دنیا کی اصلاح کے لئے غنیمت جانتا ہے۔

أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا

الانسان– 25

اور اپنے رب کے نام کا صبح شام ذکر کیا کر۔

اللہ مجھے اور آپ کو قرآن کریم میں برکت عطا فرمائے، اور مجھے اور آپ کو آیات اور حکمت والی نصیحت سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے، میں جو کہہ رہا ہوں وہ آپ سن رہے ہیں، اور اللہ سے سب کے لئے ہر گناہ سے مغفرت مانگتا ہوں، آپ بھی مغفرت مانگیں، بیشک وہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے اس کی بھلائیوں پر، اور اس کی توفیق اور احسانات پر اسی کا شکر ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی عظمت والی شان ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، اللہ ان پر اور انکی آل پر اور ان کے صحابہ پر بے شمار رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔

اے مسلمانوں!

جن کاموں سے رزق ملتا ہے: تہجد، سحری کے وقت کثرت سے استغفار، صدقہ دینا، اور صبح و شام اللہ کا ذکر۔

اور مومن کا شرف قیام اللیل میں ہے۔

سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"إن الرجلَ ليَقومُ الليلَ فيجعلُ اللهُ في وجهِهِ نورًا يُحبّه كلُّ مسلم"

بیشک انسان رات کا قیام کرتا ہے اس کی وجہ سے اللہ اس کے چہرے کو نور سے منور کر دیتا ہے جسے ہر مسلمان پسند کرتا ہے۔

اور قیام اللیل مشکل کام ہے، اور عبادات میں سب سے زیادہ اسے ہی چھوڑا جاتا ہے۔

"أولُ ما ينقُصُ من العبادة: التهجّد بالليل"

عبادات میں سب سے پہلے تہجد کی ہی کمی ہوتی ہے۔

اور مومن رات کی ایک گھڑی تہجد کے لئے مقرر کرلیتا ہے، اور دن میں دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے۔

اور جان لیں کہ اللہ تعالی نے آپ سب کو اپنے نبی پر درود و سلام بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ اور قرآن مجید میں فرمایا:

إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيهِ وَسَلِّمُوا تَسلِيمًا

الاحزاب-56

اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔

یااللہ! اپنے نبی محمد ﷺ پر رحمتیں اور درود نازل فرما، یااللہ! ہدایت یافتہ خلفاء- ابو بکر، عمر، علی عثمان رضی اللہ عنھم- سے بھی راضی ہوجا جنہوں نے حق کے ساتھ فیصلے کئے اور اسی کے ساتھ عدل کیا کرتے تھے، اور تمام صحابہ سے بھی راضی ہوجا، اور اپنے جود و کرم سے ان کے ساتھ ساتھ ہم سے بھی راضی ہوجا، اے سب سے زیادہ کرم کرنے والے۔

یااللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما۔ اور شرک اور مشرکوں کو رسوا کردے، اور دین کے دشمنوں کو رسوا کردے، اور اس ملک اور تمام مسلم ممالک کو امن و سکون اور کا گھوارہ بنادے۔

یا اللہ! ہر جگہ کے کمزور مسلمانوں کی مدد فرما۔ یا اللہ! ان کا حامی و ناصر اور مددگار و معاون بن جا۔ یااللہ! انہیں ثابت قدم فرما دے، اور ان کے نشانوں کو درست فرمادے، اور ان سب کو تقوی پر متفق فرمادے۔

یا اللہ! جو بھی اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ برا ارادہ رکھے تو اسی کو اس میں پھنسادے، اور اس کا مکر اسی پر ڈال دے، اور اس کے دل میں (مسلمانوں کا) رعب پیدا فرمادے۔

یا اللہ! یارب العالمین! ہمارے امام (امیر) کو ہدایت کی توفیق عطا فرما، اور انہیں اپنی رضا کے کام کرنے کی توفیق عطا فرما، اور انہیں عافیت اور شفا عطا فرما، اور تمام مسلمانوں کے امیروں کو اپنی کتاب پر عمل کرنے اور شریعت کو نافذ کرنے کی توفیق عطا فرما۔ یا اللہ! بیشک ہم قول و عمل میں تجھ سے اخلاص کی دعا کرتے ہیں۔ یا اللہ! اپنے ذکر، شکر اور حسنِ عبادت پر ہماری مدد فرما۔

اللہ کے بندوں!

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل-90

اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے، وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔

اللہ کا ذکر کریں جو عظیم و جلیل ہے وہ تمہارا ذکر کرے گا، اور اس کے احسانات اور نعمتوں پر شکر ادا کرو وہ تمہیں مزید دے گا، اور اللہ کا ذکر ہی سب سے بڑا ہے، اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

(6) نماز دینِ اسلام کا عظیم رکن ہے

فضیلۃ الشیخ پروفیسر ڈاکٹر علی بن عبد الرحمن الحذیفی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے، ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے، ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے ہدایت مانگتے ہیں، اور ہم اپنے نفس کی برائیوں اور برے اعمال سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سردار محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، جنہیں اللہ نے ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اس دین کو تمام ادیان پر غالب کر دے اگرچہ مشرکوں کو یہ بات ناگوار گزرے۔

یا اللہ ! اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر اور ان کے تمام صحابہ پر رحمتیں، سلامتیاں اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و ثنا کے بعد:

اللہ سے اس طرح ڈریں جس طرح ڈرنے کا حق ہے، اور اسلام کے مضبوط کڑے کو تھام لیں؛ اللہ کا ڈر ہی معاملات کی اصلاح، زمانوں کی عزت اور قیامت کے دن بہترین نتیجہ کا باعث ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُعْظِمْ لَهُ أَجْرًا

الطلاق–5

اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے گناہ مٹا دے گا اور اسے بڑا بھاری اجر دے گا۔

اللہ کے بندو!

کیا آپ لوگوں کو ایسے عظیم رکن، عزت والے عمل اور ہمیشہ کی بھلائی کی فکر ہے، جس کے ذریعے اللہ آپ کے تمام اعمال درست فرمادیتا ہے اور دلوں کو پاکیزہ کردیتا ہے، اخلاق کو بلند فرمادیتا ہے، دنیا آباد کردیتا ہے، اور جنتوں میں درجات بلند فرمادیتا ہے، اور سبقت لے جانے والوں تک آپ پہنچ جاتے ہیں، اور آپ کی امیدوں سے کہیں زیادہ آپ کو نعمتیں ملتی ہیں؟ کیا ان چیزوں میں آپ کی کوئی دلچسپی ہے؟

تو وہ کونسا ایسا رکنِ عظیم ہے جس کی بدولت آپ ہر خیر کو حاصل کرلیتے ہیں اور اسی کی وجہ سے اللہ تعالی آپ کی ہر مصیبت کو ٹال دیتے ہیں؟

وہ (رکنِ عظیم) ہے: نماز، جسے اُس کی شرائط، ارکان، واجبات اور سنتوں کے ساتھ قائم کرنا۔

توحید ورسالت کی گواہی کے بعد نماز ہی ایک ایسا عظیم ترین رکن ہے جسے اللہ نے ہر امّت میں فرض کیا ہے۔ اور اللہ تعالی پچھلے اور اگلے لوگوں سے نماز کے بغیر کوئی دین قبول نہیں کرے گا۔

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَى مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ (34) الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَى مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ

الحج–35/34

اور ہر امت کے لئے ہم نے قربانی کے طریقے مقرر فرمائے ہیں تاکہ چوپائے جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے انہیں دے رکھے ہیں سمجھ لو کہ تم سب کا معبود برحق صرف ایک ہی ہے تم اسی کے تابع فرمان ہوجاؤ عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنادیجئے! انہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے ان کے دل تھرا جاتے ہیں، انہیں جو برائی پہنچے اس پر صبر کرتے ہیں، نماز قائم کرنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ اس میں سے بھی دیتے رہتے ہیں۔

لیکن اللہ تعالی نے اپنے رحم وکرم سے اس امت کو بہت سی ایسی خصوصیات سے نوازا ہے جو پچھلی امتوں کو نہیں دی گئیں، جیسے: افضل ترین کتاب اور رب کے محبوب ترین رسول ﷺ۔

اللہ عزوجل نے اس امت پر معراج کی رات آسمان میں پانچ نمازیں فرض کیں، اور اللہ نے اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ کی طرف وحی کی، اور ان سے وہ کلام کی اجو انہوں نے رب العزت سے سنا، اور ان پر بغیر کسی فرشتے کے واسطے کے پانچ نمازیں فرض کیں، جب سید البشر کو بلند آسمانوں سے سدرۃ المنتھی کی طرف معراج کرائی گئی، پھر اللہ نے انہیں ایسے اونچے مقام پر بلایا جہاں تک کوئی نہیں پہنچ سکا۔

ثم أمرَ الله –سبحانه– جبريلَ –صلى الله عليه وسلم– أن يؤُمّ نبيّنا محمدًا –صلى الله عليه وسلم– في أول وقت كل صلاةٍ وآخره، فقال له: "يا محمد! هذا وقتُ الأنبياء من قبلك، والوقتُ ما بين هذين الوقتَين"، رواه أبو داود وغيره من حديث ابن عباس –رضي الله عنهما–

پھر اللہ تعالی نے جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ ہمارے نبی محمد ﷺ کی ہر نماز کے ابتدائی اور آخری وقت میں امامت کرائیں، اور ان سے فرمایا: اے محمد ﷺ! یہ آپ سے پہلے انبیاء کا وقت ہے اور (نمازوں کا ق اصل) وقت ان دونوں کے درمیان ہے۔ اس حدیث کو ابو داود اور دیگر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

تو اللہ نے اسے بلاواسطہ فرض کیا، اور جبرائیل علیہ السلام کی امامت کے ذریعہ فرض کیا، اور ان کی امامت کی وجہ سے اس کی فرضیت اور قدر مزید بڑھ جاتی ہے، اور اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں اس کے افعال واقوال کو بیان فرمایا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اس کے ارکان، واجبات اور مستحبات بیان کئے، اور اپنے صحابہ کو نماز قائم کرنے کے لئے ہر قول وفعل سکھادیا۔ اور تمام حالات میں پوری زندگی ان کی امامت کرائی۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا:

صلُّوا كما رأيتُموني أُصلّي

رواه بخاری و مسلم

نماز اس طرح پڑھیں جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

اور ہر نئی نسل نے پچھلے لوگوں سے نماز نقل کی ہے، اس کا کوئی قول یا فعل انہوں نے نہیں چھوڑا، اور اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں مسلمان بنایا، اور ہمارے دین کی حفاظت فرمائی۔

اللہ سب سے بڑا ہے! اللہ کی رحمت بہت عظیم ہے! اور لوگوں پر اللہ کی نعمت بہت ہی جلیل القدر والی ہے۔

اور بغیر کسی فرشتے کے واسطے کے امت محمدیہ کے نبی محمد ﷺ پر اللہ کی طرف سے نماز کا فرض ہوجانا اللہ کے نزدیک نمازوں کی اہمیت اور قدر و منزلت کی ایک بہت ہی بڑی دلیل ہے۔ اور یہ تمام بھلائیوں کا مجموعہ ہے، دین زمین میں اس وقت تک باقی رہے گا جب تک نماز باقی رہے گی، اور نماز کے کم ہونے سے دین بھی کم ہوجائے گا، اور نماز کے ختم ہونے سے زمین میں دین بھی ختم ہوجائے گا، اور نمازیوں کی کثرت سے ہی زمین میں اصلاح ہوتی ہے اور نمازیوں کی قلت سے زمین میں فساد ہوتا ہے۔

اور اگر ہر مسلمان مرد وعورت نماز کو اس طرح قائم کرے جس طرح اللہ کے رسول ﷺ اور ان کے صحابہ نے قائم کیا تو یہ امت فتنوں، برائیوں، مخالفتوں اور سزاؤں سے محفوظ رہے گی، اور اللہ دشمنوں کے مقابلے میں ان کے لئے کافی ہوجائے گا، اور ہر مسلمان مرد و عورت کے حالات بہتر اور درست ہوجائیں گے، اور ان کا انجام بھی اچھا ہوجائے گا۔

اور افراد کی اصلاح سے ہی معاشرے میں بھلائی عام ہوتی ہے، اور شر کم ہوتا ہے، اور لوگ نیکی کو پسند کرتے ہیں اور برائی سے نفرت کرتے ہیں، لیکن اگر کچھ لوگوں نے نماز کو معمولی سمجھ کر چھوڑ دیا یا کچھ لوگوں کی نماز کے ارکان اور واجبات میں کمی آگئی یا کچھ لوگوں نے مساجد میں باجماعت نماز ادا کرنا ترک کر دیا، یا اسے دیر سے ادا کیا تو نماز میں کمی کی وجہ سے لوگوں کے معاملات خراب ہوجائیں گے، اور نمازوں کو ضائع کرنے والے ہر شخص کے کام بکھر جائیں گے، اور وہ نڈھال ہوجائے گا، اور اس کا اتحاد بھی پارا پارا ہوجائے گا۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا

الکهف–28

اس کا کہنا نہ ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور جس کا کام حد سے گزر چکا ہے۔

اور جس کا دل زندہ ہوتا ہے وہ سزا کو محسوس کرتا ہے، اور مردہ کو تو کسی زخم کی کوئی تکلیف ہی نہیں ہوتی۔

"كان الناسُ في عهدِ رسولِ الله–صلى الله عليه وسلم–يضَعون أبصارَهم في موضعِ سُجودِهم، وكانوا في عهدِ أبي بكرٍ يضَعون أبصارَهم قريبًا من موضعِ سُجودِهم، وكانوا في عهدِ عُمر يطمَحُ بعضُهم بأبصارِهم إلى جِهة القبلة، وفي عهدِ عُثمان تلفَّتوا يمينًا وشمالاً، فوقَعت الفتنةُ"

اللہ کے رسول ﷺ کے زمانے میں لوگ سجدے کی جگہ پر اپنی نگاہیں رکھا کرتے تھے، اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں سجدے کی جگہ کے قریب نگاہیں رکھتے، اور عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں بعض لوگ اپنی نگاہوں کو قبلے کی طرف بھی گھما لیتے، اور عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں دائیں بائیں دیکھنا شروع کر دیا تو فتنہ برپا ہوگیا۔

تو آپ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی سمجھ کو دیکھئے کہ کس طرح انہوں نے نماز کا اچھا یا برا اثر لوگوں کے معاملات میں پہچان لیا۔

ودخلَ بعضُ أصحاب أنس بن مالك –رضي الله عنه– فوجدَه يبكِي، فقال: ما يُبكِيك يا أبا حمزة؟ فقال: أبكِي لما أحدثَ الناسُ، حتى هذه الصلاة أخّرُوها عن وقتِها

اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بعض احباب داخل ہوئے تو انہیں روتے ہوئے دیکھا، اور پوچھا: اے ابا حمزہ آپ کو کس چیز نے رُلایا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں اس لئے رو رہا ہوں کہ لوگوں نے نئی نئی چیزیں ایجاد کرلی ہیں۔

نماز ہی دین ہے اور اسلامی امور کا مجموعہ ہے، جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

رأسُ الأمر الإسلام، وعمُودُه الصلاة

روہ الترمذی من حدیث معاذ رضی اللہ عنہ

اصل چیز اسلام ہے اور اس کا ستون نماز ہے۔

وعن أبي هريرة –رضي الله عنه– عن رسول الله –صلى الله عليه وسلم– قال: «الصلواتُ الخمس، والجُمعة إلى الجُمعة كفّارةٌ لما بينهنّ ما لم تُغشَ الكبائر».

روہ مسلم

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں، اور ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ ان کے درمیان کے وقت کا کفارہ ہیں جب تک کبیرہ گناہ نہ کئے ہوں۔

وعن عُبادة بن الصامِت –رضي الله عنه– قال: سمِعتُ رسول الله –صلى الله عليه وسلم– يقول: «خمسُ صلواتٍ كتبهنّ الله على العباد؛ فمن جاءَ بهنّ ولم يُضيّع منهنّ شيئًا استِخفافًا بحقِّهنّ كان له عند الله عهدٌ أن يُدخِلَه الجنة، ومن لم يأتِ بهنّ فليس له عند الله عهدٌ.. الحديث»

رواه أبو داؤد والنسائی

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا وہ فرمارہے تھے: اللہ نے پانچ نمازیں بندوں پر فرض کی ہیں؛ جو انہیں ادا کرے گا اور ان کو معمولی سمجھ کر انہیں ضائع نہیں کرے گا تو اللہ کا اس سے یہ وعدہ ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا، اور جو ان نمازوں کو ادا نہیں کرے گا تو اللہ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں۔

وعن عبد الله بن قُرطٍ –رضي الله عنه– قال: قال رسولُ الله –صلى الله عليه وسلم-: «أولُ ما يُحاسَبُ به العبدُ يوم القيامةِ الصلاةُ؛ فإن صلُحَت صلُح سائرُ عمله، وإن فسَدَت فسَدَ سائرُ عمله

رواہ الطبرانی

عبد اللہ بن قرط رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلا سوال نماز کے بارے میں ہوگا۔ اگر اس کی نماز صحیح ہوئی تو باقی اعمال بھی صحیح ہوں گے، اور اگر اس کی نماز میں کوئی خرابی نکلی تو دیگر اعمال بھی خراب ہوں گے۔

اور نماز کی روح تین چیزوں میں ہے: خشوع، سنت کے مطابق، اور باجماعت نماز ادا کرنا۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ (1) الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ

المؤمنون – 2/1

یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کرلی۔ جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں۔

وعن ابن عباس – رضي الله عنهما – أن النبي – صلى الله عليه وسلم – قال: «من سمِعَ النداءَ فلم يُجب فلا صلاةَ له إلا من عُذرٍ»

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جس آذان سنے اور پھر اس کا جواب نہ دے اور اگر اس کے پاس عذر نہ ہو تو اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔ اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ: یہ حدیث صحیح بخاری اور مسلم کی شرط پر ہے۔

اور عورت کی نماز گھر میں افضل ہے،

عن أم سلَمة – رضي الله عنها – عن رسول الله – صلى الله عليه وسلم – قال: «خيرُ مساجد النساء قعرُ بيوتهنَّ

رواه أحمد و الطبرانی

ام سلمہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کی سب سے بہترین مسجد ان کے گھر کا اندرونی حصہ ہے۔

وعن ابن مسعود – رضي الله عنه – عن النبي – صلى الله عليه وسلم – قال: «المرأةُ عورةٌ، فإذا خرجَت استشرَفَها الشيطان»

رواه الترمذی

اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: عورت ایک پردے کی چیز ہے، جب یہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھتا ہے۔

اور ابن خزیمہ اور ابن حبان میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

وأقربُ ماتكونُ من وجهِ ربّها وهي في قعرِ بيتها

(عورت) اپنے رب کے چہرے کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے اندرونی حصے میں ہوتی ہے۔

کیونکہ عورت اپنے گھر کے اندر جب ہوتی ہے تو فتنوں سے محفوظ رہتی ہے، نہ وہ کسی کو فتنہ میں ڈالتی ہے اور نہ ہی کوئی اسے فتنے میں ڈالتا ہے۔ہاں جب زیب و زینت کے ساتھ نکلتی ہے تو دوسروں کو بھی فتنے میں مبتلا کرتی ہے اور خود بھی فتنے میں مبتلا ہوجاتی ہے۔اور شر اور ہلاکت واقع ہوجاتے ہیں،

اللہ تعالی نے امہات المومنین سے ارشاد فرمایا:

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

الاحزاب–33

اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ کا اظہار نہ کرو اور نماز ادا کرتی رہو اور زکٰوۃ دیتی رہو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت گزاری کرو۔

حالانکہ وہ مسلمان خواتین کے لئے ایک بہترین نمونہ ہیں۔اللہ تعالی نے فرمایا:

إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ

العنکبوت–45

یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ بیشک اللہ کا ذکر بڑی چیز ہے جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے اللہ خبردار ہے۔

اللہ مجھے اور آپ کو قرآن کریم کی برکت سے فیض یاب فرمائے، اور اس کی آیات اور حکمتوں والی نصیحتوں سے فائدہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔اور ہمیں رسولوں کے سردار کے اقوالِ زریں اور طریقوں کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ میں یہ بات کہہ رہا ہوں اور اپنے لئے، آپ سب کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے اللہ سے ہر گناہ کی مغفرت مانگتا ہوں، آپ سب بھی بخشش مانگیں، بیشک وہ بہت زیادہ بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، پرہیزگار لوگوں کا امام ہے، میں اپنے رب ہی کی تعریف کرتا ہوں اور اسی کا شکر ادا کرتا ہوں، اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں، اور اسی

سے مغفرت مانگتا ہوں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، انتہائی طاقتور اور مضبوط ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سردار محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں جو وعدے کو پورا کرنے والے اور امانت دار ہیں، یا اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ اور ان کی آل پر اور تمام صحابہ کرام پر رحمتیں، سلامتی اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و ثنا کے بعد:

اللہ سے ڈریں وہ آپ سب کے اعمال بہتر فرمادے گا اور گناہوں کو بھی بخش دے گا۔

اللہ کے بندو! جان لیں کہ جن چیزوں سے نماز پاکیزہ رہتی ہے اور اس کی کمی دور ہو جاتی ہے وہ یہ ہیں: نماز سے پہلے اور بعد کی مؤکدہ سنتوں کی حفاظت کرنا، اور وتر کو ہمیشہ ادا کرنا، اور کثرت سے نوافل ادا کرنا، اور مسنون اذکار کو پڑھتے رہنا؛ یہ چیزیں فرض کو مکمل کر دیتی ہیں اور گناہوں کو بخش دیتی ہیں۔

عن أم حبيبة –رضي الله عنها– عن رسول الله –صلى الله عليه وسلم– قال: «من صلّى قبل الظهر أربعًا وبعدها أربعًا حرّمَه الله على النار»

رواه ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجه

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد چار رکعت ادا کرے گا تو اللہ اس پر آگ کو حرام کر دے گا۔

وعن ابن عمر –رضي الله عنهما– عن رسول الله –صلى الله عليه وسلم– قال: «رحِمَ الله امرأً صلّى قبل العصر أربعًا»

رواه أبو داؤد و الترمذی

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ اس انسان پر رحم فرمائے جو عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا کرے۔

اور مغرب کے بعد دو یا چار رکعتیں، اور عشاء سے پہلے دو یا چار رکعتیں، اور عشاء کے بعد جتنی اللہ نے اسے توفیق دی ہو وہ نفل ادا کرے، اور آخر میں وتر پڑھ لے اور اس کا آخری وقت سحری کا وقت ہے۔ اور مسلم کی حدیث ہے:

«ركعتا الفجر خيرٌ من الدنيا و ما فيها»-.

رواه البخاری و مسلم عن عائشة رضی الله عنها

فجر کی دو رکعتیں دنیا اور اس کی تمام نعمتوں سے بہتر ہیں۔

ایک دوسری حدیث میں ہے:

«وإنك لن تسجُد لله سجدةً إلا رفعَك الله بها درجةً، وحطَّ عنك بها خطيئةً».

اور بیشک آپ اللہ کے سامنے ایک سجدہ کرتے ہیں تو اللہ اس کی بدولت آپ کا ایک درجہ بلند فرمادیتا ہے، اور آپ کی ایک غلطی مٹا دیتا ہے۔

اور نبی علیہ السلام نے بعض صحابہ سے فرمایا:

«أعِنِّي على نفسِك بكثرةِ السّجود».

کثرت سے سجدے کرکے اپنے (جنت میں اعلی مقام کے لئے) لئے میری مدد کریں۔

اور نماز کو چھوڑدینا آگ میں جانے کا سبب ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ (42) قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ (43) وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ (44) وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ (45) وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ (46) حَتَّى أَتَانَا الْيَقِينُ

المدثر- 42/47

تمھیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا۔ وہ جواب دیں گے ہم نمازی نہ تھے۔ نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ اور ہم بحث کرنے والے (انکاریوں) کا ساتھ دے کر بحث مباحثہ میں مشغول رہا کرتے تھے۔ اور روز جزا کو جھٹلاتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی۔

اللہ کے بندوں!

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب- 56

اللہ تعالٰی اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔

اور نبی علیہ السلام کا بھی فرمان ہے:

«من صلّى عليّ صلاةً واحدةً صلّى الله عليه بها عشرًا».

جو مجھ پر ایک درود بھیجے گا اللہ اس پر اس کے بدلے دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

اس لئے پچھلے اور اگلے لوگوں کے سردار رسولوں کے امام پر درود وسلام بھیجیں۔

یا اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر رحمتیں نازل فرما جس طرح تونے ابراہیم اور آل ابراہیم پر حمتیں نازل فرمائیں، بیشک تو بہت تعریفوں والا اور بزرگی والا ہے۔

یا اللہ! محمد ﷺ اور آلِ محمد ﷺ پر برکتیں نازل فرما جس طرح تونے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمتیں نازل فرمائیں، بیشک تو بہت تعریفوں والا اور بزرگی والا ہے۔

یا اللہ! ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کی ازواج مطہرات ، اولاد اوراہل بیت پر بے شمار رحمتیں اور سلامتیاں نازل فرما۔

یا اللہ! تمام صحابہ سے راضی ہو جا، اور خلفائے راشدین سے بھی جو کہ ہدایت یافتہ ائمہ ہیں: ابو بکر و عمر، عثمان و علی اور تمام صحابہ رضی اللہ عنھم سے بھی، اور تابعین سے بھی اور ان لوگوں سے بھی راضی ہو جا جو قیامت تک ان کی پیروی کریں گے۔

یا اللہ! اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! ان کے ساتھ ساتھ اپنے رحم و کرم سے ہم سے بھی راضی ہو جا۔

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما، یا اللہ! یا رب العالمین! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما، اور کفر اور کافروں کو رسوا کر دے، اور شرک اور مشرکوں کو ذلیل کر دے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یا اللہ! مسلمانوں کے معاملات میں رہنمائی فرما۔

یا اللہ! اے تمام جہانوں کے رب! اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! اپنی رحمت سے ہمارے اور تمام مسلمانوں کے فوت شدہ لوگوں کو بخش دے، ان کی قبروں کو نور سے بھر دے، ان کے گناہوں کو معاف فرما دے، ان کی نیکیوں کو بڑھا دے، ان کی خطاؤں سے درگزر فرما۔

یا اللہ! اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! اپنی رحمت سے حق کو ہمارے سامنے حق ہی دکھانا اور ہمیں اس کی اتباع کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اور اسے ہم پر مشتبہ نہ کرنا کہ ہم گمراہ ہو جائیں۔

یا اللہ! اے تمام جہانوں کے رب! اپنی اطاعت پر ہمارے دلوں کو ثابت کر دے، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یا اللہ! ہم تجھ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ اپنے دین کی مدد فرما۔

یا اللہ! اے قوی و غالب! اپنے دین اور کتاب وسنت کی تائید فرما۔ یا اللہ! ہر جگہ قرآن و حدیث کی مدد فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یا اللہ! ہم تجھ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ ہمیں اپنے ہی نفس کی شرارتوں سے محفوظ فرما۔ یا اللہ! ہمیں اپنے ہی نفس کی شرارتوں سے محفوظ فرما۔ اور ہمارے ہی برے عمال سے محفوظ فرما۔ یا اللہ! اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! اپنی رحمت سے ہر شر والی چیز کے شر سے محفوظ فرما۔

یااللہ! شام میں ہمارے مسلمان بھائیوں پر ظلم ہو رہا ہے، یااللہ! ان پر تو واقعی ظلم ہوا ہے، یااللہ! اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! ان پر ایسی مصیبتیں، پریشانیاں اور سختیاں آگئی ہیں جنہیں تیرے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا،

یااللہ! ان پر ظالم قوم کو مسلط نہ کر، اے تمام جہانوں کے رب! اس گردش کو انہی ظالموں پر ڈال دے، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! ان پر ظالم قوم کو مسلط نہ کر۔

یااللہ! تو ہی مددگار ہے اور یقینا تو ہر چیز پر قادر ہے، یااللہ! جلد ہی ان کی مصیبتوں کو دور فرما، یااللہ! یارب العالمین! جلد ہی ان کی سختیوں کو ختم کر دے، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے؛ اور بیشک تو ہی سچا معبود ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ہی طرف ٹھکانہ ہے اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

یااللہ! ہمارے ملکوں میں امن پیدا فرما، اور ہمارے امیر کی اصلاح فرما۔

یااللہ! اے تمام جہانوں کے رب! اس ملک کے ساتھ ساتھ تمام مسلم ممالک کو فراوانی اور امن وسکون کا گہوارا بنا دے۔

یااللہ! حرمین شریفین کے خادم کو ہر اس کام کی توفیق عطا فرما جس سے تو خوش اور راضی ہوتا ہے، یااللہ! انہیں ہدایت کی توفیق عطا فرما، اور اسے اپنی رضا کے کام والے اعمال کرنے کی توفیق عطا فرما۔ یارب العالمین! دین کے معاملات میں اور اسے نافذ کرنے میں ان کی مدد فرما، اور اے تمام جہانوں کے رب! ہر اس کام میں مدد فرما جس میں مسلمانوں اور عوام کے لئے بھلائی ہو، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ! اے عزت وجلال والے! ہم تجھ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ ہم پر بارش برسا۔ یااللہ! اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! ہم پر بارش برسا۔ یااللہ! یا ذا الجلال والاکرام! پل جھپکنے کے برابر یا اس سے بھی کم وقت کے لئے ہمیں اپنے (ہمارے) ہی سپرد نہ کر دینا۔

اللہ کے بندو!

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (90) وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ النحل–91/90

اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے، وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو جب کہ تم آپس میں قول و قرار کرو اور قسموں کو ان کی پختگی کے بعد مت توڑو، حالانکہ تم اللہ تعالیٰ کو اپنا ضامن ٹھہرا چکے ہو۔ تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کو بخوبی جان رہا ہے۔

اور اللہ عظیم و جلیل کا ذکر کریں وہ آپ کا ذکر کرے گا، اور اس کی نعمتوں پر اسی کا شکر ادا کیجئے وہ آپ کو مزید عطا فرمائے گا، اور اللہ کا ذکر تو سب سے بڑا ہے، اور اللہ جانتا ہے جو کچھ آپ سب کرتے ہیں۔

(7) اللہ تعالیٰ کے دین کی نصرت (فضائل، احکام ومسائل)

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبد الباری بن عواض ثبیتی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے، ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے قوت اور نصرت کی دعوت دی۔ میں اسی کی تعریف کرتا ہوں اور ہدایت جیسی عظیم نعمت پر بھی اسی کا شکر ادا کرتا ہوں جس (ہدایت) کے ذریعہ اس نے ہمیں اندھیرے سے نکال کر نورِ ہدایت عطا فرمایا۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس

کا کوئی شریک نہیں، جس نے قرآن مجید نازل فرما کر ہمیں فرقہ واریت سے بچایا اور محبت اور الفت عطا کی۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار اور نبی محمد ﷺ اسی کے بندے اور رسول ہیں جو کہ رسولوں میں سب سے افضل ہیں اور بہترین نمونہ ہیں۔ اللہ تعالی ان پر اور ان کی آل پر اور ان کے صحابہ پر بھی رحمتیں نازل فرمائے، جن (صحابہ) کے ذریعہ اللہ تعالی نے زمین کو سرکشی اور طغیانی کرنے والے لوگوں سے بچایا۔

حمد وثناء کے بعد:

میں اپنے آپ کو اور آپ سب کو اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

آل عمران– 102

مومنوں! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرنا تو مسلمان ہی مرنا۔

اگر آپ آج کل کے حالات کی طرف نظر دوڑائیں گے تو آپ کو بھلائی اور برائی کے درمیان جنگ اور دفاع کی صورت حال نظر آئے گی۔ اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس سے انسانی زندگی کسی بھی حالت میں آزاد نہیں۔

اللہ کی ذات کو گالی دینا، نبی علیہ السلام کی مذاق اڑانا، قرآن کی بے حرمتی کرنا، قرآن کا مذاق اڑانا اور مقدس چیزوں کی بے عزتی کرتا۔

اور کچھ مظاہر اس طرح کے ہیں: مسلم ممالک کے خلاف مسلسل خونی جنگیں، قتل و خونریزی، تکلیفیں، یتیمی، فقر و فاقہ، بھوک اور غرق، ان حالات میں سچا مسلمان اپنی ذمہ داری اور کردار ادا کرنے کی فکر کرتا ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنْصَارَ اللهِ

الصف– 14

اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے مددگار بن جاؤ۔

نصرت ایک دینی فریضہ ہے: اللہ کی نصرت، اللہ کی کتاب کی نصرت، اس کے دین اور رسول کی نصرت، مظلوموں کی نصرت، یتیموں اور فقیروں کی نصرت۔

اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے:

وَإِنِ اسْتَنْصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ

الانفال-72

اور اگر وہ تم سے دین (کے معاملات) میں مدد طلب کریں تو تم کو مدد کرنی لازم ہے۔ مگر ان لوگوں کے مقابلے میں کہ تم میں اور ان میں (صلح کا) عہد ہو (مدد نہیں کرنی چاہئے)۔

اور اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

انصُر أخاكَ ظالِمًا أو مظلومًا

اپنے بھائی کی مدد کرو چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم۔

دین کی نصرت اس کے نشر کرنے اور بلند کرنے سے ہوتی ہے، ہمیں چاہئے کہ ہم دین کی اس طرح حمایت کریں کہ اس دین کے احکامات پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ اسے نافذ کریں اور اسکے فضائل بیان کریں، یہی دنیا اور آخرت کی کامیابی کا راستہ ہے۔

دین کی مدد کرنا شان و شوکت، عزت و عظمت، عالی شان مرتبہ اور بلند مقاصد کی بات ہے۔ اور یہ ہر مسلم مرد اور عورت کے لئے ایک وسیع فیلڈ (میدان) ہے، نصرتِ دین کی بنیاد گناہوں کو چھوڑنے اور اللہ تبارک وتعالی کے ساتھ سچا ہونے پر ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إنما ينصُرُ اللهُ هذه الأمة بضعيفِها، بدعوتِهم وصلاتِهم وإخلاصِهم

اللہ تعالی اس امت کے کمزور لوگوں کی دعاؤں، نمازوں اور اخلاص کی وجہ سے ان کی مدد فرماتا ہے۔

اور کبھی بھی نصرتِ دین کے سلسلے میں کسی بھی اچھے عمل کو معمولی نہ سمجھنا۔

صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لقد رأيتُ رجلًا يتقلّبُ في الجنةِ في شجرةٍ قطعَها من ظهر الطريقِ كانت تُؤذِي الناس

میں نے ایک آدمی کو جنت میں کروٹیں لیتے ہوئے دیکھا کیونکہ اس نے راستے کے ایک ایسے درخت کو کاٹا تھا جو لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔

اور صحابہ نے تو خدمتِ دین کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور قوتوں کو صرف کر دیا؛ بلال بن ابی رباح رضی اللہ عنہ نے اپنی پیاری اور بلند آواز کے ذریعہ آذان دے کر دین کی خدمت کی۔ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کتابت کے ذریعہ وحی کو محفوظ کیا۔ اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے لشکر کی قیادت کی جنہیں اللہ کی نکالی (سونتی) ہوئی تلوار کا لقب ملا۔ اور حسان بن ثابت

رضی اللہ عنہ میڈیا کے میدان میں اللہ کے رسول ﷺ اور دین کا دفاع کرتے ہوئے اشعار پڑھتے۔ عثمان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے خدمتِ دین کی خاطر اپنا سارا مال خرچ کردیا، کنواں کھدوایا، جیش عسرہ کو تیار کیا، فقراء کی خبر گیری کی۔ اور مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مدینہ میں اللہ کے دین کی دعوت میں مشغول رہے۔اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما تو نصرتِ دین کے ستون اور اسلامی مملکت کے ارکان بن کر رہے۔ اللہ تمام صحابہ سے راضی ہوجائے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ نصرتِ دین کے وسائل بے شمار ہیں، اور وہ سب کے لئے وسیع ہیں، اور جو شخص بھی نصرت دین کے سلسلے میں تھوڑا حصہ بھی ملائے گا تو وہ اجرِ عظیم کا مستحق ہوگا۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے:

إن الله ليُدخِلُ بالسّهم الواحِد ثلاثةً الجنة، صانِعَه يحتسِبُ في صنعَته الخيرَ، والرامِي به، والمُمِدّ به

بیشک اللہ تعالی ایک تیر کے ذریعہ تین افراد پر جنت واجب کردیتا ہے: ایک اس کا بنانے والا جو بھلائی کے ارادے سے بناتا ہے، دوسرا اسے (میدانِ جنگ میں) چلانے والا، تیسرا وہ شخص جو اسے (صحیح جگہ) پہنچائے۔

اور جو شخص اللہ کے دین کی مدد کرنے میں سچا ہوجائے تو اللہ تعالی کی طرف سے اس کے لئے اجر لکھ دیا جاتا ہے اگرچہ وہ یہ کام نہ بھی کرسکے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إنما الدُّنيا لأربعة نفَر: عبدٍ رزقَه الله مالاً فهو يتّقِي فيه ربَّه، ويصِلُ فيه رحِمَه، ويعلمُ لله فيها حقًّا، فهذا بأفضل المنازِل. وعبدٍ رزقَه الله علمًا ولم يرزُقه علمًا، فهو صادقُ النيّة، يقول: لو أن لي مالاً لعمِلتُ بعملِ فلانٍ، فهو بنيّته، فأجرُهما سواء

دنیا میں چار قسم کے افراد ہیں: ایک وہ بندہ جسے اللہ نے مال دیا اور وہ اس مال کے بارے میں اللہ سے ڈرتا ہے اور صلہ رحمی کرتا ہے، اور جانتا ہے کہ اس میں اللہ کا بھی حق ہے، تو اس کا رتبہ سب سے بلند ہے۔ اور ایک وہ شخص جسے اللہ نے علم دیا لیکن مال عطا نہیں کیا اور اس کی یہ نیت ہوتی ہے کہ اگر اللہ تعالی مجھے بھی مال دے تو میں فلاں شخص کی طرح (اللہ کے راستے میں) خرچ کروں گا، اس کی سچی نیت کا عمل اس شخص ﷺ کے برابر ہے جو عملی طور پر اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے۔

اللہ کے بندوں!

اللہ کے رسول ﷺ کی مدد کا تذکرہ قرآن مجید میں اس انداز سے ہوا ہے:

فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

الاعراف – 157

سو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے، ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔

اللہ کے رسول ﷺ کی نصرت کے بعض وسائل یہ ہیں: ان کی سنت کو پھیلانا، اور ان کی فرماں برداری کرنا، اور ان کی اقتداء کی حرص رکھنا۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

النساء – 65

سو قسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں۔

اور یہ باتیں بھی ان کی نصرت میں آتی ہیں کہ آل بیت سے محبت کرنا اور ان کی عزت کرنا، اور ان کے فضائل کا اعتقاد رکھنا، اور نبی علیہ السلام کی محبت بڑھانے کے لئے اپنی اولاد کی تربیت کرنا، اور ان کی دعوت کی خوبیاں بیان کرنا، اور نبی علیہ السلام اور ان کی سیرت کے بارے میں اٹھنے والے شبہات اور من گھڑت عقائد کو مٹانا۔ اور سیرت النبی ﷺ کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کرنا۔

اور دنیا کے کونے کونے میں مظلوموں کی مدد کرنا چاہئے، اور مظلوم کا حق ہے کہ اس کی مدد کی جائے، اور ظالم کے ہاتھ کو پکڑنا چاہئے تاکہ وہ ظلم سے بچ جائے، اور کتنے ہی مسلمان ایسے ہیں جو محتاج و پریشان ہیں، ظلم و ستم کی وجہ سے ان کے دل دہل چکے ہیں، اور (یاد رہے کہ) ظالم، اس کا مددگار اور اس سے محبت کرنے والا یہ سب (گناہ میں) برابر کے شریک ہیں۔

اللہ کے رسول ﷺ نے مسلمانوں کی مدد کو چھوڑنے سے منع فرمایا ہے۔

المُسلمُ أخو المُسلم، لا يظلِمه، ولا يُسلِمه

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ وہ اس پر ظلم کرے اور نہ ہی اُسے کسی ظالم کے رحم و کرم پر چھوڑے۔

اس کا مطلب ہے کہ اسے مصیبت میں مبتلا نہ کرے اور نہ ہی اسے اس حالت میں چھوڑے، اور نہ ہی خود پیچھے ہٹے۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ

الانفال- 73

کافر آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں، اگر تم نے ایسا نہ کیا تو ملک میں فتنہ ہوگا اور زبردست فساد ہو جائے گا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ کفار ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں، اور اے مسلمانو! اگر تم نے ایک دوسرے کی مدد نہ کی تو زمین میں بہت بڑا فتنہ و فساد برپا ہو جائے گا۔

اسلامی بھائیوں!

اپنے اقوال اور اعمال کے ذریعہ مظلوموں کو سہارا دے کر ان کی مدد کریں، اور شام، اور برما وغیرہ میں تو مظلوموں کی مدد کی بہت زیادہ ضرورت ہے کیونکہ ہم ان کی آہ و بکا سن رہے ہیں، اور ہمارے کانوں میں ان کی مدد مانگنے کی آوازیں گونج رہی ہیں، اور ان کا بہتا ہوا خون ہمیں نظر آرہا ہے۔ اور ان کی کھال جھڑتی ہوئی نظر آرہی ہے، ایسے بگڑے ہوئے جرائم اور اجتماعی تباہ کاریاں ہیں جن کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی: جسموں کو جلا ڈالا، دلوں کا خون نکال لیا، ہزاروں لوگوں کو بے گھر کر دیا، خوف و ہراس پھیلایا ہوا ہے، بچوں کو قتل کر دیا، جائیداد کو تباہ کر دیا، ہری بھری فصلیں اجاڑ ڈالیں۔ ہائے افسوس! اس عالم پر جس کا ضمیر مردہ ہو چکا ہے کہ وہ اس ظلم و ستم کی سپورٹ کر رہا ہے۔

اللہ کے بندوں! مدد کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کو انفاق (خرچ کرنے) کی ترغیب دلانا؛ مسلمان اپنے مال سے دوسرے مسلمان بھائیوں کی غم کساری کرے، اور جود و سخاوت کو اپنائے، محتاجوں کو کھانا کھلائے، قیدیوں کو آزاد کرائے اور بیماروں کا علاج کرائے۔

اللہ کے بندوں!

اور مدد کے سلسلے میں آگاہ کرنا ایک مؤثر پیغام ہے، مسلمانوں کو اللہ کی یاد دلاتا ہے، ایمان کو مضبوط کرتا ہے، امت کے حالات پر روشنی ڈالتا ہے، روح کو جگاتا ہے اور ہمتوں کو بڑھاتا ہے۔

آگاہی کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کے غصب شدہ معاملات کو بیان کرنا تاکہ حق غالب آجائے اور باطل نیست و نابود ہو جائے۔

صحیح مسلم کی حدیث ہے:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو حسان رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے ہوئے سنا:

إن روحَ القُدُس لا يزالُ يُؤيِّدُك ما نافَحتَ عن الله ورسولِه

بیشک روح قدس (جبرائیل علیہ السلام) اس وقت تک آپ کی مدد کرتے رہیں گے جب تک اللہ اور رسول ﷺ کی حمایت کرتے رہیں گے۔

اللہ کے بندوں!

نصرت کا ایک طریقہ یہ بھی ہے: دعا کے ذیعہ مدد کرنا، اور یہ سب سے اہم، مفید اور قوی وسیلہ ہے، اور اسے چھوڑنے پر مسلمان کی چھوٹ نہیں ہوگی۔ اور یہ ایک ایسا مؤثر وسیلہ ہے کہ جس کے بغیر کوئی چارہ ہی نہیں، قرآن مجید نے بھی اس کی تاثیر کی نشاندہی کی ہے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ (9) فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ (10) فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ (11) وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ

القمر- 9/12

ان سے پہلے قوم نوح نے بھی ہمارے بندے کو جھٹلایا تھا اور دیوانہ بتلا کر جھڑک دیا گیا تھا۔ پس اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں بے بس ہوں تو میری مدد کر۔ پس ہم نے آسمان کے دروازوں کو زور کے مینہ سے کھول دیا۔ اور زمین سے چشموں کو جاری کر دیا پس اس کام کے لئے جو مقدر کیا گیا تھا (دونوں) پانی جمع ہو گئے۔

اور ہمارے پیارے رسول ﷺ قنوت میں ان ظالموں کا نام لے لے کر بد دعا کیا کرتے تھے جو مسلمانوں پر ظلم کرتے اور انہیں تکلیف دیتے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا

الاسراء-56

کہہ دیجئے کہ اللہ کے سوا جنہیں تم معبود سمجھ رہے ہو انہیں پکارو لیکن نہ تو وہ تم سے کسی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں اور نہ بدل سکتے ہیں۔

مکر و فریب کرنے والے کتنا ہی مکر کر لیں، شرارت اور سرکشی کرنے والے جتنا بھی فریب کر لیں اور تباہی کرنے والے جتنی بھی پلاننگ کر لیں، مستقبل اسی دین کا ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

بشِّر هذه الأمةَ بالسَّناءِ والرِّفعَةِ والنَّصرةِ والتمكينِ في الأرض

اس امت کو ترقی، بلندی، مدد اور زمین میں حکمرانی کرنے کی خوشخبری دے دیں۔

وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

التوبۃ– 32

اور اللہ تعالٰی انکاری ہے مگر اسی بات کا کہ اپنا نور پورا کرے گو کافر ناخوش رہیں۔

اللہ مجھے اور آپ سب کو قرآن عظیم میں برکت عطا فرمائے، اور مجھے اور آپ سب کو اس کی آیات اور حکمت والے ذکر سے نفع پہنچائے۔ میں اپنی یہ بات کہہ رہا ہوں، اور اللہ رب العزت سے اپنے لئے اور آپ سب کے لئے مغفرت مانگتا ہوں، بیشک وہ ہی بہت مغفرت کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جو بہت عظمت اور فضل والا ہے، میں اسی کی تعریف کرتا ہوں اور اسی کا شکر ادا کرتا ہوں، وہی بہت حکمتوں والا اور بہت جاننے والا ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، پچھلے اور اگلے سب کا معبود ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار اور نبی محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں جنہیں ہدایت اور واضح نور کے ساتھ بھیجا گیا، اللہ ان پر اور ان کی آل پر اور ان کے تمام صحابہ پر رحمتیں نازل فرمائے۔

حمد وثناء کے بعد:

میں آپ سب کو مجھ سمیت اللہ کے ڈر کی نصیحت کرتا ہوں۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا (70) يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

الاحزاب– 70/71

اے ایمان والو! اللہ تعالٰی سے ڈرو اور سیدھی سیدھی (سچی) باتیں کیا کرو۔ تاکہ اللہ تعالٰی تمہارے کام سنوار دے اور تمہارے گناہ معاف فرمادے اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی تابعداری کرے گا اس نے بڑی مراد پالی۔

ا- ہر ایک کی زندگی محفوظ

مظلوم مسلمانوں کی مدد کرنے سے کتنی ہی زندگیوں کو نجات ملتی ہے، ممالک کو حمایت ملتی ہے، ارکان کو تقویت ملتی ہے، اور اللہ تعالی کی طرف سے مدد اور حفاظت حاصل ہوتی ہے۔اور اسی نصرت کی وجہ سے بلاد و عباد پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے، اللہ تعالی نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ

محمد – 7

اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کروگے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔

۲۔ اللہ کی مدد کی ضمانت

نبی علیہ السلام نے فرمایا:

ومن فرَّجَ عن مُسلمٍ كُربةً فرَّجَ اللهُ عنه بها كُربةً من كُرَبِ يوم القيامة، واللهُ في عونِ العبدِ ما كان العبدُ في عونِ أخيه، والرَّاحِمون يرحمُهم الرحمن وهذا الجزاءُ من جنسِ العمل.

جو شخص کسی مسلمان کی ایک مصیبت دور کرے گا اللہ تعالی اس کے بدلے قیامت کے دن اس کی مصیبت دور فرمائے گا۔ اور اللہ تعالی اس وقت تک بندے کی مدد کرتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔

اور یہی مکافات عمل ہے۔(اچھائی کے بدلے میں اچھائی ملتی ہے)۔

۳۔ لوگوں کی مدد کرنا اللہ کو بہت پسند ہے

نصرتِ دین اللہ کے یہاں سب سے زیادہ پسندیدہ عمل ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

أحبّ الناسِ إلى الله أنفعُهم للناس، وأحبّ الأعمال إلى الله سُرورٌ تُدخِلُه على مُسلمٍ، أو تكشِفُ عنه كُربةً، أو تطرُدُ عنه جوعًا، أو تقضِي عنه دَيْنًا

اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ترین لوگ وہ ہیں جو لوگوں کو سب سے زیادہ نفع پہنچانے والے ہوں۔ اور اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ خوشی ہے جو آپ کسی مسلمان کو دیں، یا اس کی کوئی پریشانی دور کردیں، یا اس کی بھوک کو مٹادیں، یا اس کا قرض ادا کردیں۔

آگاہ رہو اور ہدایت کے رسول ﷺ پر درود بھیجو، تمہیں اللہ نے اس کا حکم قرآن مجید میں دیا ہے:

إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب – 56

اللہ تعالٰی اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔

اللهم صلِّ على محمدٍ وأزواجه وذرِّيّته كما صلّيتَ على آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد

یا اللہ! محمد ﷺ اور ان کی ازواج مطہرات اور ان کی اولاد پر برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکتیں نازل فرمائیں، بیشک تو بہت تعریفوں والا اور بزرگی والا ہے۔

یا اللہ! اور چاروں خلفائے راشدین: ابو بکر و عمر، عثمان و علی اور نبی کی آل اور تمام صحابہ سے راضی ہو جا۔ اور اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! ان کے ساتھ ساتھ اپنے فضل و کرم اور مہربانی سے ہم سے بھی راضی ہو جا۔

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما، یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما، یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما۔ اور شرک اور مشرکوں کو رسوا کر دے۔ اور اپنے اور دین کے دشمنوں کو نیست و نابود کر دے۔

یا اللہ! اس ملک سمیت تمام مسلم ممالک کو امن و سکون کا گہوارہ بنا دے۔

یا اللہ! جو بھی ہمارے اور دیگر مسلمانوں کے ممالک کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے تو اسی برائی میں اسے مبتلا کر دے، اور اے دعاؤں کو بخوبی سننے والے! اس کی سازش کو اسی کی ہلاکت کا سبب بنا دے۔

یا اللہ! شام میں ہمارے بھائیوں کی حفاظت و مدد فرما۔ یا اللہ! شام اور برما میں ہمارے بھائیوں کی حفاظت فرما۔

یا اللہ! اے تمام جہانوں کے رب! اپنی نصرت کے ذریعہ ان کی مدد فرما۔ اور اپنی تائید کے ذریعہ ان کی تائید فرما۔ یا اللہ! یارب العالمین! ان کا مؤید اور حامی و ناصر ہو جا۔

یا اللہ! ان کے دلوں میں الفت پیدا فرمادے، اور ان کی صفوں میں اتحاد پیدا فرمادے، اور اے سب سے طاقتور اور ہمیشہ غالب رہنے والے! ان کی باتوں میں اتفاق پیدا فرمادے، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یا اللہ! ہم تجھ سے جنت کا اور ہر اس قول و عمل کا سوال کرتے ہیں جو جنت میں جانے کا سبب بنے۔ اور ہم آگ سے اور ہر اس قول و عمل سے تیری پناہ مانگتے ہیں جو آگ میں جانے کا سبب بنے۔

یا اللہ! ہمارے دین کی اصلاح فرما جو ہمارے معاملات میں عصمت (گناہوں سے بچنے) کا باعث ہے۔ اور ہماری دنیا کو بھی سنوار دے جو ہمارے لئے ذریعہء معاش ہے۔ اور ہماری آخرت بھی بہتر فرما جس میں ہمارا انجام ہے۔

اے اللہ! اے تمام جہانوں کے رب! ہماری زندگی کو ہر بھلائی میں اضافے کا ذریعہ بنادے، اور موت کو ہر برائی سے راحت کا سبب بنادے۔

یا اللہ! ہماری معاونت فرما، ہمارے مخالفین کی معاونت نہ کرنا۔ یا اللہ ہماری مدد فرما، ہمارے مد مقابل کی مدد نہ فرمانا۔ اپنا مکر ہمارے حق میں فرمانا، ہمارے خلاف نہ کرنا۔ ہمیں ہدایت عطا فرما اور ہدایت کو ہمارے لئے آسان فرما۔ حد سے گزر جانے والوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

یا اللہ! ہمیں اپنا (تیرا) ذکر اور شکر کرنے والا بنادے۔ اپنے سامنے عاجزی و انکاری کرنے والا بنادے۔ اپنے سامنے گڑا گڑا کر دعائیں کرنے والا اور اپنی ہی طرف لوٹ کر آنے والا بنادے۔

یا اللہ! یا رب العالمین! ہماری توبہ قبول فرمالے۔ ہمارے گناہوں کو دھودے۔ ہماری معذرت کو مقبول فرمادے۔ ہمارے دلوں کی بیماری کو دور فرمادے۔

یا اللہ! ہم تجھ سے ہدایت، تقوی، عفت (ناجائز کاموں سے بچنے کی توفیق) اور غِنَی (لوگوں کی محتاجگی سے محفوظ رہنے کی توفیق) مانگتے ہیں یا اللہ! اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! ہمارے فوت شدہ لوگوں پر رحم فرما، ہمارے مریضوں کو شفاء عطا فرما، ہمارے قیدیوں کو رہا فرما۔ تمام پریشان حال مسلمانوں کی پریشانی دور فرما۔ اور ان کی مصیبتوں کو ٹال دے۔ اور قرض داروں کو قرضہ سے نجات دے۔

اے اللہ! اے تمام جہانوں کے رب! ہمارے امام کو ہر اس کام کی توفیق عطا فرما جس سے تو خوش اور راضی ہوتا ہے۔ یا اللہ! اسے اپنی ہدایت کی توفیق عطا فرما۔ اور اسے اپنی رضا کا باعث بننے والے اعمال کی توفیق عطا فرما۔

اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! تمام مسلمانوں کے اُمراء (امیر المومنین) کو اپنی کتاب پر عمل کرنے اور شریعت کو نافذ کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اللهم إنا نسألك يا الله بأسمائك الحسنى، اللهم أغثنا، اللهم أغثنا، اللهم أغثنا، اللهم سقيا رحمةٍ، لا سقيا عذابٍ ولا بلاءٍ ولا هدمٍ ولا غرقٍ.

یا اللہ! ہم تیرے پیارے پیارے اور بابرکت ناموں کے وسیلے سے تجھ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ ہم پر بارش برسا دے، یا اللہ! ہم پر بارش برسا دے، یا اللہ! ہم پر بارش برسا دے، یا اللہ! رحمت والی بارش برسانا، عذاب، آزمائش، ہلاکت اور غرق کرنے والی نہ ہو۔

اللهم إنا نسألك رضوانك والجنة، ونعوذ بك من سخطك ومن النار.

اے اللہ! ہم تجھ سے تیری رضا اور جنت مانگتے ہیں، اور تیرے غصہ اور آگ سے تیری ہی پناہ مانگتے ہیں۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

الحشر- 10

اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے اور ایمانداروں کی طرف ہمارے دل میں کہیں (اور دشمنی) نہ ڈال اے ہمارے رب بیشک تو شفقت و مہربانی کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

الاعراف- 23

دونوں نے کہا اے ہمارے رب! ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

البقرة–201

اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور عذاب جہنم سے نجات دے۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90

اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے، وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔

اللہ کا ذکر کرو وہ تمہارا ذکر کرے گا اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو وہ تمہیں مزید نعمتوں سے نوازے گا۔ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

(8) حاکم اور عوام کے لئے نصیحتیں

فضیلۃ الشیخ جسٹس حسین بن عبد العزیز آل الشیخ حفظہ اللہ

پہلا خطبہ

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے، ہر قسم کا شکر بھی اللہ ہی کے لئے ہے جس کی اطاعت سے بھلائیاں نصیب ہوتی ہیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں، اور اسی کی نافرمانی سے سخت مصیبتیں اور آزمائشیں آتی ہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، وہ آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ نبیوں کے سردار، سب مخلوقات سے افضل، ہمارے نبی اور سردار محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ یااللہ! ان پر اوران کی آل پر اور صحابہ کرام پر رحمتیں اور سلامتی نازل فرما۔

حمد و ثناء کے بعد،

اے مسلمانوں!

میں مجھ سمیت آپ سب لوگوں کو اللہ عزوجل کا تقوی حاصل کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ اور یہی بھلائیاں اور برکتیں سمیٹنے کا وسیلہ ہے۔ اور مشکل کے بعد آسانی آتی ہے، اور تنگی کے بعد فراخی۔

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا
الطلاق–4

اور جو شخص اللہ تعالٰی سے ڈرے گا اللہ اس کے (ہر) کام میں آسانی کردے گا۔

اے مسلمانوں!

مسلمانوں کو کئی بڑے فتنوں اور مصیبتوں نے گھیر لیا ہے۔

اللہ کے نبی ﷺ نے اس بارے میں فرمایا ہے:

يتقَارَبُ الزمان، ويقِلُّ العمل، ويُلقَى الشُّحّ، وتظهر الفتن

زمانہ (قیامت کے) قریب ہوجائے گا اور عمل کم ہوجائے گا اور لالچ بڑھ جائے گی اور فتنے پھیل جائیں گے۔

خبردار! سب سے زیادہ خطرناک اور نقصان دہ فتنے جو آج مسلم معاشرے میں دنیاوی خواہشات کی وجہ سے پائے جاتے ہیں وہ یہ ہیں:

آپس کے اختلافات، فرقہ واریت اور حسد و بغض کا انتشار۔

جس وجہ سے ممالک اور باشندوں کو اتنا بڑا نقصان اور شر پہنچا کہ امن وامان ختم ہوگیا اور جان، مال اور عزتیں تباہ ہوگئیں۔

ایسے فتنے برپا ہوئے کہ روحانیت مجروح ہوگئی، عزتیں پامال ہوگئیں اور مال لُٹ گیا یہاں تک کہ مسلمانوں نے آپس میں ایک دوسرے کے خلاف اسلحہ اٹھالیا، اور ایک دوسرے کی عزت اور مال پر حملہ آور ہوئے۔

اور اللہ کا یہ فرمان ان پر صادق آیا:

يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ

الحشر–2

اور وہ اپنے گھروں کو اپنے ہی ہاتھوں اُجاڑ رہے تھے۔

اور ان پر نبی علیہ السلام کی یہ ممانعت صادق آگئی:

لا ترجِعوا بعدي كُفَّارًا يضرِبُ بعضُكم رقابَ بعضٍ

میرے بعد کافر نہ ہوجانا کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو۔

خبردار! سب سے عظیم، اور فتنوں کے شر سے بچنے کے اہم ترین اسباب یہ ہیں: ٹھوس اور بنیادی چیزوں کو تھام لینا، پاکیزہ شریعت کے اصول و مبادی کو اپنانا، اور یہی ایک واحد راستہ ہے جس میں فتنوں کے خطرات سے بچنے کی عظیم گارنٹی ہے، اور شر اور خطرات کو دور کرنے کا یہی واحد ذریعہ ہے۔

ان بنیادی اصولوں میں یہ بھی شامل ہے کہ ہمیں یقینی طور پر یہ بات جان لینی چاہئے کہ مسلمانوں پر آنے والی ہر برائی اور مصیبت کی جڑ یہ ہے کہ ہم نے اسلام کے طور طریقوں کو پس پشت ڈال دیا، رحمن کی فرماں برداری کو معمولی سمجھا، اور اسلامی احکامات کو نافذ کرنے سے منہ پھیر لیا۔

اللہ رب العزت نے تو اعلان فرمایا ہے:

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

النور– 63

سنو جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے یا انہیں دردناک عذاب نہ پہنچے۔

اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ: اللہ اور رسول ﷺ کے حکم کی مخالفت کرنے والوں کو اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ انہیں آزمائش یا دردناک عذاب آپہنچے گا۔

بیشک اللہ عز و جل کا ڈر اور اسلام پر عمل کرنا اور قرآن کا حکم ماننا ہی نجات کا ذریعہ ہے اور چھٹکارے کی کشتی ہے۔

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا (2) وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

الطلاق–3/2

اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے۔ اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو۔

خالقِ کائنات کی توحید کے تقاضوں پر قائم رہنا اور رب العالمین کی شریعت کو ایمانی و عملی طور پر اپنانا ہی امن و سکون کا سبب ہے۔

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ

الانعام–82

جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ مخلوط نہیں کرتے۔ ایسوں ہی کے لئے امن ہے اور وہی راہ راست پر چل رہے ہیں۔

نبی علیہ السلام نے امت کو بہت سی وصیتیں کی ہیں، جن میں سے ایک وہ وصیت بھی ہے جو ہر زمانے اور حادثات کے اعتبار سے ہر وقت کی ضرورت ہے:

احفَظ الله يحفَظك

اللہ (کے دین) کی حفاظت کریں اللہ آپ کی حفاظت کرے گا۔

اے مسلم! اللہ (کے دین) کی حفاظت کریں۔

اے امت مسلمہ! اسلام کی حفاظت کریں، قرآنی احکامات کی حفاظت کریں، سید الانبیاء پیارے نبی ﷺ کی سنت کی حفاظت کریں تو اللہ تعالی کی طرف سے آپ کی مکمل حفاظت، عنایت اور رعایت ہو گی۔

اے مسلمان!

اس وقت امت کے لئے عار کی بات یہ ہے کہ: یہ امت نبی ﷺ کی ہدایات سے بھٹک گئی، اور پوری دنیا مسلمانوں کے پیچھے پڑ گئی ہے، اور حالات انتہائی ناگزیر ہو چکے ہیں۔

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

يا أيها الناس! إني تركتُ فيكم ما إن تمسَّكتُم به فلن تضِلُّوا أبدًا: كتابَ الله و سُنَّتي

اسنادہ صحیح

اے لوگوں! میں نے تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑی ہیں، اللہ کی کتاب اور میری سنت۔ اگر تم انہیں تھام لوگے تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے۔

مسلمانوں اور ان کے قائدین کے درمیان کتنی زیادہ ہی کانفرنس اور اجتماع منقد ہوتے ہیں لیکن جن ہدایات سے امت کی اصلاح یقینی ہے ان کی طرف دیکھنے کے لئے کوئی تیار ہی نہیں ہوتا۔

لیکن اس کے باوجود بھی آنکھیں ان ہدایات کو دیکھنے سے قاصر ہیں جن کی بدولت امت کو کامیابی نصیب ہوتی ہے۔

اگر ہم سب (حاکم و محکوم) بھلائی، امن اور اصلاح کا ارادہ رکھتے ہیں تو ہمیں اس وصیت کو قوت، صدق اور اخلاص کے ساتھ اپنانا ہوگا جو وصیت نبی علیہ السلام نے ہمیں درج ذیل حدیث میں کی ہے:

عليكم بتقوى الله والسمع والطاعة وإن تأمَّر عليكم عبدٌ حبشيٌّ، وستَرَون بعدي اختِلافًا شديدًا، فعليكم بسُنَّتي وسُنَّة الخلفاء الراشدين المهديين، عضُّوا عليها بالنواجِذ، وإياكم والأمور المُحدثات، فإن كل بدعةٍ ضلالة

آپ سب اللہ کے ڈر، (امیر کی باتوں کو) سننا اور اطاعت کرنا اپنے اوپر لازم کرلیں اگرچہ آپ پر ایک حبشی غلام حکمرانی کر رہا ہو۔ اور میرے بعد بہت سخت اختلاف آپ کو نظر آئے گا، تو آپ سب کے لئے یہ ضروری ہے کہ میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفا کی سنت کو مضبوطی سے تھام لیں اور اسے اپنی ڈاڑھ سے پکڑلیں، اور نئے کاموں کو ایجاد کرنے سے بچنا کیانکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔ یہ حدیث اہل علم کے نزدیک صحیح ہے۔

مسلمانوں کی جماعت!

جن بنیادی اصولوں کی حفاظت ضروری ہے خاص طور پر فتنوں کے دوران وہ یہ ہیں کہ ہم آپس میں اخوت ایمانی کا سلسلہ مستحکم بنائیں، اور ہمیں یہ جان لینا چاہئے کہ اللہ کی محبت ایمان کا سب سے مضبوط کڑا ہے۔ اور کس طرح ہم میں سے اکثر لوگوں کے دل اس دنیا کی محبت میں ڈوب چکے ہیں؟۔

في "صحيح مسلم" أن النبي -صلى الله عليه وسلم- قال: «إن أمتَكم هذه عافِيَتها في أوّلها، وسيُصيبُ آخرَها بلاءٌ وأمورٌ تُنكِرونَها، وتجِيءُ فتنٌ فيُرقِّق بعضُها بعضًا، وتجِيءُ الفتنةُ فيقول المُؤمنُ: هذه مُهلِكَتي، ثم تنكشِف، ثم تجيءُ الفتنةُ فيقول: هذه هذه، فمن أحبَّ أن يُزحزَحَ عن النار ويُدخَل النار فلتأتِه منِيَّتُه وهو يُؤمنُ بالله واليوم الآخر، وليأتِ إلى الناس الذي يُحبُّ أن يُؤتَى إليه

نبی علیہ السلام نے فرمایا: یقینا اس امت کی عافیت ابتدائی لوگوں میں ہے، اور آخری لوگوں کو مصیبتیں آئیں گی اور ایسے معاملات سامنے آئیں گے جو آپ نہیں جانتے ہوں گے (اس سے مراد دین میں نت نئے فتنے، بدعات اور خرافات ایجاد کی جائیں گی وگرنہ صحابہ کو بہت ہی بڑی بڑی دنیاوی مصیبتیں آئیں)۔ ایسے فتنے برپا ہوں گے جو دوسرے فتنوں کو ہلکا کردیں گے، ایک فتنہ آئے گا اور مومن کہے گا کہ اس میں تو میں ہلاک ہی ہوجاؤں گا، پھر وہ فتنہ ختم ہوجائے گا اور اس کی جگہ ایک دوسرا فتنہ آپہنچے گا تو مومن کہے گا کہ یہی میری ہلاک کا سبب لگ رہا ہے، جو شخص آگ سے بچنا چاہتا ہے اور جنت میں داخل ہونا چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھے، اور لوگوں کو اس حساب سے ملے جس طرح وہ اپنے لئے دوسروں سے توقع رکھتا ہے۔

یہ حدیث نبوت کے واضح دلائل میں سے ایک ہے، کتنے زمانوں سے امت فتنوں سے گزر رہی ہے، ایک فتنہ ختم ہوتا ہے تو دوسرا شروع ہوجاتا ہے۔ اور اللہ کے علاوہ کسی کے پاس بھی برائی سے روکنے کی طاقت نہیں ہے اور نہ ہی نیکی کرنے کی توفیق۔

اسلامی بھائیوں!

ایک بنیادی و عظیم اصول یہ بھی ہے جس کو اپنانا اور اس کا خیال رکھنا ہر جگہ کے حکام اور عوام کا فرض ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ کے کلام قرآن مجید اور احادیث رسول ﷺ پر عمل کرنا، اور امتِ مسلمہ کے حکّام و عوام ممالک و باشندوں کی اصلاح کے لئے اسلام نے جو حقوق بیان کئے ہیں ان کے مطابق زندگی گزارنا، اور جب تک طرفین (حکام و عوام) ان حقوق کی پاسداری کریں گے امن و سکون قائم رہے گا اور فراخی و استحکام اور ترقی عروج پذیر ہوگی۔ اور تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ ان حقوق میں سستی کرنے کی وجہ سے ہی برائیاں پھیلتی ہیں اور خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اور ہر ملک کے حاکم کی ذمہ داری ہے کہ اخلاص، سچائی اور اللہ کو نگہبان جان کر اپنی امانت اور ذمہ داری کا حق ادا کرے۔ اور جو درج ذیل حکم اللہ تعالی نے داود علیہ السلام کو دیا اسے بھی ہمیشہ یاد رکھے:

يَادَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ

ص– 24

ہر ملک کے حاکم، امیر اور قائد کی ذمہ داری ہے کہ وہ دل و جان سے نبی ﷺ کے اس فرمان کو یاد رکھے جو انہوں نے امارت (حکمرانی) کے بارے میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا:

إنها أمانة، وإنها يوم القيامة خِزيٌ وندامةٌ، إلا من أخذَها بحقِّها، وأدَّى الذي عليه فيها

رواہ مسلم

بیشک یہ ایک امانت ہے، اور قیامت کے دن رسوائی و ندامت ہے، مگر (وہ شخص اس رسوائی سے محفوظ رہے گا) جس نے اسے حق کے ذریعہ حاصل کیا اور اپنی ذمہ داری کو صحیح ادا کیا۔(یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے)۔

کیا آپ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیشہ اس دنیا میں رہیں گے؟! ہرگز نہیں، یہ زندگی تو فانی ہے چاہے حاکم کی ہو یا محکوم (عوام) کی۔

ہر حاکم کا شعار نبی علیہ السلام کا یہ فرمان ہونا چاہیئے:

ما من راعٍ يسترعِيه الله رعيَّةً يموتُ يوم يموتُ وهو غاشٌ لرعيَّته إلا حرَّم الله عليه رائحةَ الجنةِ

کوئی بھی ذمہ دار شخص جسے اللہ نے کسی کی ذمہ داری دی تھی اگر وہ اپنے ماتحت لوگوں کو دھوکہ دے کر فوت ہوا تو اللہ اس پر جنت کی خوشبو تک حرام کردے گا۔(صحیح مسلم)۔

اے مسلمان حاکم!

آپ کی مرضی ہے کہ آپ نبی ﷺ کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق جنت اختیار کرتے ہیں یا جہنم۔

تمام مسلم ممالک میں حکام کی ذمہ داری ہے کہ وہ عدل و انصاف کے ساتھ اپنی عوام کے معاملات دیکھیں، اور اپنے ممالک میں ظلم کی تمام مختلف صورتوں کو ترویج دینے سے پرہیز کریں، اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ تو ظلم سے بچتے ہیں لیکن ان کے منتخب وزراء یا ذمہ داران لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور اس کے بارے میں حاکم سے بھی پوچھا جائے گا۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

إني حرَّمتُ الظلمَ على نفسِي وجعلتُه بينَكم مُحرَّمًا

میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کرلیا ہے اور تمہارے درمیان بھی ظلم کو حرام کردیا ہے۔

اور عدل کی بدولت ہی حاکم و محکوم امن سے رہ سکتے ہیں، اور ظلم کے ذریعہ سب ہی لوگوں کو شر اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے، اور فساد برپا ہوجاتا ہے، بغض و عداوت جیسی بیماریاں عام

ہو جاتی ہیں، اور مسلم ممالک میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ نورِ نبوت کی سچی پیشین گوئیوں کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔

حاکم کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کے احوال کی خبر گیری کرے، اور کسی ایسے کام میں مشغول نہ ہو جو اسے عوام کی ذمہ داریاں نبھانے اور ان کی حاجات پوری کرنے سے روکے ورنہ اسے شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا اور اس کی کمانڈ بھی برباد ہو جائے گی۔ اور حکمران و عوام کے درمیان بڑا فساد برپا ہو جائے گا۔

ایک صحیح حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

من ولاَّهُ اللهُ شيئًا من أمورِ المسلمين فاحتجَبَ دونَ حاجَتِهم وخلَّتِهم وفقرِهم احتجَبَ اللهُ دونَ حاجتِه وخلَّتِه وفقرِه يومَ القيامة

اللہ تعالی جسے بھی مسلمانوں کا ذمہ دار (حاکم وغیرہ) بنائے اور وہ ان کی حاجات، ضروریات اور مجبوریوں کو چھوڑ کر دستِ شفقت نہ رکھے تو اللہ تعالی بھی اس کی حاجات، ضروریات اور ان پر شفقت و رحمت چھوڑ دیتا ہے۔

حاکم کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ سے ڈرے، اور خواہشات و نافرمانی کو ایک طرف چھوڑ دے۔ اور مسلمانوں کے معاملات میں ایسے متقی، پرہیزگار، فرماں رواں اور نیک لوگوں سے تعاون لے جو طاقتور اور امانت دار ہوں اور لوگوں کے لئے بھلائی کے جذبات رکھتے ہوں۔ دلوں کو ملاتے ہوں، جدا نہ کرتے ہوں، فساد کی بجائے اصلاح کرتے ہوں۔ اور اگر حاکم کے ساتھ برے لوگ مل گئے تو خطرات سر پر منڈلائیں گے اور شر کو تقویت ملے گی۔

اور تاریخ بہت بڑا عبرت کا سبق ہے، اور تاریخی حادثات ڈانٹ کے لئے کافی ہیں، اور جو شخص ان حادثات سے بھی عبرت حاصل نہیں کرتا تو پھر کب اسے عقل آئے گی؟

نبی علیہ السلام نے فرمایا:

من قلَّدَ عملاً على عصابةٍ وهو يجدُ في تلك العِصابة من هو أرضَى منه، فقد خانَ اللهَ وخانَ رسولَه وخانَ المؤمنين

جس نے کوئی کام جماعت میں کسی ایک کے سپرد کیا حالانکہ اس سے بہتر شخص موجود تھا تو اس نے اللہ اور رسول ﷺ اور مومنوں کے ساتھ خیانت کی۔ (حاکم اور دیگر کتابوں میں یہ حدیث موجود ہے)

تمام مسلم ممالک کے حکمرانو! اپنے دین پر کسی اور چیز کو ترجیح دینے سے ڈریں، اور دوسروں کی دنیا کی خاطر اس دین کو خراب کرنے سے گریز کریں۔

حاکم کے لئے یہ جاننا انتہائی ضروری ہے کہ ہر زمانے میں انسانی نفوس پر دنیا کا غلبہ رہا ہے اور معاشرتی برائیوں کی وجہ بھی یہی ہے کہ لوگ دنیاوی مفادات، زیب وزینت اور عہدوں کو ہی اپنا نصب العین بنا چکے ہیں۔

اس سلسلے میں جو شخص بھی اس امارت کی آزمائش میں مبتلاء ہو گیا اسے اس دنیا سے متاثر ہو کر اپنی عوام کو چھوڑنے سے گریز کرنا چاہئے۔

صحیح بخاری کی حدیث ہے:

إن رجالاً يتخوّضون في مالِ الله بغير حقٍّ، فلهم النارُ يوم القيامة

بیشک کچھ لوگ اللہ کا مال ناحق حاصل کرتے ہیں ان کی جزا قیامت میں آگ ہے۔

اسی لئے اللہ کے رسول ﷺ نے عملی طور پر ارشاد فرمایا:

إني والله لا أُعطِي ولا أمنعُ أحدًا، إنما أنا قاسمٌ أضعُ حيثُ أُمِرت

رواہ البخاری

بیشک میں کسی کو نہ ہی (اپنی مرضی سے) دیتا ہوں اور نہ ہی کسی کو (اپنی مرضی سے) منع کرتا ہوں بلکہ میں تو اس طرح تقسیم کرتا ہوں جس طرح مجھے حکم ہوتا ہے۔

اسی لئے ان کی درس گاہ سے ابو بکر صدیق، عمر فاروق اور دیگر جلیل القدر صحابہ رضوان اللہ علیہم تربیت یافتہ ہو کر منظر عام پر آئے۔

اس بارے میں عمر رضی اللہ عنہ کی سیرت کو ہی دیکھ لیں، انہوں نے اپنے نفس پر اتنا کنٹرول کیا ہوا تھا کہ جب ان سے یہ کہا گیا:

يا أمير المؤمنين! لو وسّعتَ على نفسِك في النفقة من مالِ الله.

امیر المومنین! ہماری خواہش ہے کہ آپ بیت المال میں سے اپنی ذات پر بھی خرچ کیا کریں۔

تو ان کا جواب یہ تھا:

"أتدري ما مثَلي ومثَلَ هؤلاء؟ كمثَل قومٍ كانوا في سفَرٍ فجمعُوا منهم مالاً، وسلَّمَه إلى واحدٍ منهم يُنفِقُ عليهم، فهل يحِلُّ لذلك الرجل أن يستأثِرَ عنهم من أموالِهم؟

کیا آپ جانتے ہیں کہ میری اور ان کی مثال کیا ہے؟ یہ مثال اس طرح ہے کہ کچھ لوگ سفر میں ہوں اور وہ اپنا مال کسی ایک شخص کے پاس جمع کر دیں تاکہ وہ ان پر خرچ کرتا

رہے، تو کیا یہ جائز ہوگا کہ وہ شخص ان کے مال کو (اپنی مرضی سے) اپنے لئے بھی استعمال کرنا شروع کردے۔

حاکم کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان پانچ اہم چیزوں کی حفاظت کے لئے ہر ممکن کوشش کرے: دین، جان، عقل، عزت اور مال۔ اور ان میں سب سے عظیم چیز دین ہے، جس کے لئے حاکم پر فرض ہے کہ وہ اللہ کی کتاب اور رسول ﷺ کی سنت کو نشر کرنے کے لئے تمام تر وسائل کو بروئے کار لانے کی بھرپور کوششیں کرے، اور اپنے ملک میں نیکی کا حکم اور برائی سے روکنے کے لئے افراد اور مراکز قائم کرے۔ اور ہر حال میں اللہ کی شریعت نافذ کرے۔ اور جو نظام بھی اللہ کی شریعت کے خلاف ہو اسے پسِ پشت ڈال دے۔ اور فسادین اور مبتدعین پر سختی کرے۔ اور مسلمانوں کے برخلاف کسی کو بھی فساد کرنے کی مہلت نہ دے، چاہے اس فساد کا تعلق دین سے ہو یا دنیا سے۔

اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا

الاعراف – 56

اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو۔

اللہ کے بندوں!

وعلى الرعيّة وعلى المُجتمع أن يقومَ بحقُوقِه للراعِي، والتي من أهمِّها: طاعةُ الحاكم في غير معصِيَة الله –جل وعلا-، الحِفاظُ على السمع والطاعة ما لم يُؤمَروا بمعصيةٍ، وأن يبذُلوا المُناصَحة وفقَ الأصول الشرعيّة سرًّا لا علنًا بالرِّفقِ واللِّين واللُّطفِ.

عوام کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ حاکم یا ذمہ داران کے حقوق ادا کریں، اور ایک اہم بات یہ ہے کہ اگر اللہ کی نافرمانی کا کام نہ ہو تو حاکم کی اطاعت کی جائے، اور جب تک کسی گناہ کا آرڈر جاری نہ ہو اس وقت تک حاکم کی بات سننے اور فرماں برداری کرنے پر قائم رہیں، اور علیحدگی میں شریعت کے اصولوں کے مطابق نرمی، مٹھاس اور محبت سے نصیحت کرتے رہیں۔

اور عوام کی یہ بھی ذمہ ہے کہ حاکم کے لئے (نیکیوں کی) توفیق، بھلائی اور سچائی پر قائم رہنے کی دعائیں کرتے رہیں۔

حکمران کا احترام کرنا اور ان کی عزت و مقام کی حفاظت کرنا عوام کے لئے ضروری ہے۔

مسند احمد میں صحیح حدیث ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

من أكرمَ سُلطانَ الله –تبارَك وتعالى– في الدنيا أكرمَه الله يوم القيامة، ومن أهانَ سُلطانَ الله –تبارك وتعالى– في الدنيا أهانَه الله يوم القيامة

جس نے دنیا میں اللہ تبارک وتعالی کے (مقرر کردہ) حاکم کی عزت کی تو اللہ تعالی قیامت کے دن اس کو عزت سے نوازیں گے، اور جس نے دنیا میں اللہ تبارک وتعالی کے (مقرر کردہ) حاکم کی توہین کی تو اللہ تعالی قیامت کے دن اس کی بھی توہین کریں گے۔

اور عوام کی ذمہ داری ہے کہ وہ حاکم کے ظلم وستم پر صبر کریں۔

صحیح بخاری میں نبی علیہ السلام کا فرمان ہے:

إنكم ستَرَون بعدي أثرَةً وأمورًا تُنكِرونَها». قالوا: فما تأمُرنا يا رسول الله؟ قال: «أدُّوا إليهم حقَّهم، وسلُوا اللهَ حقَّكم

یقینا آپ لوگ میرے بعد خودغرضی اور ایسے معاملات دیکھیں گے جو آپ جانتے تک نہیں ہوں گے، انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا: ان کا حق انہیں دے دو اور اپنا حق اللہ سے مانگو۔

اسی طرح عوام کی ذمہ داری ہے کہ مسلمان حکمران کے خلاف خروج کرنے سے بچیں جب تک کہ وہ واضح کفر نہ دیکھ لیں۔ اور اس سلسلے میں علما کی مقرر کردہ شرائط کو بھی دیکھنا ہوگا نہ کہ عوام اور لاعلم لوگوں کی باتوں کو۔

صحیح بخاری ومسلم کی حدیث ہے:

في "الصحيحين" أن عُبادة بن الصامِت –رضي الله عنه– قال: بايَعنا رسولَ الله –صلى الله عليه وسلم– على السمع والطاعة في منشَطنا ومكرَهنا، وعُسرِنا ويُسرِنا، وأثرَةٍ علينا، وألا نُنازِعَ الأمرَ أهلَه، «إلا أن ترَوا كُفرًا بُواحًا عندكم فيه من الله بُرهان

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے اللہ کے رسول ﷺ سے اس بات پر بیعت کی کہ ہم ہر خوشی اور غمی میں، مشکل اور آسانی میں، یعنی ہر حال میں بات سنیں گے اور اس پر عمل کریں گے، اور جھگڑا نہیں کریں گے۔ جب تک کہ واضح کفر نہ دیکھ لیں جس (کفر) کے بارے میں اللہ کی طرف سے کوئی دلیل بھی ہو۔

اللہ کے بندوں!

ایک بہت ہی بڑا فتنہ یہ ہے کہ مسلمان کفار اور مشرکوں کی مشابہت اختیار کریں، خاص طور پر جو باتیں اسلامی احکامات اور ہدایات کے مخالف ہوں، اسی وجہ سے مسلمانوں کو رسوا کن برائیوں اور بڑے نقصان نے گھیر لیا ہے۔ اسی لئے پیارے پیغمبر ﷺ نے امت کو اس سے ان الفاظ کے ذریعہ ڈرایا ہے:

من تشبّہ بقومٍ فھو منھم

جو کسی قوم کی مشابہت کرے گا وہ انہی میں سے ہو گا۔

مسلمانوں!

فتنہ کے دور میں حکمرانوں اور عوام کے لئے جن بنیادی اصولوں کی حفاظت ضروری ہے وہ یہ ہیں: سب کو اس بات کی حرص ہونی چاہئے کہ وہ لوگوں کو جمع کرنے والے کام کریں اور فرقہ واریت سے بچیں، اور محبت کی فضا کو قائم کریں، بغض پھیلانے سے پرہیز کریں۔ اور سب لوگ صبر کا مظاہرہ کریں کیونکہ صبر بہت سے ایسے کاموں سے روک دیتا ہے جن کا انجام برا ہوتا ہے۔ اور صبر کے فقدان کی وجہ سے فتنوں کے اسباب شعلہ انگیز ہوتے ہیں، اور شر و فساد کو ہوا دینے والی آگ بھڑکتی ہے۔

اور علما کے اقوال کے مطابق فتنے کی دو بنیادی وجوہات ہیں: حق اور صبر کو چھوڑ دینا۔

وَالْعَصْرِ (1) إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ (2) إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

العصر- 1/3

زمانے کی قسم، بیشک (بالیقین) انسان سراسر نقصان میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے (۱) اور نیک عمل کئے اور (جنہوں نے) آپس میں حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی۔

حاکم اور عوام کو بردباری، صبر و تحمل جیسی صفات اپنانے کے ساتھ ساتھ جلد بازی سے بچنا چاہئے، اور انہی صفات کے ذریعہ ہی معاملات کو بہتر بنایا جا سکتا ہے، اور صحیح میزان میں تولا جا سکتا ہے۔ جبکہ عجلت اور جلد بازی سے بہت سارے کام بگڑ جاتے ہیں۔ اسی طرح سب کی ذمہ داری ہے کہ تمام معاملات میں نرمی سے کام لیں۔

ما كان الرِّفقُ في شيءٍ إلا زانَه، ولا نُزِع من شيءٍ إلا شانَه، والرِّفقُ كلُّه خيرٌ

نرمی جس چیز میں بھی ہو اسے سجا دیتی ہے۔ اور اگر کسی چیز میں نرمی نہ ہو تو عیب دار بنا دیتی ہے۔ اور نرمی میں تو بھلائی ہی بھلائی ہے۔

اے مسلمانوں!

اس عظیم نظام کی پابندی کریں جس سے آپ کے حالات درست ہوں گے اور ممالک ترقی یافتہ ہوں گے۔

میں یہ بات کہہ رہا ہوں اور مجھ اور آپ سمیت تمام مسلمانوں کے لئے اللہ سے ہر گناہ کی مغفرت مانگتا ہوں، آپ لوگ بھی اس سے مغفرت مانگیں، بیشک وہ بہت بخشش کرنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے، اور اس کی توفیق اور احسانات پر اسی کا شکر ہے، اور میں اسی کی تعظیم بیان کرتے ہوئے یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سردار محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں جنہوں نے اللہ کی رضا کی طرف لوگوں کو دعوت دی۔ یا اللہ! ان پر اور ان کی آل اور صحابہ پر رحمتیں اور درود نازل فرما۔

حمد و ثنا کے بعد،

اے مسلمانوں!

اللہ کا تقوی عملی طور پر اپنا لیں تاکہ دنیا و آخرت میں سعادت حاصل ہو جائے۔

اللہ کے بندوں!

اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمان جب بھی توحید پر استقامت اختیار کر لیتے ہیں اور صحیح ایمان پر قائم ہوتے ہیں اور ایمان کے تمام حقوق، لوازم اور تقاضوں کو پورا کرتے ہیں، اور اسلامی احکامات پر عمل کرتے ہیں، اور نبی علیہ السلام کی سیرت کے مطابق زندگی گزارتے ہیں تو اللہ رب العزت ان کے ہر غم کو دور کر دیتا ہے اور ہر پریشانی ختم کر دیتا ہے اور رزق کے ایسے مواقع فراہم کرتا ہے جو اس کے گمان میں بھی نہیں ہوتے، اور انہیں برائیوں اور گناہوں سے بھی بچاتا ہے۔

اللہ تعالی فرماتا ہے:

إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا

الحج–38

سن رکھو! یقیناً سچے مومنوں کے دشمنوں کو خود اللہ تعالی ہٹا دیتا ہے۔

اللہ کے بندوں!

یقینا نبی مکرم ﷺ پر درود اور سلامتی بھیجنا سب سے افضل عمل ہے۔ یا اللہ! ہمارے پیارے اور محبوب ترین نبی محمد ﷺ پر رحمتیں، سلامتی اور برکتیں نازل فرما۔ یا اللہ! خلفائے راشدین اور ہدایت یافتہ ائمہ۔ ابو بکر، عمر، عثمان و علی۔ اور آل اور صحابہ سے بھی راضی ہو جا اور ان لوگوں سے بھی جو قیامت تک ان کی پیروی کریں گے۔

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما۔ یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما۔ یاللہ! مسلمانوں کو شر اور گناہوں سے محفوظ فرما۔ یا اللہ! مسلمانوں کو فتنون کے شر سے محفوظ فرما، یا اللہ! انہیں ایک بات پر متفق کر دے۔ یا اللہ! ان کی صفوں میں اتحاد پیدا فرما۔ یا اللہ! ان کے غموں کو دور فرما دے۔ یا اللہ! ان کی مصیبتوں کو ٹال دے۔

یا اللہ! اپنے اور ان کے دشمن کے مقابلے میں ان کی مدد فرما۔ یا اللہ! اپنے اور ان کے دشمن کے مقابلے میں ان کی مدد فرما۔ یا اللہ! اپنے اور ان کے دشمن کے مقابلے میں ان کی مدد فرما۔

یا اللہ! مسلمانوں میں جو سب سے بہتر ہو اسے حاکم بنانا۔ یا اللہ! مسلمانوں میں جو سب سے بہتر ہو اسے حاکم بنانا۔ یا اللہ! مسلمانوں میں جو سب سے بہتر ہو اسے حاکم بنانا۔

یا اللہ! ان کا حاکم اہل ایمان اور متقی کو بنانا۔ یا اللہ! اے سب سے رحم کرنے والے! ان کا حاکم اہل ایمان اور متقی کو بنانا۔

یا اللہ! اے ہمیشہ رہنے والے! ہمارے اور تمام مسلمانوں کے امن کی حفاظت فرما۔ یا اللہ! ہمارے اور تمام مسلمانوں کے امن کی حفاظت فرما۔

یا اللہ! اے عزت و جلال والی ذات! ہمارے امن و سکون اور فراخی کو قائم و دائم فرما۔

یا اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں مہنگائی سے، وبا سے، زلزلوں اور مصیبتوں سے، اور فتنوں کے شر سے، چاہے وہ (فتنے) ظاہری ہوں یا پوشیدہ۔

یا اللہ! مسلمان مرد و خواتین کی مغفرت فرما۔ یا اللہ! مسلمان مرد و خواتین کی مغفرت فرما۔

یا اللہ! مسلمان مرد و خواتین کی مغفرت فرما، چاہے وہ حیات ہوں یا فوت ہو چکے ہوں۔

یا اللہ! ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائیاں عطا فرما، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

یا اللہ! ہمارے امیر کو ہر اس کام کی توفیق دے جس سے تو خوش اور راضی ہوتا ہے۔ یا اللہ! ان کی پیشانی سے پکڑ کر انہیں نیکی اور تقوی کے کاموں میں لگا دے۔

یا اللہ! نائب امیر کو بھی ہر بھلائی کی توفیق عطا فرما۔ یا اللہ! ان دونوں کے اعمال کو اپنی رضا کا باعث بنا دے۔

یا اللہ! تمام مسلمانوں کے حکمرانوں کو اپنی عوام کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرما۔

یا اللہ! ان فتنوں کے حالات میں مسلمانوں پر رحم فرما۔ یا اللہ! ان فتنوں کے حالات میں مسلمانوں پر رحم فرما۔

یا اللہ! اے تمام جہانوں کے رب! (ان مصیبتوں سے) ان کے نکلنے کا راستہ بنا دے۔

یا اللہ! انہیں معاملات میں ہدایت عطا فرما۔ یا اللہ! انہیں معاملات میں ہدایت عطا فرما۔ یا اللہ! انہیں معاملات میں ہدایت عطا فرما۔

یا اللہ! اے ہمیشہ سے زندہ و باقی رہنے والے! اے عزت و جلال والے! شام کے مسلمانوں کی حفاظت فرما۔

یا اللہ! مصر کے مسلمانوں کی حفاظت فرما۔ یا اللہ! تونس کے مسلمانوں کی حفاظت فرما۔ یا اللہ! لیبیا کے مسلمانوں کی حفاظت فرما۔

یا اللہ! یمن کے مسلمانوں کی حفاظت فرما۔ یا اللہ! ان کے لئے دینِ اسلام کو نافذ کرنے کی راہیں ہموار کر دے۔ یا اللہ! ان کی باتوں میں اتفاق پیدا فرما۔ یا اللہ! ان کی صفوں میں اتحاد پیدا فرما۔ یا اللہ! یاذا الجلال والإکرام! ان کی خواہش کو پورا فرما دے۔

اللہ کے بندوں!

اللہ کا کثرت سے ذکر کریں، اور صبح و شام اس کی تسبیح بیان کریں۔

(9) اُمّتِ مسلمہ کے فضائل ومناقب

فضیلۃ الشیخ جسٹس ڈاکٹر عبد المحسن بن محمد القاسم حفظہ اللہ

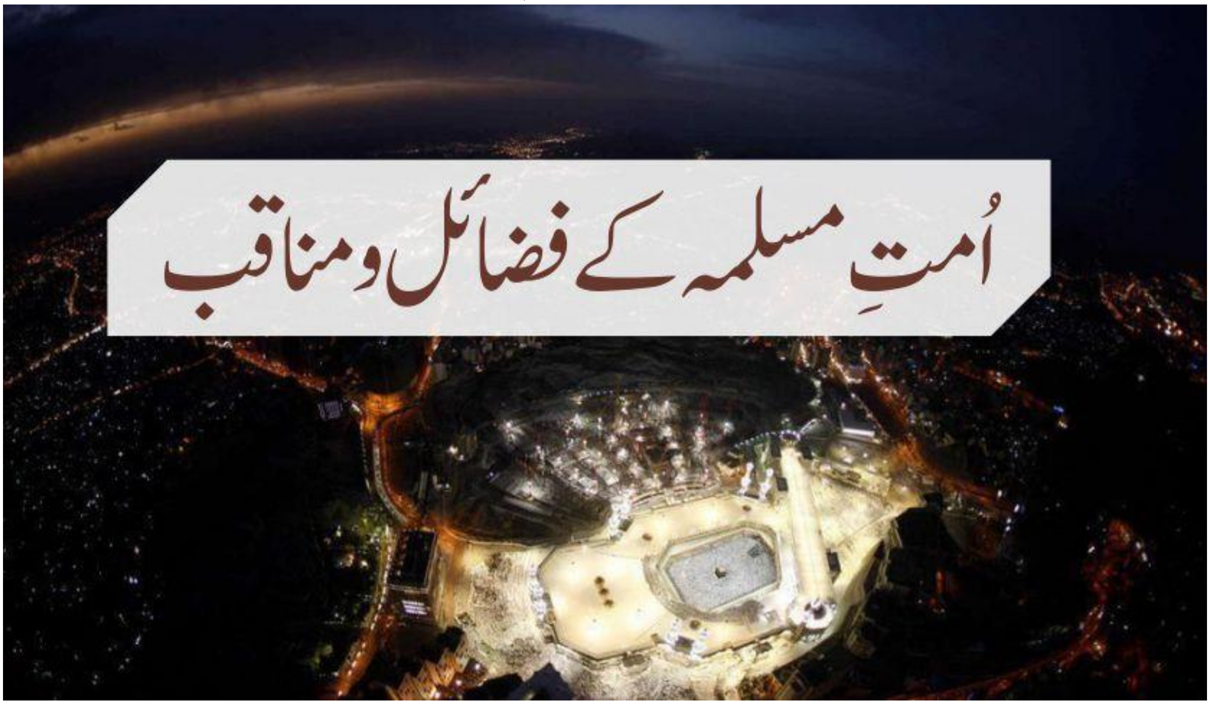

پہلا خطبہ

بیشک ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے۔ ہم سب اسی کی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے مغفرت مانگتے ہیں۔ اور اپنے نفوس کی شرارت اور اپنے ہی برے اعمال سے پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اسی کے رسول ہیں، اللہ تعالی ان پر اور ان کی آل پر اور ان کے صحابہ پر لاتعداد رحمتیں اور سلامتی نازل فرما۔

حمد و ثناء کے بعد:

اللہ کے بندوں! اللہ سے ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے؛ اور اللہ کے پاس متقی لوگوں کے لئے مزید نعمتیں ہیں، اور قیامت کے دن ان کی نجات کی گارنٹی ہے۔

اے مسلمانوں!

اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا اور ان کے درمیان فضیلتوں کو تقسیم کر دیا؛ آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھوں سے بنایا اور ان کے احترام کے لئے فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ پھر انہیں اور ان کی بیوی کو زمین میں اتار دیا، اور ان کی اولاد شہروں میں پھیل گئی اور طویل عرصہ تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ اللہ نے انہیں زمین میں ایک دوسرے پر فضیلتیں عطا کیں، اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا:

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ

الانعام– 165

اور وہی (اللہ) ہی ہے جس نے تم کو زمین کا خلیفہ بنایا اور تم میں سے بعض کو بعض پر درجات میں بلند کیا۔

اور دیگر امتوں کی بہ نسبت اس امت کو اللہ تعالی نے خاص فضیلت و عزت سے نوازا ہے۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

هُوَ اجْتَبَاكُمْ

الحج– 75

اسی نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے۔

جامع ترمذی کی حدیث ہے:

أنتم تُتِمُّون سبعين أمّةً أنتم خيرُها وأكرمُها على الله

رواہ الترمذی

اور قرآن میں بھی اس (امت) کی مدح وتعریف آئی ہے، اللہ جل جلالہ نے فرمایا:

آپ پر ستّر امتیں مکمل ہو چکی ہیں اور آپ لوگ اللہ کے نزدیک سب سے بہترین اور عزت دار ہیں۔

لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

الانبیاء– 10

ہم نے تمہاری طرف ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارا تذکرہ ہے کیا تم نہیں سمجھتے؟

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (اس آیت کی تفسیر میں) فرمایا: تذکرہ کا مطلب ہے تمہارا شرف (یعنی تمہارا شرف بیان فرمایا ہے)۔

اور اس امت کو بھلائی میں اس لئے دوسری امتوں پر فوقیت حاصل ہے کیونکہ یہ امت دین کی بنیادوں پر قائم ہے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ

آل عمران- 110

(مومنو!) جتنی امتیں (یعنی قومیں) لوگوں میں پیدا ہوئیں تم ان سب سے بہتر ہو کہ نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

امام قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ اعزاز اس امت کے پاس اس وقت تک برقرار رہے گا جب تک وہ اسے (دین کو) قائم رکھیں گے اور نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے والی صفت ان میں باقی رہے گی۔ اور اگر انہوں نے منکر کو بدلنے کی بجائے خود اپنا لیا تو یہ اعزاز ان سے خود بخود چھن جائے گا اور بہترین امت کی جگہ بُری امت کا لقب دیا جائے گا اور یہی ان کی ہلاکت کا سبب بنے گا۔

اسی امت کے مکمل دین اور افضلیت کی وجہ سے اللہ تعالی نے تمام ادیان کو منسوخ کر دیا ہے، فرمان الٰہی ہے:

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ

آل عمران- 19

بیشک دین (حق) اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہی ہے۔

اور اللہ اس (دین اسلام) کی جگہ کوئی دوسرا قبول نہیں کرے گا۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ

آل عمران- 85

جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے، اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا۔

دوسری امتیں بھی دینِ اسلام کی پابند ہیں اور تمام لوگوں کو اس (دین) پر چلنے کا حکم دیا ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

والذي نفسُ محمدٍ بيده، لا يسمعُ بي أحدٌ من هذه الأمةِ يهوديٌّ ولا نصرانيٌّ ثم يموتُ ولم يُؤمنْ بالذي أُرسلتُ به إلا كان من أصحابِ النار

رواه مسلم

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں (مجھ) محمد ﷺ کی جان ہے؛ اس امت کا کوئی بھی یہودی یا نصرانی میری نبوت کا سن کر میرے دین پر ایمان لائے بغیر مر جائے گا تو وہ (جہنم کی) آگ والوں میں سے ہو گا۔

اور اللہ نے نبیوں سے یہ وعدہ لیا تھا کہ اگر وہ (محمد ﷺ) ان کی زندگی میں آ گئے تو وہ سب ان کی ہی پیروی کریں گے۔

پیارے نبی ﷺ نے فرمایا:

لو أن موسَى كان حيًّا ما وسِعَه إلا أن يتَّبِعَني

رواہ أحمد

اگر موسی علیہ السلام زندہ ہوتے تو وہ میری ہی پیروی کرتے۔

اور نبی علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ اسلام کونے کونے میں پھیل جائے گا۔ اور فرمایا:

إن اللهَ زوَى ليَ الأرضَ فرأيتُ مشارِقَها ومغارِبَها، وإن أمّتي سيبلُغُ مُلكُها ما زُوِيَ لي منها

رواہ مسلم

بیشک اللہ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا تو میں نے مشرق و مغرب کو دیکھا، اور میری امت کی بادشاہت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک زمین میرے لئے سمیٹ دی گئی (یعنی جہاں تک میں نے زمین کو دیکھا ہے)۔

اور اللہ نے روئے زمین پر دین کے پھیلانے کا وعدہ کیا ہے۔

مسند احمد کی حدیث ہے:

ليبلغنّ هذا الأمرُ –أي: الدين– ما بلَغَ الليلُ والنهارُ، ولا يترُك اللهُ بيتَ مَدَرٍ ولا وبَرٍ إلا أدخلَه اللهُ هذا الدين، بعزِّ عزيزٍ أو بذُلِّ ذليلٍ

رواه أحمد

یہ دین ضرور پھیلے گا جہاں تک رات و دن پہنچتے ہیں، اور اللہ تعالی ہر گاؤں اور ہر شہر کے ہر گھر میں اس دین کو داخل فرمائے گا، عزت دار آدمی عزت سے حاصل کرے گا اور رسوا شخص رسوائی سے (یعنی دین کا چاہنے والا عزت اور خوشی سے دین کو اپنائے گا اور دین سے نفرت کرنے والا دین کو قبول کرنے پر مجبور ہو جائے گا)۔

اور اللہ نے اس امت کے دین کی حفاظت فرمائی اور اس کے غالب کرنے کا بھی وعدہ کیا۔

اللہ جل جلالہ نے فرمایا:

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ

التوبة–33

اسی نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے کہ اسے اور تمام مذہبوں پر غالب کر دے اگرچہ مشرک بُرا مانیں۔

اس امت کی کتاب قیامت تک قائم رہے گی اور اس (امت) کی کتاب نور، ہدایت اور نصیحت ہے، جو تمام پچھلی کتابوں کی حفاظت بھی کرتی ہے اور ان پر اَمین بھی ہے۔

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ

المائدة– 48

اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ ہے۔

اور یقینا اللہ نے اس دین کو تبدیلی، تحریف اور کمی بیشی سے محفوظ کیا ہوا ہے۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

الحجر– 9

ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

اور سنت بھی قرآن کی طرح ایک وحی ہے جس کی سند اور روایت کی حفاظت قرآن کی حفاظت میں سے ہے۔

ابو حاتم رازی رحمہ اللہ نے فرمایا:

لم يكن في أمةٍ من الأُمم منذ خلقَ الله آدمَ أُمّةً يحفَظون آثارَ نبيّهم وأنساب سلَفهم مثلُ هذه الأمة

جب سے اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا ہے اس وقت سے اب تک کوئی امت ایسی نہیں ہے جو اس امت کی طرح اپنے نبی ﷺ کے اقوال کو یاد کیا اور اپنے سلف (پچھلے لوگ) کے نسب محفوظ کیے۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا:

أنا سيدُ ولد آدم يوم القيامة

رواہ مسلم

میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا۔

اور معراج کی رات تمام نبیوں نے ہمارے پیارے نبی علیہ السلام کے پیچھے بیت المقدس میں نماز شش پڑھی، اور انہیں جوامع الکلم (ایسے جامع اصول جن میں کئی اہم ترین احکامات شامل ہوں) عطا کئے گئے، اور اللہ نے انہیں تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔

اللہ کا فرمان ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ

سبأ– 28

ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے (خوشخبریاں سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر) بھیجا ہے۔

اور ان پر نبوت ختم ہو گئی۔ ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا:

وإنما حازَت هذه الأمةُ قَصب السّبق إلى الخيراتِ بنبيّها محمدٍ –صلى الله عليه وسلم-؛ فإنه أشرفُ خلق الله، أكرمُ الرّسُل على الله، وبعثَه الله بشرعٍ كاملٍ عظيمٍ لم يُعطِه نبيًّا قبلَه ولا رسولاً من الرّسُل، فالعملُ على منهاجِه وسبيلِه يقومُ القليلُ منه ما لا يقومُ العملُ الكثيرُ من أعمال غيرهم مقامَه

اور اس امت کی برتری اور فضیلت کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ یہ امت اپنے نبی محمد ﷺ کی متبع ہے؛ کیونکہ وہ اللہ کی سب سے بہترین مخلوق ہیں، اللہ کے سب سے محبوب رسول ہیں، اور اللہ نے انہیں ایسی مکمل اور عظیم شریعت کے ساتھ بھیجا ہے جو کسی نبی اور رسول کو نہیں دی گئی، اور ان کے طریقے اور راستے پر (کیا ہوا) تھوڑا عمل بھی دیگر امتوں کے بہت سے اعمال سے افضل ہے۔

اور ہمارے نبی ﷺ کے صحابہ کا مقام نبیوں کے بعد سب سے اعلی ہے، نبی علیہ السلام نے فرمایا:

خيرُ الناس قَرْني

رواہ البخاری

سب سے بہتر زمانہ میرا ہے۔

جس طرح اللہ نے اپنے دین کی حفاظت فرمائی اسی طرح ان لوگوں کی بھی حفاظت فرمائی جو ہمیشہ سے جگہ جگہ اس دین کو قائم کرتے رہے۔

صحیح مسلم کی حدیث ہے:

لا تَزالُ طائفةٌ من أمتي ظاهِرين على الحقِّ، لا يضرُّهم من خذَلَهم حتى يأتي أمرُ الله وهم كذلكِ

رواه مسلم

میری امت کی ایک جماعت حق پر قائم رہے گے، اور اگر وہ اسی حالت پر قائم ہوں تو ان کی مخالفت کرنے والا بھی انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے۔

اور اس امت کے علماء انبیاء کے وارث ہیں جو گمراہی پر کبھی اتفاق نہیں کرسکتے، اور ہر ایک صدی میں اللہ ایسے شخص کو بھیجے گا جو دین کو دوبارہ سے زندہ کرے گا۔

نبی علیہ السلام کی حدیث ہے:

إن اللہَ يبعثُ لهذه الأمةِ على رأسِ كلِّ مائةِ سنةٍ من يُجدِّدُ لها دينَها

رواه أبو داؤد

بیشک اللہ اس امت کے لئے ہر سو سال کے بعد ایک ایسے شخص کو پیدا فرمائے گا جو اس دین کو دوبارہ عام کرے گا۔

امتِ محمد ﷺ کی خصوصیات

۱۔ گواہی:

اور یہ امت دوسری امتوں پر گواہ ہے کہ ان کے رسولوں نے انہیں ڈرایا۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ

البقرۃ– 143

تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ۔

۲۔ اعتدال:

اور یہ امت سب سے بہترین اور معتدل امت ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا

البقرۃ– 143

اور اسی طرح ہم نے تمہیں ایک توسط (واعتدال) والی امت بنایا۔

۳۔ مکمل ترین اصول:

اور اس کے قوانین بھی کامل و مکمل اور عین فطرت کے مطابق ہیں، اور اس کے احکام بھی آسانی فراہم کرنے کی بنیاد پر ہیں۔

امت محمد ﷺ کو آسانیاں فراہم کرکے عزت بخشی۔ فرمان الٰہی ہے:

يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ

البقرة- 185

اللہ تمہارے ساتھ نرمی کرنا چاہتا ہے۔

اور پچھلی امتوں کے احکامات میں کافی سختی تھی جبکہ اس امت کے احکامات کا اللہ نے وسیع و آسان کر دیا ہے؛

1) کہیں بھی نماز ادا کر لیں:

جیسا کہ پوری زمین مسجد ہے (یعنی جہاں بھی نماز پڑھ لیں) اور اسکی مٹی خود بھی پاکیزہ ہے اور پاکیزگی کے لئے بھی استعمال ہوتی ہے،

فأيّما رجلٍ أدركَتْه الصلاةُ فعنده مسجدُه و طَهورُه

جہاں کہیں بھی نماز کا ٹائم ہو جائے وہی جگہ اس کے لئے مسجد ہے اور وہیں اس کی طہارت (مٹی سے تیمم کرنا) ہے۔

اوراس امت کی آسانی کے لئے ہی تیمم اور موزوں پر مسح کی سہولت دی گئی ہے، اور اس کی عبادات بھی پچھلی امتوں کی عبادات سے افضل ہیں، اور نمازوں کی تعداد تو پانچ ہے لیکن اجر پچاس نمازوں کا ملتا ہے، اور ان کی صفوں کو فرشتوں کی صفوں سے تشبیہ دی گئی ہے کہ وہ (فرشتے) اپنے رب کے سامنے پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور بہت پختگی سے صفوں کو درست رکھتے ہیں۔

2)صفوں کی فضیلت اور تیمم جیسی نعمت:

صحیح مسلم کی حدیث ہے:

فُضِّلنا على الناسِ بثلاثٍ: جُعِلَت صُفوفُنا كصُفوفِ الملائِكةِ، و جُعِلَت لنا الأرضُ كلُّها مسجِدًا، و جُعِلَت تُربتُها لنا طهورًا إذا لم نجِدِ الماء

رواہ مسلم

ہمیں لوگوں پر تین چیزوں کی وجہ سے فضیلت ملی: فرشتوں کی صفوں کی طرح ہمیں صفیں بنانے کا حکم ملا، اور پوری زمین ہمارے لئے مسجد بنادی گئی۔ اور اس کی مٹی کو ہمارے لئے پاکیزگی حاصل کرنے کا ذریعہ بنادیا اگر پانی نہ ملے تو (مٹی سے تیمم کر لیتے ہیں)۔

3) کھانے پینے کی چیزیں:

کھانے پینے کی چیزوں میں اللہ نے اس امت کے لئے بہت سی پاکیزہ چیزیں حلال کی ہیں تاکہ اللہ کی اطاعت کرنے میں مدد مل سکے، اور پچھلے لوگوں نے ظلم کیا تھا جس وجہ سے اللہ نے سزا کے طور پر ان کی جائز چیزوں کو بھی حرام کر دیا تھا۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا:

فَبِظُلْمٍ مِنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ

النساء– 160

سو یہود کے گناہوں کی وجہ سے ہم نے حرام کیں ان پر بہت سی پاک چیزیں جو ان پر حلال تھیں۔

4) بوجھ ختم کر دیا:

اور اس امت سے اس بوجھ اور طوق کو بھی ہٹا دیا جو سابقہ امتوں پر تھا۔ اللہ کا فرمان ہے:

وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ

الاعراف– 157

اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے ان کو دور کرتے ہیں۔

5) توبہ آسان کر دی:

اور سابقہ امت کی توبہ یہ تھی کہ انہوں نے اپنے آپ کو قتل کیا:

اللہ تعالی نے حکم دیا:

فَتُوبُوا إِلَى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ

البقرة–54

اب تم اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرو، اپنے آپ کو آپس میں قتل کرو، تمہاری بہتری اللہ تعالٰی کے نزدیک اسی میں ہے، تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی، وہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم وکرم کرنے والا ہے۔

اور اس امت کی توبہ تو صرف اتنی ہے کہ گناہوں پر شرمندہ ہو کر چھوڑ دینا اور دوبارہ نہ کرنے کا عزم کرنا۔

6)ظلم کا بدلہ لینے میں اختیار:

اور یہودیوں کے دین میں قتل اور زخم کا بدلہ لینا تورات میں حتمی طور پر تھا اور دیت کا کوئی تصور نہیں تھا۔ اور نصاری کے دین میں دیت تھی قصاص نہ تھا۔ لیکن اس امت کو اللہ تعالی نے قصاص (بدلہ)، معافی اور دیت میں (کسی ایک کا) اختیار دیا ہے۔ اور فرمایا:

ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ

البقرة–178

یہ پروردگار کی طرف سے (تمہارے لئے) آسانی اور مہربانی ہے۔

7)مال غنیمت جائز کر دیا:

اور مال غنیمت بھی اسی امت کے لئے جائز قرار دیا گیا جو کہ پچھلی امتوں کے لئے حرام تھا۔

ارشاد باری تعالی ہے:

فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلاَلاً طَيِّبًا

الانفال–69

پس جو کچھ حلال اور پاکیزہ غنیمت تم نے حاصل کی ہے، خوب کھاؤ پیو اور اللہ سے ڈرتے رہو، یقیناً اللہ غفور ورحیم ہے۔

اور اس امت کے لئے خطا، بھول اور وہ گناہ جو انتہائی مجبوری میں ہو گیا ہو، سب معاف ہیں اور دلوں کے وسوسہ پر اس وقت تک کوئی گناہ نہیں جب تک کہ وہ اس وسوسہ کے مطابق کوئی گناہ نہ کرے یا اس کی بات نہ کرے۔

8)بیماری بھی فضیلت کا ذریعہ:

اور اللہ نے پچھلی امتوں پر عذاب اور آزمائش کے لئے بیماریاں دیں جبکہ اس امت کا کوئی فردِ مومن اگر بیماری کی وجہ سے فوت ہو جائے تو وہ شہید ہے۔

بخاری و مسلم کی حدیث ہے:

الطاعونُ شهادةٌ لكل مُسلمٍ

متفق عليه

طاعون ہر مسلمان کی شہادت ہے۔

9)دوسری امتوں پر رعب:

اگر امت مسلمہ دین کو مضبوطی سے تھام لے تو دوسری امتوں پر اس کا ایک رعب بٹھا دیا گیا ہے، جیسا کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا:

نُصِرتُ بالرُّعبِ مسيرة شهرٍ

مجھے ایک مہینہ کی مسافت کا رعب عطا کیا گیا۔

اور اس امت کی عزت اور مکمل دین کی وجہ سے عقیدے میں کافروں کی مشابہت سے ممانعت آئی ہے؛ اور قبروں پر عمارت بنانے یا سجدہ گاہ بنانے سے منع کیا گیا ہے۔

صحیح مسلم کی حدیث ہے:

ألا وإن من كان قبلَكم كانوا يتّخِذون قبورَ أنبيائهم وصالحِيهم مساجد، ألا فلا تتّخِذوا القبورَ مساجد، إني أنهاكُم عن ذلك

رواه مسلم

خبردار! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور نیک شخصیات کی قبروں کو مسجد بنا دیا کرتے تھے، خبردار! تم قبروں کو مسجد نہ بنانا، بیشک میں تمہیں اس سے منع کر رہا ہوں۔

اور تصویریں بھی منع ہو گئیں۔ جب ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ایک کنیسہ (نصاری کی عبادت کی جگہ) دیکھا جس میں تصویریں تھیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا:

أولئكِ إذا ماتَ فيهم العبدُ الصالحُ –أو الرجلُ الصالحُ– بنَوا على قبره مسجدًا وصوَّروا فيه تلك الصُّوَر، أولئكِ شِرار الخلقِ عند الله

رواه البخاري

یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان کا کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بناتے اور اس میں (نیک لوگوں کی) تصویریں بناتے، یہ اللہ کے نزدیک بدترین لوگ تھے۔

اور ظاہری حالت میں بھی دوسری (غیر مسلم) امتوں کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے؛ اسی لئے داڑھی کو بڑھانے (لمبا کرنے) کا حکم ہے اور مونچھوں کو مونڈھنے کا، اور ان کی عبادت میں بھی مشابہت سے بچنا ہے؛ جیسا کہ اہل کتاب کی مخالفت میں سحری کھانی ہے (اہل کتاب سحری نہیں کرتے تھے)، یہاں تک کہ دیہات اور جانوروں کے معاملے میں بھی ان کی مشابہت کرنا منع ہے۔ اور اس امت کو صرف دو عیدیں دی گئی ہیں تیسری کوئی عید نہیں۔

امت محمد ﷺ کے اعزازات

۱۔ عمر کم اور ثواب زیادہ:

اور امت محمد ﷺ کا اس دنیا میں وقت بہت کم ہے، نبی ﷺ نے فرمایا:

إنما بقاؤُكم فيما سَلَفَ قبلَكم من الأُمم كما بين صلاة العصر إلى غروب الشمس

رواہ البخاری

پچھلی امتوں کے مقابلے میں تمہاری دنیاوی زندگی عصر اور مغرب کے درمیانی وقت کی طرح (بہت کم) ہے۔

اور اس امت کے افراد کی زندگی ساٹھ سے ستر سال کے درمیان ہے لیکن بہت بابرکت ہے جس کی مثال نبی علیہ السلام نے بارش سے دی ہے اور فرمایا:

مَثَلُ أمتي مَثَلُ المطَر

رواہ الترمذی

میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے۔(یعنی: بارش کا پانی ہر جگہ پہنچ جاتا ہے اور اس سے فصلیں مکمل طور پر ترو تازہ ہو جاتی ہیں اور یہ بابرکت پانی ہے)۔

ثواب میں اضافہ کی مثالیں

۱۔ وہ فضائل جن کا تعلق اوقات سے ہے:

اور صبح سویرے کے کاموں میں برکت رکھی گئی ہے، اور اللہ نے اس امت کے رات اور دن میں بھی برکت رکھی ہے، اور ایک دن یا رات کے نیک اعمال کا ثواب مہینوں اور سالوں کی عبادت سے افضل کر دیا ہے؛ جیسا کہ لیلۃ القدر (صرف ایک رات) کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ عرفہ کا روزہ پچھلے اور اگلے ایک سال کے گناہ معاف کرنے کا سبب بنتا ہے۔ اور عاشوراء (دس محرم) کے روزے سے پچھلے ایک سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اور ہر مہینے کے تین روزے (۱۳۔۱۴۔۱۵) پورے سال کے روزوں کے برابر ہیں۔

۲۔ وہ فضائل جن کا تعلق جگہ سے ہے:

اور اللہ نے اس امت کو بہت مبارک اور فضیلت والے مقامات عطا کر کے بھی عزت بخشی ہیں؛ جیسا کہ مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے اور

مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب دوسری مساجد کے مقابلے میں ایک ہزار نمازوں کا برابر ہے۔ اور مسجد اقصی میں ایک نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہے۔

۳۔ نماز باجماعت اور تلاوت قرآن کی فضیلت:

اور چھوٹے چھوٹے اعمال کا ثواب بھی اللہ کے نزدیک بہت زیادہ ہے؛ جیسا کہ اگر کوئی شخص عشاء کی نماز باجماعت پڑھتا ہے تو اس کا ثواب آدھی رات کے قیام کے برابر ہے اور اگر اس کے ساتھ فجر بھی باجماعت ادا کرتا ہے تا اس کی فضیلت پوری رات کے قیام کی طرح ہے۔ اور جو قرآن کا ایک حرف پڑھتا ہے اسے ہر حرف ہر نیکی ملتی ہے۔

۴۔ زبانی عبادت کے فضائل:

ومن قال: سبحان الله وبحمده مائةَ مرّة، حُطّت عنه خطاياه وإن كانت مثلَ زبَدِ البحر

اور جو شخص 'سبحان اللہ وبحمدہ' سو مرتبہ کہے تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

ومن قال: سبحان الله العظيم وبحمده غُرِسَت له نخلةٌ في الجنة

اور جو شخص یہ کہتا ہے: سبحان اللہ العظیم وبحمدہ۔ تو اس کے لئے جنت میں کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔

ومن قال: سبحان الله مائةَ مرّة كُتِبَت له ألفُ حسنةٍ، أو حُطّت عنه ألفُ خطيئةٍ»، و«من صلّى اثنتَي عشرة ركعة في يومٍ وليلةٍ بنَى الله له بهنّ بيتًا في الجنة

اور جو شخص سو مرتبہ سبحان اللہ کہے: اس کے لئے ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں یا ایک ہزار گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اور جو شخص ایک دن اور رات میں بارہ رکعت (سنت) پڑھتا ہے اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔

مزید انعامات

۱۔ جمعہ کا دن:

اس امت کو بھلائی کے بہت زیادہ مواقع فراہم کئے گئے ہیں؛ سب سے افضل ترین دن اسی امت کو عطا کیا گیا، نبی ﷺ نے فرمایا:

هُدِينا إلى الجُمعة وأضلَّ الله عنها من كان قبلَنا

رواه مسلم

ہمیں جمعہ کا دن عطا کیا گیا اور اللہ نے پچھلی امتوں کو اس دن کے حاصل کرنے کا شرف نہیں بخشا۔

۴،۲۔۔۔۔۔ سلام اور آمین: اور سلام کا لفظ بھی اجرِ عظیم کے ساتھ اسی امت کو عطا کیا گیا جبکہ دوسری امتیں اس سے محروم رہیں۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

ما حسَدَتكم اليهودُ على شيءٍ ما حسَدَتكم على السلام والتأمين

یہودیوں کو تم سے کسی چیز پر اتنا حسد نہیں ہوتا جتنا سلام اور آمین پر ہوتا ہے۔

۴۔ دُگنا اجر:

اور اس امت کے اجر کو بھی ڈبل (دُہرا) کر دیا گیا۔

اللہ تعالی نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ

الحديد–28

اے لوگوں جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرتے رہا کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اللہ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ دے گا۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا:

لكمُ الأجرُ مرتين. فغضِبَت اليهودُ والنصارى، فقالوا: نحن أكثرُ عملاً وأقلُّ عطاءً! قال الله: هل ظلمتُكم من حقِّكم شيئًا؟. قالوا: لا، قال: فإنه فضلِي، أُعطِيه من شِئتُ

رواه البخاري

تمہارے لئے دُگنا اجر ہے تو یہود و نصاری غصہ ہوگئے، اور کہنے لگے: ہمارا عمل زیادہ ہے اور ثواب کم! اللہ نے فرمایا: کیا تمہارے حق میں کوئی کمی کی گئی ہے؟ کہنے لگے: نہیں، اللہ نے فرمایا: یہ میرا فضل ہے میں جسے چاہوں عطا کروں۔

۵۔ پچاس صحابہ کا اجر:

اور آخری زمانے میں اس دین پر چلنے والے کا ثواب پچاس صحابہ کے اجر کے برابر ہے، اور صحابہ کا اجر تو اس سے کہیں زیادہ ہے۔ اور فتنہ کے دور میں عبادت کا ثواب نبی ﷺ کی ہجرت کے برابر ہے۔

۶۔ دوسری امتوں پر برتری:

اور ہماری امت کے فضائل دوسری امتوں کے درمیان اس طرح بھی واضح ہوتے ہیں کہ امت محمدیہ ﷺ دوسری امتوں کو اپنے بہترین دین کی دعوت دیتی ہے۔

اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے:

فمن آمن کان لہ أجرہ مرتین

اب جو شخص ایمان لے آیا اس کے لئے دوگنا ثواب ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا:

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِهِ هُمْ بِهِ يُؤْمِنُونَ (52) وَإِذَا يُتْلَى عَلَيْهِمْ قَالُوا آمَنَّا بِهِ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ (53) أُولَئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ

القصص-52/54

جس کو ہم نے اس سے پہلے کتاب عنایت فرمائی وہ تو اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور جب اس کی آیتیں ان کے پاس پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ اس کے ہمارے رب کی طرف سے حق ہونے پر ہمارا ایمان ہے ہم تو اس سے پہلے ہی مسلمان ہیں۔ یہ دوہرا اجر دیتے جائیں گے۔

اور جس طرح اللہ نے اس امت کو دین کے ذریعہ عزت دی ہے اسی طرح دنیا میں رزق کے بھی ایسے مواقع فراہم کئے جو دوسری امتوں کو عطا نہ کئے گئے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وأُعطِيتُ الكَنزَيْن: الأحمر والأبيض - أي: الذهب والفِضة

رواہ مسلم

مجھے دو خزانے دیئے گئے: ایک لال اور دوسرا اسفید۔ یعنی سونا اور چاندی۔

اور صحیح بخاری کی حدیث ہے:

فبينما أنا نائمٌ أُوتِيتُ بمفاتيح خزائن الأرض فوُضِعَت في يدي

رواه البخاری

میں سو رہا تھا مجھے زمین کے خزانے عطا کئے گئے اور میرے ہاتھوں میں رکھے گئے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وقد ذهبَ رسولُ الله - صلى الله عليه وسلم - وأنتم تمتثِلُونها"؛ أي: تستخرِجون ما فيها من الخيرات والكنوز

اللہ کے رسول ﷺ تو دنیا سے رخصت ہوگئے اور تم ان خزانوں کو نکال کو استعمال کر رہے ہو۔

۷- بیک وقت پوری امت پر عذاب نہیں آئے گا:

اور اللہ نے اپنے فضل سے ہی اس اکٹھی امت کو(ایک ساتھ) بہت سی ہلاکتوں سے بچایا ہے جن کی وجہ سے دوسری امتیں ہلاک ہوگئیں؛ بھوک کی وجہ سے، غرق ہونے کی وجہ سے، تیز ہوا کی آندھی کی وجہ سے، زمین میں دھنس جانے کی وجہ سے اور چیخ (وغیرہ) کی وجہ سے۔(مطلب یہ ہے کہ اس امت پر ایک وقت میں ایسا عذاب نہیں آتا جو پوری امت کو تباہ کردے۔

فرمان نبوی ہے:

سألتُ ربي ثلاثًا فأعطاني ثِنتَيْنِ ومنَعَني واحدةً، سألتُ ربي ألا يُهلِكَ أمتي بالسَّنَةِ –أي: بالجوع– فأعطانِيها، وسألتُه ألا يُهلِكَ أمتي بالغرَقِ فأعطانِيها، وسألتُه ألا يجعلَ بأسَهم بينهم فمنَعنيها

رواه مسلم

میں نے اپنے رب سے تین چیزیں مانگیں تو اس نے مجھے دو تو دیدیں لیکن تیسری سے انکار کردیا؛ ایک دعا میں نے یہ مانگی کہ میری امت کو بھوک سے ہلاک نہ کرنا تو یہ قبول ہوگئی۔ اور دوسری دعا یہ مانگی کہ میری امت کو غرق کرکے ہلاک نہ کرے تو یہ بھی قبول ہوگئی۔ اور تیسری دعا جو قبول نہ ہوئی وہ یہ تھی کہ امت کے افراد کے درمیان لڑائی جھگڑے ہوں۔

اور اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو یہ سہولت دی کہ ان پر ان کے علاوہ دشمنوں کو مسلط نہیں کرے گا اگرچہ وہ پوری دنیا سے اکٹھے ہوکر آجائیں۔ اور اللہ نے امت محمد ﷺ کو عذاب سے بچنے کے دو اَمان (حفاظت کا ذریعہ) دیں؛ ایک اَمان نبی ﷺ کی حیات طیبہ ہے لیکن یہ امان نبی ﷺ کی وفات کی وجہ سے ختم ہوگئی۔ اور دوسری امان اللہ تعالی سے استغفار (بخشش کی دعا) ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ

الانفال–33

اور اللہ تعالٰی ایسا نہ کرے گا کہ ان میں آپ کے ہوتے ہوئے ان کو عذاب دے اور اللہ ان کو عذاب نہ دے گا اس حالت میں کہ وہ استغفار بھی کرتے ہوں۔

اور اس امت کو زندگی میں عزت حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ فوت ہونے کے بعد بھی عزت ملی؛ اسی لئے ہمارے لئے لحد ہے اور دوسروں کے لئے گڑھا۔

قیامت کے دن امت محمد ﷺ پر انتہائی قیمتی انعامات

۱- اور قیامت میں سب سے پہلے ہمارے نبی ﷺ ہی قبر سے نکلیں گے۔

۲- اور وہی پہلی شفاعت والے ہیں اور سب سے پہلے انہی کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

۳- اور قیامت کے میدان میں تمام امتوں کے درمیان ہی اس امت کو پہچان لیا جائے گا کیونکہ اس کے وضوء کے اعضاء چمک رہے ہوں گے۔

نبی علیہ السلام کا فرمان ہے:

إن أمتي يُدعَون يوم القيامة غُرًّا مُحجّلين من آثار الوضوء

رواه البخاری

بیشک میری امت کو قیامت کے دن اس حال میں بلایا جائے گا کہ ان کے پانچ اعضاء (چہرہ، دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں) وضوء کی وجہ سے چمک رہے ہوں گے۔

۴- اور ہر نبی کو ایک دعا کا موقع دیا گیا کہ جو مانگیں گے قبول ہوگا، ہمارے نبی ﷺ نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کے لئے بچا کر رکھا ہے؛ صحیح بخاری ومسلم کی حدیث ہے:

لكل نبيٍ دعوةٌ مُستجابةٌ، فتعجّل كلُ نبيٍ دعوتَه، وإني اختبأتُ دعوتي شفاعةً لأُمّتي يوم القيامة، فهي نائلةٌ —إن شاء الله —من مات لا يُشرِكُ بالله شيئًا

متفق علیہ

ہر نبی کو ایک قبول ہونے والی دعا کا اختیار دیا گیا، اور ہر نبی نے وہ دعا دنیا میں ہی مانگ لی، لیکن میں نے اپنی دعا کو قیامت والے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے بچا کر رکھا ہے، اور یہ اِن شاء اللہ ہر اس شخص کو حاصل ہوگی جو اس حالت میں فوت ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو۔

۵- اور سب سے پہلے امت محمد ﷺ ہی پل صراط سے گزرے گی،

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

ويُضربُ الصِراطُ بين ظهرَي جهنّم، فأكونُ أنا وأمتي أولَ من يُجيزُ

رواه مسلم

اور پُل صراط کو جہنم کے اوپر درمیان میں رکھا جائے گا، اور میں اور میری امت سب سے پہلے اس کو پار کریں گے۔

۶- ہم آخری امت ہونے کے باوجود قیامت میں سب سے آگے ہوں گے۔ ۷- اور ہمارے نبی ﷺ ہی سب سے پہلے جنت دروازہ کھلوائیں گے۔

صحیح مسلم میں ہے:

آتِي بابَ الجنةِ يومَ القيامةِ فأستفتِحُ –أي: أطلبُ فتحَه-، فيقولُ الخازِنُ: من أنت؟ فأقولُ: محمد. فيقولُ: بك أُمِرتُ، لا أفتحُ لأحدٍ قبلَك

رواہ مسلم

قیامت کے دن میں جنت کے دروازے پر آکر کھلواؤں گا۔یعنی اس کو کھولنے کا کہوں گا۔ تو خازن (جنت کے دروازے کا پہرہ دار) کہے گا۔کہ آپ کون ہیں؟میں کہوں گا: محمد ﷺ۔ تو وہ کہے گا کہ آپ کے لئے ہی مجھے (سب سے پہلے دروازہ کھولنے کا) حکم دیا گیا ہے، اور آپ سے پہلے سب کے لئے منع ہے۔

۸۔ اور سب سے پہلے امت محمد ﷺ ہی جنت میں جائے گی،

۹۔ اور وہی سب سے زیادہ جنتی ہوں گے، ان کی اسّی (۸۰) صفیں ہوں گی، اور دیگر تمام امتوں کی کل چالیس صفیں ہوں گی۔حدیث میں آتا ہے:

أهلُ الجنةِ عشرُون ومائةُ صفٍّ، وهذه الأمةُ من ذلك ثمانُون صفًّا

رواہ أحمد

وفيهم سَبعون ألفًا يدخُلون الجنةَ بغير حسابٍ ولا عذابٍ

متفق عليه

قال –عليه الصلاة والسلام-: «فاستزَدتُّ ربي –عز وجل– فزادَني مع كلِّ واحدٍ سبعين ألفًا»

رواه أحمد

اہل جنت کی ایک سو بیس (120) صفیں ہوں گی، جن میں سے اَسّی (80) صفیں اس امت کی ہوں گی۔

۱۰۔ اور ان میں ستر ہزار افراد ایسے ہوں گے جو بغیر حساب وعذاب کے جنت میں جائیں گے (بخاری ومسلم)۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے اور زیادہ کی دعا کی تو اس نے میرے لئے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار افراد کا اضافہ فرمادیا (مسند احمد)۔

اے مسلمانوں!

اس امت کے مومن کی بڑی فضیلت، عزت اور شرف ہے اور اس کے ساتھ اللہ کی مدد ہے۔اسی کے لئے لائق ہے کہ وہ اپنے دین پر فخر کرے، اور اسے مضبوطی سے تھامے، اور دوسروں کو

بھی اس کی دعوت دے، اور اہل باطل کی مشابہت سے بچے، اور اس امت کا فرد ہونے پر اللہ کا شکر کرے، اور مزید نیکیاں کرتا رہے۔

أعوذ بالله من الشيطان الرجيم

میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

قُلْ إِنَّنِي هَدَانِي رَبِّي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ دِينًا قِيَمًا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

الانعام–161

آپ کہہ دیجئے کہ مجھ کو میرے رب نے ایک سیدھا راستہ بتایا ہے کہ وہ دین مستحکم ہے جو طریقہ ابراہیم (علیہ السلام) کا جو اللہ کی طرف یکسو تھے اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے۔

اللہ مجھے اور آپ کو قرآن عظیم میں برکت عطا فرمائے، اور اس کی آیات اور حکمت والی نصیحتوں سے ہم سب کو فائدہ پہنچائے۔ میں اپنی بات یہاں ختم کرتا ہوں اور اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے لئے ہر گناہ کی مغفرت مانگتا ہوں، آپ سب بھی مغفرت کی دعا کریں۔

دوسرا خطبہ

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے خاص ہے اس کی بھلائیوں پر، اور اسی کا شکر ہے اسکی توفیق اور احسانات پر، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی شان کی عظمت بیان کرتا ہوں، اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، اللہ ان پر اور ان کے آل پر اور ان کے صحابہ پر بے شمار رحمتیں اور درود بھیجے۔

اے مسلمانوں!

اس امت کا کوئی بھی فرد اس وقت تک عظمتوں کو حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ دین کے اصولوں اوراحکامات کو نہ اپنائے؛ اللہ کی توحید، محمد ﷺ کے رسول ہونے کی گواہی کا عملی ثبوت، صحیح عبادت اور مخلوق کے ساتھ نیکی (وغیرہ)۔ اور جو ان بھلائیوں کو حاصل نہیں کر سکا اُس کا اس امت میں شمار ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔

اللہ تعالی نے فرمایا:

وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفَى إِلَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا

سبأ–37

اور تمہارا مال اور اولاد ایسی چیز نہیں کہ تم کو ہمارا مقرب بنا دیں ہاں (ہمارا مقرب وہ ہے) جو ایمان لایا اور عمل نیک کرتا رہا (ایسے ہی لوگوں کو ان کے اعمال کے سبب دگنا بدلا ملے گا اور وہ خاطر جمع سے بالاخانوں میں بیٹھے ہوں گے)۔

اور کچھ لوگوں نے نبی ﷺ کو دیکھا تھا لیکن پھر بھی ایمان نہیں لائے، تو صرف انہیں دیکھنا بھی کسی کام نہ آیا، اور جسے اللہ رسوا کر دے اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا، اور فضیلت اور عزت تو ایمان، اتباع، نیکی کے کاموں میں آگے بڑھنے اور فضائل کو حاصل کرنے سے ہی ملتی ہے۔

پھر جان لو کہ اللہ تعالی نے تمہیں اپنے نبی ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کا حکم دیتے ہوئے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب– 56

اللہ تعالٰی اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔

یا اللہ! اپنے نبی محمد ﷺ پر رحمتیں اور درود نازل فرما، یا اللہ! ہدایت یافتہ خلفاء- ابو بکر، عمر، علی عثمان رضی اللہ عنہم- سے بھی راضی ہو جا جنہوں نے حق کے ساتھ فیصلے کئے اور اسی کے ساتھ عدل کیا کرتے تھے، اور تمام صحابہ سے بھی راضی ہو جا، اور اپنے جود و کرم سے ان کے ساتھ ساتھ ہم سے بھی راضی ہو جا، اے سب سے زیادہ کرم کرنے والے۔

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما۔ اور شرک اور مشرکوں کو رسوا کر دے، اور دین کے دشمنوں کو رسوا کر دے،

یا اللہ! اس ملک اور تمام مسلم ممالک کو امن و سکون اور کا گہوارہ بنا دے۔

یا اللہ! بیشک ہم قول و عمل میں تجھ سے اخلاص کی دعا کرتے ہیں۔ یا اللہ! ہر جگہ کے کمزور مسلمانوں کی مدد فرما۔

یا اللہ! ان کا حامی و ناصر اور مدد گارع معاون بن جا۔ یا اللہ! اے طاقتور! اے غالب ہونے والی ذات! جلد ہی ان کی مدد اور آسانی فرما۔ یا اللہ! اپنے اور مسلمانوں کے دشمنوں کو پریشانیوں اور مصیبتوں میں مبتلاء فرمائے۔

یا اللہ! اے تمام جہانوں کے رب! مسلمانوں کی بات حق پر جمع فرما دے۔

یا اللہ! یا رب العالمین ! ہمارے امام (امیر) کو ہدایت کی توفیق عطا فرما، اور انہیں اپنی رضا کے کام کرنے کی توفیق عطا فرما، اور انہیں عافیت اور شفا عطا فرما، اور تمام مسلمانوں کے امیروں کو اپنی کتاب پر عمل کرنے اور شریعت کو نافذ کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اللہ کے بندوں!

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل –90

اللہ تعالٰی عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے، وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔

اللہ کا ذکر کریں جو عظیم و جلیل ہے وہ تمہارا ذکر کرے گا، اور اس کے احسانات اور نعمتوں پر شکر ادا کرو وہ تمہیں مزید دے گا، اور اللہ کا ذکر ہی سب سے بڑا ہے، اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو

(10) جنت کی نعمتیں اور جنتیوں کی اعلیٰ صفات

فضیلۃ الشیخ جسٹس صلاح بن محمد البدیر حفظہ اللہ

پہلا خطبہ

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے، جو بھی اس کی حفاظت کی طرف آئے تو وہ اسے پناہ دیتا ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اپنے ہی انعام سے شفایابی سے مایوس مریضوں کو شفا دیتا ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار اور نبی محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں جنہوں نے فرمایا:

«كلُّ أمتي يدخُلون الجنةَ إلا من أبَى». قيل: ومن يأبَى يا رسول الله؟ قال: «من أطاعَني دخلَ الجنةَ، ومن عصانِي فقد أبَى»

میری امت کے تمام لوگ جنت میں جائیں گے سوائے ان لوگوں کے جو (جنت میں جانے سے) انکار کر دیں۔ کسی نے پوچھا: اللہ کے رسول ﷺ! کون انکار کر سکتا ہے؟ فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں جائے گا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

اللہ ان پر اور ان کی آل پر اور انکے صحابہ پر قیامت تک ہمیشہ رہنے والی رحمتیں اور سلامتی نازل فرما۔

حمد وثناء اور درود وسلام کے بعد،

اے مسلمانوں!

اتقوا الله، فإن تقواه أفضلُ مُكتسَب، وطاعتَه أعلى نسَب،

اللہ سے ڈرو؛ کیونکہ اس کا ڈر (تقوی) سب سے افضل کسب ہے اور اس کی فرماں برداری سب سے اعلی نسبت ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

آل عمران-102

اے ایمان والو! اللہ سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنا چاہیے دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔

اے مسلمانوں!

اللہ نے جنت کو پیدا فرمایا اور اسے اپنے اولیاء کا گھر قرار دیا اور اپنے برگزیدہ (منتخب و پسندیدہ) بندوں کی رہائش بنایا، اور اسے اپنی رحمتوں، کرامتوں اور رضا سے بھر دیا ہے۔ اور اسی کی

طرف ترغیب دلائی ہے۔ اور اسی کی دعوت دی ہے۔ اور اس کا نام دار السلام (سلامتی والا گھر) رکھا ہے۔

ایسا گھر جس کی نعمتیں نہ کبھی ختم ہوں اور نہ ہی فناء۔ ایسا گھر جس میں ہر بھلائی اضافہ کے ساتھ ہے، اور یہ (جنت) ان لوگوں کی مشتاق ہے جو اسے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان لوگوں کے لئے ہی سجائی گئی ہے جو اس کے خواہش مند ہیں۔ اور قرآن و حدیث میں کئی مقامات پر اس کی صفات (نعمتوں) کا تذکرہ ہوا ہے۔

اس میں رہنے والے بڑے سعادت مند ہیں اور اسکے وارث بہت ہی کامیاب ہیں۔

صحیح بخاری و مسلم کی حدیث ہے:

فعن أبي هريرة –رضي الله عنه– عن رسول الله –صلى الله عليه وسلم– قال: «قال الله تعالى: أعددتُ لعبادي الصالِحين ما لا عينٌ رأَت، ولا أُذنٌ سمِعَت، ولا خطَر على قلبِ بشر»

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی نے فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ کچھ (جنت میں) تیار کر رکھا ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ہی کسی کان نے اس کے بارے میں سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں اس کا تصور (خیال) آیا۔

ایسا گھر جس کے مناظر شاندار اور روشن ہوں گے، اور اس کا حسن بہت ہی خوبصورت ہے۔ اور تعمیر بڑی عمدہ ہے۔ اور اس میں ایک اینٹ سونے کی اور دوسری چاندی کی ہے۔ اور اس کی دیواروں کا گارا انتہائی تیز کستوری کا ہے۔ اور اس کے پتھر ہیرے اور موتی کے ہوں گے۔ اور اس کی مٹی زعفران کی ہے۔ جو بھی اس میں داخل ہو گا نعمتوں میں ہو گا اور پریشان نہیں ہو گا۔ اور ہمیشہ رہے گا موت نہیں آئے گی، نہ اس کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ ہی اس کی جوانی ختم ہو گی۔

اور سب سے پہلے ہمارے نبی اور سردار محمد ﷺ ہی جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے، تو ان سے خازن (جنت کا پہرہ دار) کہے گا کہ آپ کون ہیں؟ وہ جواب دیں گے: محمد ﷺ۔ تو وہ کہے گا کہ مجھے حکم دیا گیا تھا کہ آپ سے پہلے میں کسی کے لئے بھی دروازہ نہ کھولوں۔ اللہ تعالی ہمارے نبی ﷺ پر رحمتیں، سلامتی اور برکت نازل فرمائے۔

اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں، اور جنت کے دروازے کے دوپٹ کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ مکہ اور ھجر کے درمیان یا مکہ اور بُصری کے درمیان ہے۔

اور پہلا گروپ جو جنت میں جائے گا وہ چودھویں کے چاند کی طرح (روشن) ہوگا، اور جو لوگ ان کے بعد ہوں گے وہ آسمان کے سب سے زیادہ چمکدار ستارے کی مانند (روشن) ہوں گے۔ جنتیوں کو قضائے حاجت کی ضرورت ہی نہیں ہوگی، اور نہ ہی بلغم اور تھوک آئے گا۔ ان کے کنگھے سونے کے ہوں گے، اور ان کا پسینہ کستوری (کی طرح خوشبو والا) ہوگا، اور ان کی عود دان عود (ایک خاص خوشبو) ہی کی ہوگی، ان کے درمیان نہ کوئی اختلاف ہوگا اور نہ ہی بغض، ایک انسان کی مانند (سب ایک جیسے) ہوں گے، آدم علیہ السلام کی طرح ساٹھ فٹ لمبے اور سات فٹ چوڑھے ہوں گے اور صبح وشام اللہ کی تسبیح بیان کریں گے۔

جنت والے جنت میں اس حالت میں داخل ہوں گے کہ ان کے جسم پر بال نہیں ہوں گے اور داڑھی بھی نہیں ہوگی، نوعمر کی طرح ہوں گے، سفید رنگ اور سر کے بال گھنگریالے ہوں گے، سرمگیں آنکھیں، تینتیس (۳۳) سال کی عمر ہوگی۔ ان کے چہروں پر عزت، نور، خوبصورتی اور تازگی نمایاں ہوگی، آپ ان کے چہروں میں نعمتوں کی رونق دیکھیں گے۔

وہ ایک دوسرے کو پکاریں گے کہ بیشک تم ہمیشہ زندہ رہو گے کبھی موت نہیں آئے گی، اور تندرست رہو گے کبھی بیماری نہیں آئے گی، اور ہمیشہ جوان رہو گے کبھی بیماری نہیں آئے گی، اور ہمیشہ نعمتیں ملتی رہیں گی کبھی ختم نہ ہوں گی، اور تمہارے لئے جنت میں ہر قسم کے پھل ہیں۔ اور اگر جنتیوں میں سے ایک شخص جھانک لے اور اس کے کنگن نظر آجائیں تو انکی روشنی سے سورج کی روشنی اس طرح مِٹ جائے جس طرح سورج کی روشنی سے ستاروں کی روشنی مِٹ جاتی ہے۔

اور جب تم اللہ سے جنت مانگو تو جنت الفردوس مانگا کرو؛ کیونکہ وہ سب سے خوبصورت ہے اور سب سے اعلی مقام پر ہے، اس کے اوپر رحمن کا عرش ہے، اور اسی سے ہی جنت کی نہریں نکلتی ہیں، اور سب سے عظیم، میٹھی اور بہتر نہر کوثر ہے جسے اللہ نے ہمارے نبی اور سردار محمد ﷺ کے لئے تحفہ کے طور پر تیار کر رکھا ہے، اسے کھوکھلے موتی کی گول عمارت سے ہی سجایا گیا ہوگا، اور اسکی مٹی بہت تیز خوشبو والی مشک کی ہوگی، اور اس کی کنکریاں بھی موتی کی ہوں گی، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا، اس کے برتن ستاروں کی طرح بہت زیادہ ہوں گے، ایسے پرندے وہاں اُڑ رہے ہوں گے جن کی گردنیں اونٹ کی گردنوں کی طرح ہوں گی۔

اور قیامت میں نبی علیہ السلام کی حوض کا طول و عرض ایک جیسا ہوگا اس کے دونوں کناروں کے درمیان ایک مہینے کی مسافت کا فاصلہ ہوگا، یا اتنا فاصلہ ہوگا جتنا صنعاء اور مدینہ کے درمیان ہے، اس میں جنت سے دو میزابیں بہہ رہی ہوں گی، جن سے اہل ایمان سیراب ہوں گے، اور جو ایک مرتبہ اس سے پانی پی لے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی، اور اس سے وہ لوگ دور کر دیئے جائیں گے جنہوں نے (اس دین کو) بدل دیا، تبدیل کر دیا اور نئ باتیں گھڑ لیں۔

اور جب جنتی جنت میں چلے جائیں گے تو جنتیوں میں سب سے کم درجہ والا شخص آئے گا، اس سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ کہے گا کہ اے میرے رب! کیسے جبکہ تمام جنتی اپنی اپنی جگہوں میں جا چکے ہیں، اور اپنی نعمتوں کو بھی حاصل کو چکے ہیں؟ تو اس سے کہا جائے گا کہ آپ کا کیا خیال ہے اگر آپ کو وہ سب کچھ مل جائے جو دنیا کے کسی بادشاہ کے پاس ہوتا ہے؟ وہ کہے گا کہ میرے رب! میں راضی ہو گیا، اللہ فرمائے گا یہ تو تمہارا ہو ہی گیا اور اس کے ساتھ ساتھ اس جیسا، پھر اس جیسا، پھر اس جیسا پھر اس جیسا تو پانچویں مرتبہ وہ کہے گا کہ میرے رب میں راضی ہو گیا۔ اللہ فرمائے گا کہ یہ بھی تمہارا اور دس گنا زیادہ بھی تمہارا، اور وہ سب نعمتیں تمہاری جو تمہارا کا دل چاہے اور تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔ وہ کہے گا کہ میرے رب! میں خوش ہو گیا۔

اور جو سب سے بلند مقام والے جنتی ہیں ان کے بارے میں اللہ فرماتا ہے: یہ وہ لوگ ہیں جن ہی کا (جنت میں بھیجنے کا) میں نے ارادہ کیا، ان کی میزبانی کو میں نے اپنے ہاتھ سے تیار کیا ہے، اور اس پر مہر بھی لگا دی ہے، جسے کسی آنکھ نے دیکھا نہیں، کسی کان نے سنا نہیں، اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں اس کا تصور آیا۔

اور جنت میں ایسا درخت ہوگا کہ اس کے سائے میں ایک سو سال تک سواری چلتی رہے پھر بھی اس کا سایہ ختم نہ ہو، اور مومن کے لئے جنت میں ایسا خیمہ ہوگا جو ایک ہی کھوکھلے موتی کا ہوگا، جس کی لمبائی (اونچائی) ساٹھ میل کی ہو گی، دوسرا مومن ان کے پاس آئے گا لیکن وہ ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکیں گے۔

اور اگر جنتی خاتون زمین میں جھانک لے تو آسمان و زمین کے درمیانی خلاء کو روشن کردے، اور اسے خوشبو سے معطر کردے اور اس کے سر کا پردہ دنیا اور اسکی نعمتوں سے بہتر ہے، اور جنت میں کوئی کنوارا نہیں ہوگا۔

اور اللہ عز و جل جنتیوں سے فرمائے گا: اے جنتیوں! وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم حاضر ہیں اور تیری عطا کردہ سعادتوں سے بہرہ وَر ہیں، اور ہر بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ وہ فرمائے گا: کیا تم سب خوش ہو؟ وہ کہیں گے: ہمارے پیارے رب! ہم خوش کیوں نہ ہوں حالانکہ آپنے تو ہمیں اتنی نعمتیں عطا کی ہیں جو کسی کو عطا نہیں کیں۔ وہ فرمائے گا کہ کیا میں اس سے بھی افضل چیز آپ لوگوں کو نہ دوں؟ وہ کہیں گے کہ اس سے بڑھ کر کیا چیز ہو سکتی ہے؟ وہ فرمائے گا کہ میں اپنی رضا آپ لوگوں کے لئے جاری کر رہا ہوں اور آج کے بعد کبھی آپ لوگوں سے ناراض نہ ہوؤں گا۔

کتنی ہی عظیم نعمتیں ہیں! اور کتنا ہی بہترین اِکرام ہے۔

اور سب سے عظیم انعام اور سب سے بڑی نعمت اللہ تعالی کے چہرے کو دیکھنا ہے جس کے سامنے تمام نعمتیں چھوٹی ہوں گی۔

بخاری و مسلم کی حدیث ہے:

عن جرير بن عبد الله –رضي الله عنه– قال: كنا عند رسول الله –صلى الله عليه وسلم– فنظرَ إلى القمر ليلةَ البدر، وقال: «إنكم ستَرَون ربَّكم عِيانًا كما تَرَون هذا القمرَ، لا تُضامُون في رُؤيتِه»

جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول ﷺ کے پاس تھے تو انہوں نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا: آپ سب جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہیں اور اسے دیکھنے میں سب کو اکٹھا ہونے کی بھی ضرورت نہیں، اسی طرح اپنے رب کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔

اور جنت عدن میں اللہ اور جنتیوں کے درمیان صرف کبریائی کی چادر حائل ہے جو اس کے چہرے پر ہے۔ اور پکارنے والا پکارے گا: اے اہل جنت! بیشک اللہ کے پاس تمہارے لئے ایک وعدہ ہے جسے وہ پورا کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ کہیں گے کہ اللہ تبارک و تعالی نے ہمارے (نیکیوں والے) میزان کو بھی بھاری کردیا، ہمارے چہروں کو بھی منوّر کردیا، ہمیں جنت میں بھی داخل کردیا، اور آگ سے بھی بچا لیا، اب کونسا وعدہ باقی ہے؟ اللہ تعالی اپنے حجاب

کو ہٹائے گا اور وہ اس کی طرف دیکھیں گے اور ان کو جتنی بھی نعمتیں اللہ نے دی ہوں گی ان سب سے زیادہ پسندیدہ نعمت یہی ہو گی کہ وہ اپنے رب کو دیکھتے رہیں۔

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اسی نے ان کو انعامات اور بہت سے فائدے دیئے اور انکی خواہشیں بھی پوری کیں اور مزید نعمتیں عطا فرمائیں۔

اللہ تعالی مجھے اور آپ کو بھی انہی سعادت مند لوگوں میں سے بنا دے، اور ہمیں مزید بھلائیاں عطا فرمائے۔ میں جو کہہ رہا ہوں وہ آپ سب سن رہے ہیں، اور میں اللہ سے اپنے اور آپ کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے ہر گناہ اور غلطی کی مغفرت مانگتا ہوں، اور آپ لوگ بھی اسی سے بخشش مانگیں، بیشک وہ (گناہوں سے) رجوع کرنے والے تمام لوگوں کو بہت زیادہ بخشنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہی خاص ہے جو اسکی نعمتوں کے برابر ہو، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور نہ ہی اس کے سوا کوئی سچا معبود ہے۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سردار محمد ﷺ اسی کے بندے، رسول، محبوب اور برگزیدہ ہیں، اللہ ان پر اور ان کی آل پر اور صحابہ پر قیامت تک ہمیشگی کی رحمتیں اور سلامتی نازل فرما۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

التوبة–119

اے ایمان والو! اللہ تعالٰی سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

اے مسلمانو!

یہ جنت کی نعمتیں اور اس کی چند صفات ہیں: کس طرح لوگ ان نعمتوں کے حاصل کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں؟ صرف اس معمولی دنیا کی خاطر جس کو جلد ہی چھوڑ کر چلے جانا ہے۔

اور اس دنیا میں جو کچھ بچا ہے وہ شر کی گندگی ہے، کیچڑ کا پانی ہے، ہولناک عبرتیں ہیں، بقیہ سزائیں ہیں، سخت فتنے ہیں، مسلسل حادثات ہیں، لوگوں کی کوتاہیاں ہیں، اور اکثر چیزوں میں نقص اور مِلاوٹ پائی جاتی ہے۔

اللہ کے بندوں!

ڈرتے رہو ڈرتے رہو، موت پیشانیوں کے ساتھ بندھی ہوئی ہے، اور دنیا لپٹتی جارہی ہے، کتنے ہی زخم موت کو سبب بن چکے ہیں، اور کتنی ہی لغزشوں نے ہلاک کر دیا ہے، اور جو (اللہ سے) ڈر گیا اس کا سفر شروع ہو گیا اور منزل تک وہی پہنچتا ہے جو سفر شروع کر دیتا ہے۔

خبردار! اللہ کا سامان بہت مہنگا ہے، خبردار! اللہ کا سامان بہت مہنگا ہے۔ خبردار! اللہ کا سامان بہت مہنگا ہے، خبردار! اللہ کا سامان جنت ہے۔

اور درود و سلام بھیجیں احمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم پر جو ہدایت کا راستہ دکھانے والے ہیں اور مخلوق کی سفارش کرنے والے ہیں: اور جو نبی علیہ السلام پر ایک درود بھیجتا ہے اس کے بدلے میں اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

یا اللہ! اپنے نبی محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم پر رحمتیں اور درود نازل فرما، یا اللہ! ہدایت یافتہ خلفاء، سنت نبوی کے پیروکار—ابو بکر، عمر، علی عثمان رضی اللہ عنہم سے بھی راضی ہو جا، اور تمام صحابہ سے بھی راضی ہو جا، اور اے سب سے زیادہ کرم کرنے والے! اپنے جود و کرم سے ان کے ساتھ ساتھ ہم سے بھی راضی ہو جا۔

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما۔ یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما۔ یا اللہ! اے تمام جہانوں کے رب! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما، اور شرک اور مشرکوں کو رسوا کر دے۔ اور دشمنانِ اسلام کو ہلاک کر دے۔

یا اللہ! شام میں ہمارے اہل کی مدد فرما،

یا اللہ! شام میں ہمارے اہل کی مدد فرما،

یا اللہ! شام میں ہمارے اہل کی مدد فرما۔

یا اللہ! اے کریم! اے دعاؤں کو بہت بہترین سننے والے! جلد ہی ان کی مدد فرما اور پریشانی دور فرما۔ اللہ! اے دعاؤں کو بہت بہترین سننے والے! جلد ہی ان کی مدد فرما اور پریشانی دور فرما،

یا اللہ! اے دعاؤں کو بہت بہترین سننے والے! جلد ہی ان کی مدد فرما اور پریشانی دور فرما۔

یا اللہ! یا رب العالمین! حرمین شریفین کے ملک میں امن، فراخی، عزت و سکون قائم و دائم فرما۔

یا اللہ! ہمارے امام اور امیر خادم حرمین شریفین کو ان اعمال کی توفیق عطا فرما جن سے تو راضی اور خوش ہوتا ہے۔ اور ان کی پیشانی پکڑ کر نیکی اور تقوی کی طرف لے جا۔ اور تمام مسلم ممالک کے حکمرانوں کو شریعت نافذ کرنے کی توفیق عطا فرما۔

یا اللہ ! یا کریم ! یارب العالمین! تمام مسلم ممالک میں امن و سکون ، خوش حالی اور اتحاد کی نعمت سے نوازدے۔

یا اللہ! انہیں شرارتی لوگوں کے شر سے اور فاجروں کے مکر وفریب سے محفوظ فرما۔ یا اللہ! ہمارے مریضوں کو شفا عطا فرما، تمام بیماریوں اور پریشانیوں کو دور فرما، فوت شُدگان پر رحم فرما، قیدیوں کو آزاد کردے، اور دشمنوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

اللهم أغثنا، اللهم أغثنا اللهم أغثنا

یا اللہ! اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! اپنی رحمت سے ہم پر بارش برسادے۔ یا اللہ! ہم پر بارش برسادے۔ یا اللہ! ہم پر بارش برسادے۔ یا اللہ! ہم پر بارش نازل فرما اور ہمیں ناامید نہ کرنا۔

اللہ کے بندوں!

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل– 90

اللہ تعالٰی عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے، وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔

اور اللہ کا ذکر کرو جو عظمت وجلال والا ہے وہ تمہارا ذکر کرے گا۔ اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو وہ تمہیں مزید (نعمتوں سے) نوازے گا۔ اور اللہ کا ذکر بہت بڑا ہے۔ اور جو تم کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے۔

(11) دین پر استقامت

فضیلۃ الشیخ جسٹس حسین بن عبد العزیز آل الشیخ حفظہ اللہ

پہلا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو بہت قدر دان اور نہایت بردبار ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود بر حق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے، میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد -ﷺ- اللہ کے بندے اور برگزیدہ رسول ہیں، یا اللہ! ان پر، ان کی آل، اور بادشاہ و علم رکھنے والے اللہ کی رضا پانے والے صحابہ کرام پر سلامتی، رحمتیں اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد، لوگوں!

کما حقہ تقوی الہی اپناؤ اور اسلام کو مضبوطی سے تھام لو، تو تم دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو جاؤ گے۔

مسلمانوں!

یہ اللہ تعالی کی ہم پر بہت بڑی نعمت ہے کہ ہماری اس دین کے لئے رہنمائی فرمائی اور ہمیں مسلمان بنایا:

وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُم بِهِ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ

المائدة–7

تم پر جو اللہ کی نعمتیں نازل ہوئی ہیں انہیں اور تمہارے ساتھ طے شدہ معاہدے کو یاد رکھو، جب تم نے کہا تھا کہ: ہم نے [معاہدہ] سنا اور مان لیا۔ اور اللہ تعالی سے ڈرتے رہو، یقیناً اللہ دلوں کی باتوں کو جاننے والا ہے۔

اللہ کی نعمتوں کی بدولت حج مکمل کرنے والو! اللہ کے احسانات کی بدولت نیکیوں کی بہاروں میں ہمہ قسم کی نیکیاں کرنے والو! ان نعمتوں پر اللہ جل و علا کا شکر ادا کرو، اللہ کے دین اور شریعت پر ثابت قدم ہو جاؤ، اللہ کی نافرمانی اور حدود سے تجاوز کرنے سے باز رہو، تمہارے پروردگار کا فرمان ہے:

فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

ھود– 112

تو اور تیرے ساتھ توبہ کرنے والے لوگ بھی اسی طرح ثابت قدم رہیں جیسے آپ کو حکم دیا گیا ہے اور حد سے نہ بڑھو، بے شک تم جو کچھ تم کرتے ہو وہ خوب دیکھنے والا ہے۔

سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: "اللہ کے رسول! مجھے ایسی اسلامی تعلیم دیں کہ پھر مجھے آپ کے علاوہ کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت ہی نہ پڑے" تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (تم کہو: میں اللہ پر ایمان لایا، اور پھر اس پر ثابت قدم ہو جاؤ) مسلم

اس فانی زندگی میں مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالی کی وحدانیت پر استقامت اختیار کرے۔ دعائے عبادت اور حاجت، امید اور خوف، ڈر اور رغبت، قولی اور فعلی، قلبی اور جسمانی، ظاہری اور باطنی ہر قسم کی عبادت صرف اللہ کے لئے کرے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (162) لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ

الانعام–163/162

کہہ دیں: یقیناً میری نماز، قربانی، زندگی اور موت سب اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے، مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں اولین فرماں برداروں میں سے ہوں۔

یہ استقامت ہی ہے جو تمہیں کامل انکساری کے ساتھ اپنے خالق کی محبت میں انتہا تک پہنچا دے گی اور تم اس کی آخری درجے تک تعظیم بھی کرنے لگو گے، اس تعظیم

میں ربوبیت، الوہیت اور اسما وصفات کے تمام تر تقاضے موجود ہوں گے، فرمانِ باری تعالی ہے:

اِتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ

الاعراف– 3

تمہاری طرف تمہارے پروردگار کی جانب سے جو کچھ بھی نازل کیا گیا ہے اس کی اتباع کرو، اس کے علاوہ کسی بھی دوست کی اتباع نہ کرو۔

ایسے ہی اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَأَنْ أَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (105) وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِنَ الظَّالِمِينَ (106) وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

یونس–107/105

آپ یکسو ہو کر دین حنیف کی طرف اپنی سمت قائم رکھیں اور مشرکوں میں شامل نہ ہوں۔اور اللہ کے علاوہ کسی کو بھی مت پکاریں جو تمہیں نفع یا نقصان نہیں دے سکتے، اگر تم ایسا کرو گے تو تم ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔اور اگر اللہ آپ کو کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو اس کے سوا کوئی اسے دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ آپ سے کوئی بھلائی کرنا چاہے تو کوئی اسے ٹالنے والا نہیں، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے فضل نوازتا ہے، وہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (تم اللہ کو یاد رکھو وہ تمہاری حفاظت فرمائے گا، تم اللہ کو یاد کرو تو تم اسے اپنی سمت میں پاؤں گے، جب بھی مانگو تو اللہ سے ہی مانگو، اور جب مدد مانگو تو اللہ سے ہی مدد طلب کرو۔۔۔) ترمذی نے اسے روایت کیا ہے اور اسے حسن صحیح قرار دیا ہے۔

مسلم اقوام!

لوگوں کے لئے نجات دہندہ استقامت ہی ہے جو لوگوں کو ناقابل تسخیر عظمت الہی کے سامنے سرنگوں کر دیتی ہے؛ یہی وجہ ہے کہ مخلوق کتنی ہی بلند شان والی ہو، اس کا مرتبہ کس قدر ہی بلند کیوں نہ ہو؛ وہ پھر مخلوق ہی رہتی ہے جو کہ پیدا کی گئی ہے، کسی کی زیر ملکیت ہے اور اس کے معاملات کوئی اور چلا رہا ہے، اللہ تعالی نے ساری مخلوقات میں سے افضل ترین اپنے نبی ﷺ کے بارے میں فرمایا:

قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

الاعـــراف– 188

آپ کہہ دیں: مـیں تو خود اپنے آپ کو نفع یا نقصـان پہنچـانے کا اختیار نہـیں رکھتـا۔ اللّٰـہ ہی جو کچھ چـاہتـا ہے وہ ہوتـا ہے۔ اور اگر مـیں غیب جـانتـا ہوتا تو بہت سے مفـادات حـاصـل کر لیتا اور مجھے کبھی کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔ مـیں تو ایمان لانے والوں کو محض ایک ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں۔

اس لیے اللّٰـہ کے بندے! اللّٰـہ تعـالی سے امید رکھ، صرف اسی سے مانگ، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اپنی مشکل کشائی، حـاجت روائی اور تکلیفیں دور کرنے کی دعـائیں اسی سے کرو، فـرمانِ باری تعـالی ہے:

وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

الانعـام– 17

اگر اللّٰـہ تجھے کوئی تکلیف پہنچـانا چـاہے تو اس تکلیف کو اس کے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا اور اگر وہ کوئی بھلا کرنا چـاہے تو بھی وہ ہر چیز پر قـادر ہے۔

اسی طـرح اللّٰـہ تعـالی کا فـرمان ہے:

أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ أَإِلَهٌ مَعَ اللَّهِ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ

النمـل– 62

بھلا کون ہے جو لاچـار کی پکار پر اس کی فـریاد رسی کرکے اس کی تکلیف دور کر دیتـا ہے؟ اور تمہیں زمین کے جـانشین بنـاتـا ہے؟ کیا اللّٰـہ کے سـاتھ کوئی اور الٰہ ہے؟ تم بہت تھوڑی نصیحت حـاصـل کرتے ہو۔

اللّٰـہ کی مخلوق! تمہـارے اس زندگی مـیں وجود کا مقصـد ہی یہ ہے کہ تم صراط مستقیم پر استقامت کے سـاتھ چلو، تمہـاری زندگی، اٹھنـا بیٹھنـا، معـاملات سمیت ہر چیز نازل شدہ وحی اور سیرت النبی ﷺ کے مطـابق ہو، فـرمانِ باری تعـالی ہے:

وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

الانعام–153

اور بلاشبہ یہی مـیری سیدھی راہ ہے لہذا اسی پر چلتے جـاؤ اور دوسری راہوں پر نہ چلو ورنہ وہ تمہیں اللّٰـہ کی راہ سے ہٹـا کر جدا جدا کر دیں گی اللّٰـہ نے تمہیں انہی باتوں کا حکم دیا ہے شـاید کہ تم تقوی حـاصـل کر لو۔

اللہ کے بندے! قرآن کریم اور سنت سید الانبیاء والمرسلین پر ظاہری اور باطنی ہر انداز سے استقامت اختیار کر، تمہارے عقائد اور اعمال، فیصلے کرنے اور کروانے کے طریقے سب کچھ ان کے مطابق ہونا چاہیے، ہمارے پروردگار کا فرمان ہے:

وَاتَّبِعْ مَا يُوحَى إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ

یونس–109

آپ کی طرف جو وحی کی جاتی ہے اسی کی اتباع کریں اور اس پر ڈٹے رہیں یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

فَلِذَٰلِكَ فَادْعُ وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَقُلْ آمَنتُ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِن كِتَابٍ

الشوریٰ–15

چنانچہ آپ اسی دین کی دعوت دیں اور جو آپ کو حکم دیا گیا ہے اس پر ڈٹ جائیں۔ اور ان کی خواہشات پر نہ چلیں اور کہہ دیں کہ: "میں اللہ کی نازل کردہ کتاب پر ایمان لایا"۔

اے مؤمن! حدود اللہ کا خاص خیال رکھیں، خالص اسی کے لئے اعمال کریں، نیک اعمال کا ارادہ اور ہدف اللہ کے لئے ہی ہو تو تم دائمی سعادت، امان اور عظیم کامیابی حاصل کر لو گے، دنیا ہو یا آخرت دونوں جہانوں میں خوش حال ترین زندگی گزارو گے، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (13) أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

الاحقاف–14/13

یقیناً جن لوگوں نے کہا: ہمارا پروردگار اللہ ہے اور پھر اس پر ڈٹ گئے تو انہیں کوئی خوف یا غم لاحق نہیں ہو گا۔ یہی لوگ ہیں جنتوں والے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔

نیکیوں کی بہاروں کو ضائع کرنے والے! گناہ اور مہلک پاپ کما کر اپنے آپ پر ظلم ڈھانے والے! اپنے مولا کی طرف رجوع کر، اور تیرے دل میں امید اور آس جگانے والا فرمان سن، اس انداز سے سن کہ دل کی اتھاہ گہرائیوں تک پہنچ جائے، اللہ تعالی کے اس فرمان سے رحمت اور محبت چھلکتی ہے، یہ فرمان تمام لوگوں کے لئے ہے چاہے ان کے پاپ کتنے ہی زیادہ ہوں، انہوں نے گناہوں کے انبار لگا رکھے ہوں، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

الزمر–53

آپ کہہ دیں: اپنی جانوں پر زیادتی کرنے والے میرے بندو! تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، یقیناً اللہ تعالی تمام تر گناہ معاف فرما دیتا ہے، بیشک وہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اس فرمان کے بعد اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو وقت گزرنے سے پہلے توبہ اور انابت کی ترغیب بھی دلائی ہے کہ بعد میں پچھتاوا نہ ہو، چنانچہ فرمایا:

وَأَنِيبُوا إِلَى رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ (54) وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ

الزمر– 54/55

تم اپنے اوپر عذاب آنے سے قبل ہی اپنے پروردگار کی طرف رجوع کر لو اور اس کا حکم مان لو مبادا تمہیں کہیں سے مدد بھی نہ مل سکے۔ اور تمہارے رب کی جانب سے تمہاری طرف نازل کی گئی سب سے اچھی بات کی پیروی کرو، قبل ازیں کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں شعور تک نہ ہو۔

یا اللہ! ہمیں انابت اور توبہ کرنے کی توفیق عطا فرما، یا ذالجلال والاکرام! میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں اور اللہ تعالی سے اپنے لیے اور سب مسلمانوں کے لئے تمام گناہوں کی بخشش مانگتا ہوں، تم بھی اسی سے بخشش طلب کرو، بیشک وہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں صرف ایک اللہ کے لئے ہیں، درود و سلام ہوں خاتم النبیین پر کہ آپ کے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں ہے۔

حمد و صلاۃ کے بعد

مسلمانوں! میں اپنے آپ اور تمام سامعین کو تقوی اپنانے کی نصیحت کرتا ہوں۔

اللہ کے بندوں!

اطاعت الہی پر ڈٹ جاؤ تو تم کامیاب ہو جاؤ گے، قرآن و سنت کی تعلیمات پر کاربند رہو تو دونوں جہانوں میں خوشیاں ہی خوشیاں پاؤ گے؛ کیونکہ عزت اور سیادت دین الہی اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں پنہاں ہے۔ نیز عقیدہ توحید اور تقوی کی بدولت بہترین انجام حاصل ہوگا، فرمانِ باری تعالی ہے:

اَلَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ

الانعام- 82

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم [یعنی شرک] سے آلودہ نہیں کیا؛ تو یہی لوگ ہیں جن کے لئے امن ہے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

جبکہ ذلت، رسوائی، شرمندگی اور نقصان؛ گناہوں، معصیتوں اور اللہ تعالی کے احکامات سے رو گردانی پر ملتے ہیں، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ

النساء- 14

اور جو بھی اللہ اور رسول اللہ کی نافرمانی کرے گا اور حدود اللہ سے تجاوز کرے گا تو اللہ اسے ہمیشہ کے لئے جہنم رسید فرمائے گا اور اس کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔

رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام افضل ترین اعمال میں سے ہے، یا اللہ! ہمارے حبیب، نبی، رسول اور آنکھوں کی ٹھنڈک جناب محمد-ﷺ- پر درود و سلام، برکتیں اور نعمتیں نازل فرما۔

یا اللہ! اہل بیت، تمام صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین نیز ان کے نقش قدم پر روزِ قیامت تک بہترین انداز سے چلنے والوں سے بھی راضی ہو جا۔

یا اللہ! مومن مرد و خواتین کو بخش دے، مسلمان مرد و خواتین کو بخش دے۔

یا اللہ! زندہ اور فوت شدگان سب کی مغفرت فرما دے۔

یا اللہ! ہمارے اور تمام مسلمانوں کے حالات سنوار دے۔

یا اللہ! سب مسلمانوں کی پریشانیاں ختم فرما دے۔

یا اللہ! ان کی مشکل کشائی فرما دے۔

یا اللہ! مسلمان مریضوں کو شفایاب فرما۔ یا اللہ! غریب مسلمانوں کو مالدار کر دے۔

یا اللہ! ان کے دلوں میں الفت ڈال دے۔

یا اللہ! حق اور تقوی پر انہیں متحد فرما دے۔

یا اللہ! تمام مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد پیدا فرما دے۔

یا اللہ! تمام مسلمانوں کو کتاب و سنت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ یا ذا الجلال والاکرام!

یا اللہ! جو بھی مسلمانوں کے بارے میں برے ارادے رکھے تو اسے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں، یا اللہ! جو بھی مسلمانوں کے بارے میں برے ارادے رکھے تو اسے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں، یا اللہ! جو بھی مسلمانوں کے بارے میں برے ارادے رکھے تو اسے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں۔

یا اللہ! اس کی مکاری اسی کی تباہی کا باعث بنا دے۔

یا اللہ! ان پر اپنی پکڑ نازل فرما، وہ تجھے عاجز نہیں کر سکتے، یا اللہ! ان پر اپنی پکڑ نازل فرما، وہ تجھے عاجز نہیں کر سکتے۔

یا اللہ! انہیں ذلیل ورسوا کر دے، یا اللہ! انہیں ذلیل ورسوا کر دے، یا حیی! یا قیوم! یا ذالجلال والاکرام!

یا اللہ! ہمارے حکمران کو صرف تیری پسند اور رضا کے موجب کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یا اللہ! انہیں اور ان کے ولی عہد تو صرف وہی کام کرنے کی توفیق عطا فرما جس میں تیری رضا شامل ہو، یا حیی! یا قیوم! یا ذالجلال والاکرام!

یا اللہ! تمام مسلم حکمرانوں کو صرف وہی اقدامات کرنے کی توفیق عطا فرما جن میں ان کی رعایا کی بھلائی ہو۔

یا اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی سے نواز، اور ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما۔

یا اللہ! ہماری عبادات قبول فرما، یا اللہ! ہمارے گناہوں کو دھو ڈال، یا اللہ! ہمارے درجات بلند فرما دے، یا اللہ! ہمارے درجات بلند فرما دے، یا اللہ! ہمیں بھی راضی کر دے اور تو بھی ہم سے راضی ہو جا، یا اللہ! ہمیں بھی راضی کر دے اور تو بھی ہم سے راضی ہو جا، یا اللہ! ہمیں بھی راضی کر دے اور تو بھی ہم سے راضی ہو جا، یا حیی! یا قیوم!

یا اللہ! حجاج اور معتمرین کی حفاظت فرما، یا اللہ! تمام حجاج اور معتمرین کو صحیح سلامت اپنے اپنے علاقے میں واپس پہنچا۔

یا حیی! یا قیوم! یا اللہ! تمام حجاج اور معتمرین کو صحیح سلامت اور ڈھیروں اجر و ثواب کے ساتھ اپنے اپنے علاقے میں واپس پہنچا، یا حیی! یا قیوم!

یا اللہ! ہماری اور تمام حجاج کی ضروریات اپنی رحمت سے پوری فرما دے، یا اللہ! ہماری اور تمام حجاج کی ضروریات اپنی رحمت سے پوری فرما دے، یا اللہ! تمام مسلمانوں کی ضروریات پوری فرما دے، یا ذالجلال والاکرام! یا ارحم الراحمین!

یا اللہ! ہمیں صرف وہی کام کرنے کی توفیق عطا فرما جو تجھے پسند اور محبوب ہوں، یا اللہ! ہمیں صرف وہی کام کرنے کی توفیق عطا فرما جو تجھے پسند اور محبوب ہوں۔ ہماری آخری دعوت بھی یہی ہے کہ تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔

(12) ماہ رمضان کے آخری عشرے کی تیاریاں

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبد الباری بن عواض ثبیتی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو ہمیں پے در پے نیکیوں کا موسم عطا کرتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے بندے اور اور رسول ہیں۔ آپ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی اور صاحبِ مرتبہ ہیں۔ درود و سلام نازل ہو رسول اللہ ﷺ اُن کے آل واصحاب اور ان کے نقشِ قدم کی پیروی کرنے والوں پر، ایسا درود جو قیامت کے دن ہمارے لئے باعثِ نجات ہو۔

اما بعد!

میں خود کو آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کو تقویٰ اختیار کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ

آل عمران– 102

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنا چاہیئے اور دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔

یہ دیکھیں آخری عشرے کی ٹھنڈی ہوا چلنے والی ہے اور اُس کی خوشبو سے فضا معطر ہونے والی ہے، اُس کی روشنی دکھنے لگی ہے اور نیک لوگ بڑے اشتیاق سے اُس کی فضیلتوں کی راہ تک رہے ہیں ۔ان راتوں میں بہت سارے پیر کھڑے ہو کر اپنے رب سے سرگوشی کرتے ہیں اور بہت سے ہاتھ گڑ گڑاتے ہوئے دُعا کے لئے اُٹھے ہوتے ہیں۔

ماہِ رمضان کا آخری عشرہ عبادت کے لئے افضل ترین دس راتیں ہیں۔ اور آپ جب ان راتوں کے سلسلے میں نبی کریم ﷺ کی سنت پر غور و فکر کریں گے تو آپ کو اُن کی قدر کو قیمت کا اندازہ ہو گا۔ آپ ﷺ اِن راتوں میں اس قدر زیادہ عبادت کرتے تھے جتنی دیگر ایام میں نہیں کرتے تھے ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آخری عشرے میں اس قدر زیادہ عبادت کرتے کہ اتنی عبادت دیگر ایام میں نہیں کرتے تھے۔ اسی طرح عائشہ رضی اللہ عنہا نے اِن دس راتوں میں آپ ﷺ کی حالت اور ان دس راتوں میں نبی کریم ﷺ کے برتاؤ کو اس طرح مختصر اور بلیغ انداز میں بیان کیا ہے کہ انسان کے اندر جوش پیدا ہو جاتا ہے، عزائم میں مضبوطی آجاتی ہے اور جو کامیابی و کامرانی اور فتح و نصرت کے نبوی منہج کو بیان کرتا ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو نبی ﷺ اپنی کمر کس لیتے ،راتوں کو شب بیداری کرتے اور اپنے گھر والوں کو جگاتے۔ کمر کس لیتے یعنی بیویوں سے دوری اختیار کرتے اور اپنے اوقات کو عبادت سے معمور کرتے آپ ﷺ کا دل قبولیت کی معراج پر فائز ہوتا اور آپ کا نفس دنیاوی تعلقات و آلائیشوں سے پاک ہو جاتا۔ آپ اپنے گھر والوں کو بیدار کرتے یعنی اپنے گھر والوں کو بھی یاد دلاتے انہیں ابھارتے ،جو سویا رہتا انہیں جگاتے اور جو غفلت میں پڑا ہوتا اُسے آگاہ کرتے تاکہ وہ بھی فضیلتوں کو حاصل کرے اس مبارک ماہ کے قیمتی ایام کو غنیمت جانے، اس کی عطر بیزیوں سے معطر ہو اور وہ بھی نیک لوگوں کے قافلے میں شامل ہو جائے۔ آپ ﷺ شب بیداری کرتے یعنی

رات کا زیادہ تر حصہ یا پوری رات قیام کرتے اپنی روح کو سعادتوں سے بھر دیتے، سرگوشیوں سے لذت محسوس کرتے اور اپنے رب کی قربت سے لطف اندوز ہوتے جو کہ آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور نفس کی خوشگواری کا ذریعہ ہے۔

اس عرصے میں بندہ اس بات پر اپنے رب کی حمد بجالاتا ہے اور اپنے خالق کی شکر گزاری کرتا ہے کہ اُس نے بندے کی زندگی کو مہلت دی اور اس کی عمر میں اضافہ کیا تاکہ وہ گذشتہ کوتاہیوں کی تلافی کر سکے، مزید نیکیوں کے کام کر سکے اور نیکیوں کے عظیم ترین موسم کی بھلائیوں کو جمع کر سکے اور تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جس کی عمر لمبی ہو اور اعمال اچھے ہوں اور اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔ اور جب ایک مسلمان اس بات سے واقف ہو اور اُسے یقینی طور پر اس بات کا احساس ہو کہ زندگی بہت مختصر ہے ایام تیزی سے گزر رہے ہیں ،موت بالکل قریب ہے اور مواقع بار بار نصیب نہیں ہوتے تو وہ بھلائی کے کاموں میں جلدی کرتا ہے اور اُسے غنیمت سمجھنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔

رمضان کا یہ مہینہ تمام مہینوں کا سردار ہے، اس کی بھلائیاں مسلسل اور برکتیں پے در پے نازل ہوتی ہیں۔ جو شخص اس ماہِ مبارک میں نیکی میں پیش قدمی کرتا ہے وہ اپنی جگہ رکتا نہیں ہے بلکہ مسلسل آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اور جو شخص مہینے کی ابتداء میں سستی اور غفلت کا شکار رہتا ہے وہ اس عشرے میں تیز قدموں کے ساتھ چلتا ہے تاکہ وہ بھی نیک بختوں کے زمرے میں شامل ہو جائے اور کامیاب ہونے والے لوگوں کی صف میں اپنی جگہ بھی بنالے۔ اور ایسا کرنے کا موقع دستیاب ہے اور بھرپور امکان موجود ہے اور باتوفیق انسان وہی ہے جو اپنے جوش کو شعلہ زن کرلے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرکے پر عزم ہو جائے، مساجد کا رخ کرے نیت کی تجدید کرے اور سستی کا لبادہ اتار پھینکے اس عشرے میں اپنے دل کو سکون کا موقع فراہم کیجیے اور اللہ کے ساتھ، قرآن کے ساتھ، قیام کے ساتھ اور ذکر و دُعا کے ساتھ سفر پر نکل جائیے۔ اپنے کندھوں سے زندگی کی مشغولیات کو اتار پھینکیئے اور اپنی روح کو ایمانی فضا اور رحمٰن کی بادشاہت کی سیر کروائیے۔

یہ مبارک راتیں محبت کرنے والوں کی سانسوں، توبہ کرنے والوں کے قصوں، عاجزی اور انکساری کے ساتھ گناہ گاروں کی آہ بکاہ اور بہنے والے آنسوؤں سے معمور ہوتی ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ

السجدۃ- 16

ان کی کروٹیں اپنے بستروں سے الگ رہتی ہیں اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ خرچ کرتے ہیں۔

حسن بصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا بات ہے کہ رات کو تہجد پڑھنے والوں کے چہرے سب سے زیادہ خوبصورت ہوتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کیوں کہ انہوں نے تنہائی میں رحمٰن سے ملاقات کی تو اُس نے انہیں اپنے نور کا لباس پہنا دیا۔ ان راتوں میں لوگ اپنے کے بل صف بہ صف کھڑے ہو کر آنسو بہاتے ہیں اور اللہ سے اپنے گلو خلاصی کی التجائیں کرتے ہیں۔ کوئی کوتاہیوں پر اپنے آپ کو ملامت کر رہا ہوتا ہے کوئی اپنے انجام کی ہولناکیوں پر غور و فکر کر رہا ہوتا ہے تو کوئی سمیع و بصیر ذات سے ڈر رہا ہوتا ہے اور صبح ہونے تک گریہ زاری کی یہی اے اللہ تو ہمیں معاف فرما۔ کیفیت جاری رہتی ہے۔

ماہِ رمضان میں اور خصوصاً آخری عشرے میں قرآنِ کریم کی آیتوں سے اپنے کو معمور کیجیے، کاموں کو محظوظ کیجیے اور اپنی زبان کو معطر کیجیے کیونکہ جو بھی قرآن کریم کے معنٰی و مفہوم پر غور و فکر کرے گا اُس کا عقل و دماغ اسی کا اسیر ہو کر رہ جائے گا۔ چنانچہ قرآن کریم کی کچھ آیتیں آپ کو جنت کی سیر کروائیں گی جن میں اُس کی نعمتوں اور نہروں کی کی تصویر کشی کی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اہلِ جنت کبھی بھی جنت سے دوسری جگہ منتقل نہیں ہونا چاہیں گے۔ پھر کچھ دوسری آیتیں آپ کو دوسرے منظر نامے تک لے جائیں گی۔ کہیں جہنم اور اس کی ہولناکیوں کا بیان ہے تو کہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بادشاہت وقدرت کا بیان ہے ، کہیں ہمیشہ باقی رہنے والے خالق ومالک کے اعجاز کا تذکرہ ہے، کچھ آیتوں میں گذشتہ نبیوں کا اپنی قوموں کے ساتھ دفاع و مدافعت اور جد و جہد کا بیان اور پھر انجام کار متقیوں کے حق میں ہونے کا ذکر ہے۔ کچھ آیتوں میں بھٹکی ہوئی اور راہِ راست سے منحرم قوموں کی حالت اور اُن کے انجام کا ذکر ہے تو کچھ آیتیں فانی دنیا کی حقیت اور باقی رہنے والی آخرت کی قدر و منزلت بیان کرتی ہیں۔ پھر آپ کے کانوں سے ایسی آیتوں کی آواز ٹکراتی ہے جو آپ کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسنِ ظن اور اللہ کی رحمت وامید پر ابھارتی ہے جو کہ ہر چیز پر محیط ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ يَاعِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

الزمر–53

(میری جانب سے) کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، بالیقین اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے

یہ قرآنِ مجید ہے کہ جس کی تلاوت جب رات کی تاریکی اور سناٹے میں کی جاتی ہے تو اللہ سے ڈرنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں پھر ان کا بدن اور اُن کا دل اللہ کے لئے نرم پڑ جاتے ہیں یقیناً یہ قرآنِ کریم ہے جو انسانی وجدان کو جھنجوڑتا ہے، بند دلوں کو کھولتا ہے آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلِ رواں جاری کرتا ہے اور آپ کو اپنے رب سے قریب کرتا ہے اور یہ صورتِ حال آپ کی دُعا کو قوت عطا کرتے ہے جو آسمان کے دروازوں کو کھول دیتی ہے اور نور ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے عفو ورحمت اور مغفرت کے نزول کا سبب بنتا ہے

۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ

البقرۃ–186

جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے، قبول کرتا ہوں اس لئے لوگوں کو بھی چاہیئے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں، یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے اور ہمارے لئے قرآن کو بابرکت بنائے ،اس کی آیتوں اور حکیمانہ نصیحتوں کو ہمارے لئے مفید و بابرکت بنائے ۔ میں اپنی بات کو کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں آپ بھی اُس سے مغفرت طلب کیجیے یقیناً وہ بہت زیادہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ:

تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے ہیں ایسی تعریف جو کبھی ختم نہ ہو۔انعامات و احسانات پر میں اُس پاکیزہ ذات کا شکر ار حمد وثنا بجالاتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کے اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی اس کے علاوہ کوئی رب ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سردار محمد ﷺ اس کے

بندے اور رسول ہیں۔قیامت تک آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کے آل واصحاب پر درود و سلام نازل ہو۔

حمدوثنا کے بعد!

میں اپنے آپ کو اور آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتاہوں۔اس عشرے میں شبِ قدر ہے اور آپ کو کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا ہے یہ نزولِ قرآن کی رات ہے۔

میں اپنے آپ کو اور آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتاہوں۔اس عشرے میں شبِ قدر ہے اور آپ کو کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا ہے یہ نزولِ قرآن کی رات ہے۔اس رات میں ہمارے حکم سے ہر معاملے میں حکیمانہ فیصلہ کیا جاتا ہے۔اس رات میں روزیاں اور زندگیاں تقسیم ہوتی ہیں۔جس انسان کی کوئی قدرو قیمت نہیں ہوتی وہ اس رات میں قدروقیت والا بن جاتا ہے۔اسی رات کو اللہ تعالیٰ نے اپنے جلیل القدر نبی پر جلیل القدرامت کے لئے ایک جلیل القدر کتاب نازل فرمائی ہے۔لیلۃ القدر میں شیطان باہر نہیں نکلتا جیسا کہ اللہ کے نبی ﷺ کے ثابت ہے طلوعِ فجر تک سلامتی نازل ہوتی ہے اور یہ پوری کی پوری خیر کی رات ہوتی ہے طلوعِ فجر تک کوئی شر نہیں ہوتا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس رات کو پوشیدہ رکھا ہے۔جس طرح سے دیگر بہت ساری چیزوں کو پوشیدہ رکھا ہے علماء کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اطاعت کے کاموں میں اپنی رضامندی پوشیدہ رکھی ہے تاکہ لوگ تمام نیکیوں کو انجام دیں۔گناہوں میں اپنی ناراضگی کو پوشیدہ رکھا ہے تاکہ لوگ تمام گناہوں سے اجتناب کریں۔لوگوں کے درمیان اپنے ولی کو پوشیدہ رکھا ہے تاکہ لوگ تمام لوگوں کی تعظیم کریں دُعا میں قبولیت کو پوشیدہ رکھا ہے تاکہ لوگ تمام دُعاؤں کا اہتمام کریں۔اسمِ اعظم کو مخفی رکھا ہے تاکہ لوگ تمام اسماءِ حسنیٰ کی تعظیم کریں درمیان والی نماز کو پوشیدہ رکھا ہے تاکہ لوگ تمام نمازوں کی پابندی کریں توبہ کی قبولیت کو مخفی رکھا ہے تاکہ لوگ ہر طرح کی توبہ کی پابندی کریں۔ موت کے وقت کو مخفی رکھا ہے تاکہ انسان ڈرتا رہے اسی طرح شبِ قدر کو بھی مخفی رکھا ہے تاکہ لوگ رمضان کی تمام راتوں میں عبادت کریں۔

شبِ قدر! یہ رات ہزار مہینوں کے برابر نہیں بلکہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے یہ جلال و جمال کی رات ہے یہ ان لوگوں کو اپنے آغوش میں ڈھانپ لیتی ہے جو اپنے رب کے لئے سجدے اور قیام کی حالت میں رات گزارتے ہیں جو خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں۔ ذکر میں مشغول رہتے ہیں جو دُعا کے لئے اپنے ہاتھ اُٹھائے رکھتے ہیں جن کی دُعاؤں سے مسجد کے گوشے گونج اٹھتے ہیں اور جو خشوع و خضوع کے ساتھ گریہ زاری کرتے ہوئے یہ دُعا کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے اور اگر تونے ہیں معاف نہیں کیا اور ہم پر رحم نہیں کیا تو ہم یقیناً خارہ اُٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

اس رات میں آسمان روشنی سے جگمگا اٹھتا ہے کیونکہ وہاں سے رحمت و مغفرت کے فرشتے جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ اترتے ہیں تاکہ وہ سب سلامتی والی رات کی سلامتی کا مشاہدہ کریں توبہ کرنے والوں کے کلیجے ٹھنڈے ہوں گناہ گاروں کے دل سکون محسوس کریں اور ٹوٹے ہوئے دل جڑ جائیں۔ یہ ایسی رات ہے جو عفو و رحمت کی پیاسی اور مغفرت کی متلاشی روحوں کو سیراب و آسودہ کرتی ہے کیونکہ گناہوں نے انہیں آلودہ اور غفلت نے ان کی روشنی کو ماند کر دیا تھا۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

مَن قَامَ لَيلَةَ القَدْرِ إيمَانًا و احتِسَابًا، غُفِرَ له ما تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِهِ

جو شخص کی ایمان کی حالت میں اور لیلۃ القدر کی امید کرتے ہوئے قیام کرتا ہے اُس کے گزشتہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

کیا آپ نے کبھی اس حدیث کے معانی پر غور کیا کہ اُس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں یعنی خیانتیں اور گناہ سب مٹا دیئے جاتے ہیں غفلتوں کے سیاہ صفحات لپیٹ دیئے جاتے ہیں۔ گذشتہ زندگی کی ڈگر پر ہم نے جو بھی لغزشیں اور خطائیں کی تھیں اُن سب کو اللہ تعالیٰ کی عفو و مغفرت ڈھانپ لیتی ہے۔ گذشتہ تمام سالوں کی کوتاہیوں اور گمراہیوں کو شبِ قدر کی سلامتی سمیٹ لیتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿١﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿٢﴾ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ﴿٣﴾ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ﴿٤﴾ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿٥﴾

القدر– 1/5

یقیناً ہم نے اسے شب قدر میں نازل فرمایا۔ تو کیا سمجھا کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس (میں ہر کام) کے سر انجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبرائیل) اترتے ہیں۔ یہ رات سراسر سلامتی کی ہوتی ہے اور فجر کے طلوع ہونے تک (رہتی ہے)۔

اللہ کے بندوں! نبیِ ہدایت محمد رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام بھیجو جن پر درود و سلام بھیجتے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہُ یُصَلُّونَ عَلَی النَّبِیِّ یَا أَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیمًا

الاحزاب – 56

اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔

اے اللہ تو محمد ﷺ کی آل اولاد پر درود نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراھیم علیہ السلام کی آل و اولاد پر درود نازل فرمائیں۔ اے اللہ تو محمد ﷺ کی آل اولاد پر برکتیں نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراھیم علیہ السلام کی آل و اولاد پر برکتیں نازل فرمائیں۔ یقیناً تو قابلِ تعریف ہے۔

اے اللہ! تو تمام صحابہ سے راضی ہو جا اور بالخصوص خلفاء راشدین سے جو کہ ہدایت یافتہ ہیں ان سے راضی ہو جا، ابو بکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم جمیعاً اور تابعین اور تبع تابعین سب سے راضی ہو جا اور یا اللہ ان کے ساتھ ساتھ ہم سے بھی راضی ہو جا اپنے فضل و احسان سے اے ارحم الراحمین۔

اے اللہ! یقیناً تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند کرتا ہے لہٰذا تو ہمیں بھی معاف فرما۔

اے اللہ! یقیناً تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند کرتا ہے لہٰذا تو ہمیں بھی معاف فرما۔

اے اللہ! تو ہمارے اگلے پچھلے، ظاہر و پوشیدہ اور جن کو تو ہم سے زیادہ جانتا ہے تمام گناہوں کو بخش دے تو ہی آگے کرنے والا اور پیچھے کرنے والا ہے تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔

اے اللہ! ہم تجھ سے جنت اور اس کے قریب کرنے والے قول و عمل کا سوال کرتے ہیں اور ہم تجھ سے جہنم اور اس کے قریب کرنے والے قول و عمل سے پناہ چاہتے ہیں۔

اے اللہ !ہم تجھ سے جلدی اور دیر سے ملنے والی جسے ہم جانتے ہیں اور جسے ہم نہیں جانتے ان تمام بھلائیوں کا سوال کرتے ہیں اور ہم تجھ سے جلدی اور دیر سے آنے والے جنہیں ہم جانتے ہیں اور جنہیں ہم نہیں جانتے ان تمام برائیوں سے تیری پناہ چاہیے ہیں۔

اے اللہ !ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے آغاز و انجام اول و آخر وجامع بھلائیوں کا سوال کرتے ہیں اور ہم تجھ سے جنت میں اعلیٰ مقام کا سوال کرتے ہیں اے رب العالمین۔

اے اللہ ! ہم تیری نعمتوں کے زوال سے تیری عافیت کے پھر جانے سے تیری اچانک گرفت سے اور تیری ہر قسم کی ناراضگیوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

اے زندہ و جاوید ذات! ہم تیری رحمت سے تیری مدد طلب کرتے ہیں تو ہمارے تمام معاملات کی اصلاح فرما اور ہمیں پلک جھپکنے کے برابر بھی ہمارے نفسوں کے حوالے نہ کرنا۔

اے اللہ !تو ہمارے بادشاہ کو اپنی پسند اور رضامندی کے کام کرنے کی توفیق عطا فرما اور انہیں اپنی ہدایت کی توفیق دے انہیں اپنی رضامندی کے کاموں میں لگا اے رب العالمین۔

اے اللہ تو ان کے ولی عہد کو ہر بھلائی کے کام کی توفیق عطا فرما اے رب العالمین۔

اے اللہ !اے ہمارے رب ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور اگر تو نے ہمیں معاف نہیں کیا اور ہم پر رحم نہیں کیا تو ہم خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

اے ہمارے رب ! تو ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔

یقیناً اللہ تعالیٰ عدل و انصاف کا، قرابت داروں کے ساتھ احسان کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ تم اللہ کو یاد کرو وہ تمہیں یاد کرے گا اس کی نعمتوں پر شکر گزاری کرو وہ تمہیں مزید عطا فرمائے گا اور اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

خطبة الجمعة مسجد النبوي ١٨ ارمضان ١٤٤٢ ھ فضيلة الشيخ الدكتور عبد الباري الثبيتي

(13) رمضان کے بعد بھی نیک اعمال پر ہمیشگی

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بعیجان حفظہ اللہ

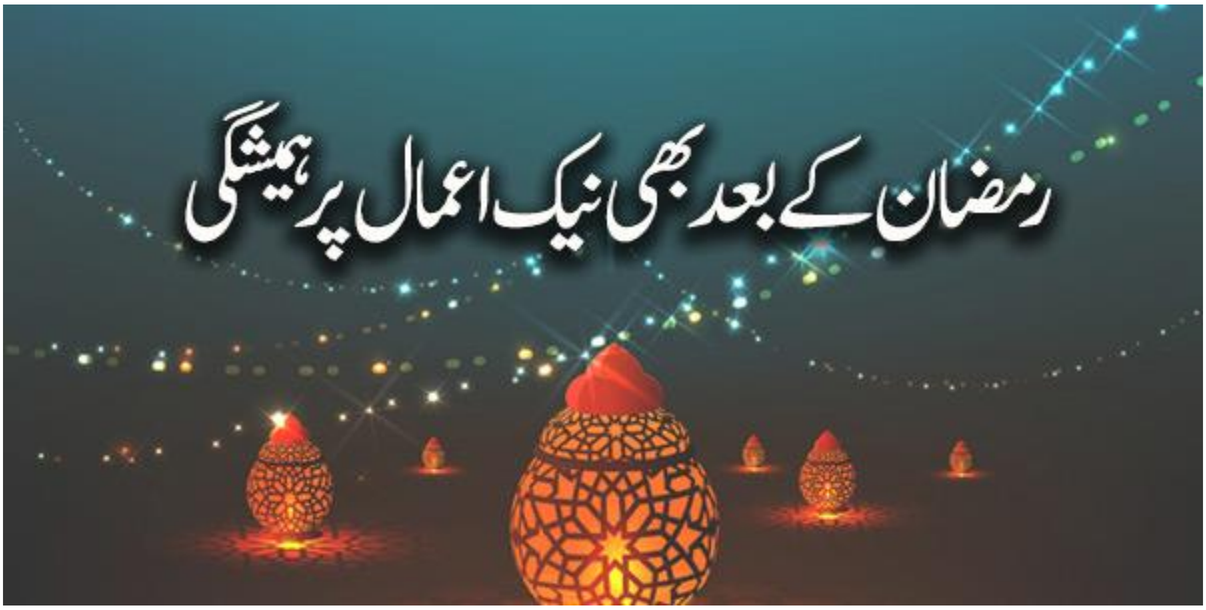

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے جسے چاہا اپنی ہدایت کی توفیق بخشی اور جسے چاہا اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کی ہدایت عطا فرمائی، پرہیزگاروں سے عبادات کو قبول فرما کر انہیں اپنی خوشنودی سے نوازا۔ ہم اسی کی حمد بجالاتے ہیں جو حمد وثنا اور نعمتوں کا وارث، صاحبِ فضل اور جود و کرم ہے۔ ہم اسی کی حمد بجالاتے ہیں جو ہمارے لئے کافی ہے اور ہر طرح کی عذاب و آزمائش سے جائے پناہ اور ہر قسم کے دکھ، پریشانیوں اور غموں سے بچاؤ کا مقام ہے۔ اُسی کی حمد بیان کرتے ہیں اور اسی سے استعانت طلب کرتے ہیں اور اُسی پر ہمارا توکل اور بھروسہ ہے۔ ہم اپنے نفس کی شرارتوں اور اعمال کی برائیوں سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کر دے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لاشریک کے سوا نہ کوئی عبادت کے لائق ہے اور نہ کوئی سچا معبود ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد ﷺ اللہ کے بندے رسول، خلیل اور اُس کی پوری مخلوق میں سے اُس کے مصطفیٰ ہیں۔ جنہوں نے پیغام پہنچا کر امانت ادا کرتے ہوئے امت کی خیر خواہی کی اور آخر دم تک اللہ تعالیٰ کے لیے خوب محنت اور

جدوجہد کی۔ سو آپ پر اور آپ کی آل واصحاب پر اور قیامت تک آنے والے ہر اُس شخص پر جس نے آپ ﷺ کے منہج کی پیروی کی اُس پر اللہ تعالیٰ کا دُرود وسلام نازل ہو۔

حمد وثنا کے بعد!

بلاشبہ سب سے شاندار بات اللہ تعالیٰ کا کلام اور سب سے شاندار رہنمائی اللہ کے رسول ﷺ کا طریقہ ہے، جبکہ دین میں نئی نئی چیزیں بدترین امور ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم کا باعث ہے۔

اے اللہ کے بندوں! میں تمہیں اور اپنے آپ کو اللہ عزوجل کے اُس تقوے کی نصیحت کرتا ہوں جو اگلے اور پچھلے تمام لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی وصیت ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ

النساء– 131

اور واقعی ہم نے ان لوگوں کو جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے تھے اور تم کو بھی یہی حکم کیا ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔

اے اقوامِ مسلم! جیسا کہ چند روز قبل ہی ہم نے ماہِ رمضان کو الوداع کیا ہے، اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ ہمیں کامیاب ومقبول بندوں میں شمار فرمالے گا اور ہمارے دل واقدام کو راہِ راست پر گامزن رکھے گا اور اپنی اطاعت وفرمانبرداری پر ہماری مدد کرتے ہوئے ہمیں اپنے پسندیدہ بندوں میں شامل فرمالے گا۔

خیر وبرکت پر مشتمل رمضان کا مہینہ اور اس کے بابرکت ایام گزر چکے اور اس کے اعمال لپیٹ دئے گئے ہیں ۔ کامیاب ہونے والے کامیاب اور محروم رہنے والے محروم رہ گئے۔ کاش مجھے کامیاب اور ناکام ہونے والوں کا علم ہوجائے تاکہ کامیاب ہونے والوں کو مبارکباد پیش کرسکوں اور ناکام ہونے والوں کے ساتھ افسوس کرسکوں۔

اے لوگوں! ہمہ وقت اللہ تعالیٰ سے تجدیدِ عہد کرو اور رمضان کے بعد بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق توڑنے سے بچو یقیناً وہ بہت قریب اور قبول کرنے والا ہے۔ دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور ہر جگہ اور ہمیشہ ضرورتوں کو پورا کرتا ہے، اس کے خزانے اس قدر بھرپور ہیں جو کبھی ختم نہیں ہوسکتے، اس کے دونوں ہاتھ آزادانہ خرچ کرنے والے ہیں۔ آسمان وزمین کی ہر مخلوق

اُسی سے مانگتی ہے۔ اور ہر روز وہ ایک شان میں ہے اور وہ ایک ایسی حی و قیوم ہستی ہے جسے نہ نیند آتی ہے اور نہ اُونگھ۔

اے اقوامِ مسلم! عبادت کرنے والوں کی عبادت کا ان پر ایک واضح اثر ہوتا ہے۔ جیسے مثال کے طور پر نماز بے حیائی اور بُرائی کو روکتی ہے اور اسی طرح حالتِ بد کا خیر و بھلائی میں تبدیل ہونا بلا شبہ قبولِ عمل کی علامت اور نشانی ہے۔ وہ نیکی بھی کتنی شاندار ہوتی ہے جو کسی گناہ کے بعد کی جائے اور وہ اُس گناہ کو دھو ڈالے۔ اور وہ نیکی اُس سے بھی کئی زیادہ اچھی ہوتی ہے نیکی کے بعد لگاتار نیکی ہو۔ تو مرتے دم تک اللہ تعالیٰ سے لگاتار نیکیوں کی دُعا کرو اور دلوں کے بگڑنے اور نیکوں میں اضافے کے بعد اُن میں کمی سے اللہ کی پناہ مانگو۔

اے اللہ! اے دلوں کے دھرم بھرم کرنے والے ہمارے دلوں کو دین پر گامزن رکھ۔ اور اے دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو بھی اپنی اطاعت کی طرف موڑ دے۔

اے اللہ کے بندوں! اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ اس کی اطاعت اور فرمانبرداری پر ثابت قدمی کی دُعا مانگو۔ جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ سے صحیح حدیث میں ثابت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنتیوں والے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اُس کے اور جنت کے مابین صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے پر اس پر تقدیر غالب آجاتی ہے اور وہ اہلِ نار کا عمل کر بیٹھتا ہے اور آگ میں گر جاتا ہے۔ جبکہ تم میں سے کوئی شخص اہلِ نار والے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ آگ اور اُس کے مابین صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے اتنے میں تقدیر غالب آجاتی ہے اور وہ جنتیوں والا عمل کرلیتا ہے اور جنت میں داخل ہوجاتا ہے۔ رواہ البخاری و مسلم۔

اے اللہ کے بندوں! مفلس اور کنگال ہونے سے اپنے آپ کو بچا کر رکھو۔ قبولِ عمل پر بھرپور توجہ دو اور اجر و ثواب کو ضائع کرنے والے اعمال سے اجتناب کرو۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ ہم میں سے مفلس وہ ہے جس کے پاس روپیہ پیسا اور مال و متاع نہ ہو، تو آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کا وہ شخص حقیقی مفلس و کنگال ہے جو روزِ قیامت نماز، روزے، زکاۃ کے ساتھ آئے گا اور اُس کے ساتھ ساتھ اُس نے کسی کو گالی بھی دی ہوگی اور کسی پر تہمت بھی لگائی ہوگی، کسی کا ناجائز مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا،

چنانچہ اس مظلوم کو اُس شخص کی بعض نیکیاں دے دی جائیں گی اور دوسروں کو بھی اُس کی نیکیوں سے ہی بدلہ دیا جائے گا اور اُس کے ذمہ پائے جانے والے حقوق کی ادائیگی سے قبل اگر اُس شخص کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو اُن مظلوموں کی خطائیں اِس شخص کے کھاتے میں ڈال دی جائیں گی اور پھر اُسے جہنم رسید کر دیا جائے گا۔ رواہ مسلم

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اپنی امت کے بعض ایسے لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہوں جو روزِ قیامت تہامہ کے سفید پہاڑوں کے برابر نیکیاں لے کر آئیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی نیکیوں کو ہوا میں اڑنے والے ذرات کے مانند بنا دے گا۔ تو ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ ! آپ ہمیں ان کے اُوصاف بتا دیں تاکہ لاعلمی اور جہالت میں کہیں ہم اُن میں سے نہ ہو جائیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہوں گے تو وہ تمہارے بھائی اور تمہاری قوم سے ہی اور رات کو عبادت بھی تمہاری طرح ہی کرتے ہوں گے لیکن وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب خلوت میں ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کو پامال کریں گے۔ ابن ماجہ۔

اے مسلمانوں ! بلاشبہ خیر و بھلائی کے راستے تو بہت ہیں لیکن انہیں اختیار کرنے والے نہ جانے کہاں ہیں؟ اسی طرح ان کے دروازے تو کھلے ہیں مگر ان میں داخل ہونے والے نہ جانے کہاں ہیں۔ یقیناً حق کا راستہ تو بالکل واضح اور صاف ہے جو اس سے بھٹک گیا وہ پکا تباہ برباد ہو جائے گا۔ لہٰذا اے اللہ کے بندوں ! ہر نیک کام سے کچھ نہ کچھ حاصل کر لو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَاأَيُّهَاالَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

الحج– 77

اے ایمان والو! رکوع سجدہ کرتے رہو اور اپنے پروردگار کی عبادت میں لگے رہو اور نیک کام کرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

ہمیشہ استقامت اور ثابت قدمی پر صبر کرنا اور ڈٹے رہنا بہت بڑی نیکی ہے کیونکہ تسلسل اور ثابت قدمی ہی اخلاص و قبولیت کی دلیل ہے جیسا کہ فرمانِ نبوی ﷺ ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے کہ جس پر ہمیشگی کی جائے۔

اور خود رسول اللہ ﷺ کا عمل ہمیشہ دائمی ہی ہوتا تھا۔ چنانچہ اطاعت و فرمانبرداری بھی ہمیشہ ہمیشہ کی ہی ہونی چاہیئے اور نیکی پر استقامت بھی ہمہ وقتی ہونی چاہیئے اور عملِ صالح کا دائمی ہونا بھی باقاعدگی سے ہونا چاہیئے۔

اے اللہ تعالیٰ ہماری دنیا و آخرت کی اصلاح فرما اور اللہ ہماری زندگی میں خیر و بھلائی کا اضافہ فرما۔ اسی پر اکتفاء کرتے ہوئے اپنے تمہارے اور تمام مسلمانوں کے لئے بخشش طلب کرتا ہوں تو تم بھی اُسی سے بخشش طلب کرو بے شک وہ غفور رحیم ہے۔

دوسرا خطبہ:

اللہ تعالیٰ کے انعامات کے برابر اُس کی تعریفات ہیں اور درود و سلام نازل ہو اس کے نبیوں پر اور اس کے رسولوں پر۔

اے اللہ کے بندوں! سب کے سب مہینے عبادت کے مہینے اور موسم ہیں اگرچہ فضائل و وظائف میں کچھ فرق ہی کیوں نہ ہو جبکہ عمر بھی ساری کی ساری عمل اور نیکی کرنے کا ایک سنہری موقع ہے اور ہر ایک کے لئے وہی میسر ہو گا جس کے لئے اُسے پیدا کیا گیا اور ہر کوئی ہر صبح اپنے نفس کا سودا کرتا ہے تو اُسے آگاہ یا برباد کرلیتا ہے۔

اے اقوامِ مسلم! اللہ تعالیٰ کو شاندار قرض دو اور اپنے لئے خوب نفع بخش سامان آگے بھیجو اور اپنے نفسوں کے لئے جو بھی خیر و بھلائی تم آگے بھیجو گے اُسے اللہ کے ہاں پاؤ گے جیسا کہ ارشاِ باری تعالیٰ ہے:

مَّن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً

البقرۃ– 245

ایسا بھی کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دے پس اللہ تعالیٰ اسے بہت بڑھا چڑھا کر عطا فرمائے۔

اور جان لو کہ روزہ گناہوں سے بچنے کی ڈھال ہے۔ ویسے تو ابن آدم کے تمام اعمال ہی نفع بخش ہیں لیکن روزہ اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ترین ہے لہذا وہی اس کا اجر و ثواب بھی عطا کرے گا۔ اس لئے جو شخص شوال کے چھ روزے رکھنے کی استطاعت رکھتا ہو اُسے یہ ضرور رکھنے چاہییں کیونکہ یہ راہِ راست اور محمد ﷺ کی سنت ہے۔ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے

مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھنے کے بعد شوال کے چھ روزے بھی رکھ لئے تو وہ سال بھر روزے رکھنے کی مانند ہے۔ رواہ مسلم۔

وہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک نیکی کو دس نیکیوں کے برابر کیا ہے تو ایک مہینہ دس مہینوں کے برابر ہوا اور چھ روزوں کو دس گنا کرنے سے ساٹھ دن یعنی دو مہینے بنتے ہیں تو اس طرح یہ پورا سال بن جاتا ہے۔ تو تم میں سے کوئی بھی ان چھ روزوں کو رکھنے سے بخل نہ کرے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ تمہارا نام بھی ان میں سے ہوجائے جنہوں نے سال بھر روزے رکھے اور یہ ایک ایسی عظیم غنیمت ہے جس کے حصول کے لئے جدوجہد اور لالچ بہت ضروری ہے اور ان چھ روزوں کے پے در پے یا الگ الگ رکھنے میں میں کوئی حرج نہیں۔

اے اللہ کے بندوں! اللہ تعالیٰ کے احسانات ہم پر بے شمار اور اس کی مہربانیاں اس قدر زیادہ ہیں کہ جو حساب وکتاب سے بالاتر ہیں اور ان میں سے کسی ایک نعمت کا بدلہ چکانہ بھی ناممکن ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ

النحل– 18

اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو تم اسے نہیں کر سکتے۔

چنانچہ اللہ کی نعمتوں اور اس کے احسانات پر اس کا شکر بجالاؤ اور انہیں اس کی اطاعت اور عبادت پر صرف کردو۔ اور یاد رکھو اگر کوئی بندہ اپنی پیدائش سے لے کر اپنی زندگی کے آخری دن تک اپنے منہ کے بل سجدے میں گرا رہے اور اللہ کی رضاجوئی میں زندگی کو فنا کردے تو وہ اللہ کی نعمتوں میں سے کسی ایک نعمت کا بدلہ بھی ادا نہیں کرسکتا۔ اور یہ ساری عبادت بروزِ قیامت اسے بالکل حقیر دکھائی دے گی۔ رواہ احمد۔

اے اللہ کے بندوں! یاد رکھو اللہ کی خاص رحمت ومہربانی کے بغیر محض نیکیوں کی بدولت کسی ایک کا بھی جنت میں داخل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بھی اپنی نیکیوں کی بدولت ہرگز نجات نہیں پاسکے گا، تو ایک آدمی نے پوچھا اللہ کے رسول ﷺ! آپ بھی اپنی نیکیوں کی بدولت نجات نہیں پاسکیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! میں بھی تب تک

نجات حاصل نہ کرسکوں گا جب تک اللہ کی رحمت مجھے نہ ڈھانپ لے لیکن تم افراط وتفریط کے درمیان میانہ روی پر ڈٹے رہو۔ رواہ مسلم۔

کسی کو بھی اپنے عمل کے غرور میں آنا نہیں چاہیئے اور نہ ہی اپنی عبادت کا احسان جتانا چاہیئے اور نہ ہی اپنے اعمال کو زیادہ سمجھے اور نہ ہی نیکی کرنے سے اکتائے کیونکہ نہ تو وہ اس کی قبولیت اور عدمِ قبولیت سے آگاہ ہے اور نہ ہی اُسے اپنے آخری انجام کا علم ہے۔

اے لوگو! حق المقدور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اپنے دین پر مضبوطی سے ڈٹے رہو اور اپنے پیارے نبی ﷺ کی سنت کو اپنے دانتوں کے ساتھ مضبوطی سے تھامے رکھو اور اپنی باہمی اصلاح کرو۔ اپنی اور اپنے وطن کے اتحاد کی حفاظت کرو اور دشمن کے خلاف ایک ہو جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ثابت قدمی اور توفیق کی دُعا کرتے رہو۔

اے اللہ ! اسلام اور اہلِ اسلام کو عزت عطا فرما۔ اے اللہ ! اسلام اور اہلِ اسلام کو عزت عطا فرما۔ اور اپنے اہلِ توحید بندوں کی مدد فرما۔

اے اللہ ! اس ملک کو دیگر تمام مسلم ممالک کو امن کا گہوارہ بنا۔

اے اللہ ! ہر جگہ مسلمانوں کے حالات کی اصلاح فرما۔

اے اللہ ! مسجد اقصیٰ کی حفاظت فرما۔

اے اللہ ! مسجد اقصیٰ کی حفاظت فرما۔ اور اُسے مسلمانوں کے قبضے میں لوٹا دے۔

اے اللہ ! مکاروں اور سازشی عناصر سے مسجدِ اقصیٰ کی حفاظت فرما۔ اور اُسے سازشوں سے محفوظ فرما۔

اے اللہ ! اپنے بندے خادم الحرمین شریفین کو ایسے اعمال کی توفیق عطا فرما جن سے تو راضی ہو جائے۔ اے اللہ ! تو اُن کے ولی عہد کو بھی بھلائی اور اپنی خوشنودی کے کاموں کی توفیق عطا فرما اور اُن پر استقامت دے۔

اے اللہ ! ہمارے روزوں اور ہمارے قیام کو قبول فرما۔

اے اللہ اے دلوں کے پھیرنے والے ! ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت قدم فرما۔

اے دلوں کو پھیرنے والے ! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کی طرف موڑ دے۔

اے اللہ ہمارے دین کی اصلاح فرما۔ جو ہماری پاک دامنی کا باعث ہے۔

اے اللہ ! ہماری آخرت کی اصلاح فرما جس کی طرف ہماری واپسی ہے ۔اور ہماری زندگی میں ہر نیکی کے کام میں اضافہ فرما۔ اے اللہ ! محمد مصطفیٰ ﷺ پر اور ان کے اہل بیت پر اور ان کے اصحابِ کرام پر اور تابعین اور تبع تابعین پر رحمتیں اور برکتیں نازل فرما۔

خطیب فضیلۃ الشیخ عبد اللہ البعیجان (حفظہ اللہ تعالٰی) بتاریخ:9/ شوال/ 1442 ھجری، بمطابق 21/ مئی/ 2021 عیسوی۔

(14) تخلیق کائنات کی حکمت اور اس کے احکام

فضیلۃ الشیخ پروفیسر ڈاکٹر علی بن عبد الرحمن الحذیفی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں بلندی والے اور ارض و سماء کے رب کے لئے ہیں جس نے خیر و برکت کا باعث نیکیوں کا حکم دیا اور ہلاکت و بربادی اور نحوست و شر پر مشتمل حرام چیزوں سے منع

فرمایا۔ میں اپنے رب کی ظاہری اور پوشیدہ تمام نعمتوں پر اس کا شکر بجالاتا ہوں جنہیں اُس کے سوا کوئی شمار نہیں کر سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لاشریک کے سوا کوئی دسچا معبود نہیں اور وہ انتہائی خوبصورت ناموں اور کامل ترین صفات میں منفرد ذات ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ ہمارے نبی و سردار محمد ﷺ اُس کے بندے تمام مخلوق سے برتر بندے ذاتِ باری تعالیٰ کے تائید یافتہ رسول ہیں۔

اے اللہ! اپنے بندے اور رسول ﷺ اور اُن کی آل پر اور بھلائیوں کی طرف سبقت لے جانے والے آپ ﷺ کے صحابہ کرام پر درود و سلام اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و ثنا کے بعد!

اللہ کی عداوت و ناراضگی والے کام چھوڑ دو اور اُس کی رضامندی کے ذریعے تقویٰ اختیار کرو۔ کیونکہ متقیوں کا انجام انتہائی شاندار اور فساد اور شر پسند لوگوں کا انجام انتہائی دردناک ہے۔ چنانچہ راہِ نجات پر چلنے والوں کے ساتھ رہتے ہوئے نافرمانوں کی رفاقت چھوڑ دو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَن يُطِعِ اللهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ﴿٦٩﴾ ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللهِ عَلِيمًا

النساء- 70/69

اور جو بھی اللہ تعالیٰ کی اور رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرے، وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے، جیسے نبی اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ، یہ بہترین رفیق ہیں ۔یہ فضل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور کافی ہے اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَن يَعْصِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا

الجن- 23

(اب) جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی نہ مانے گا اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں ایسے لوگ ہمیشہ رہیں گے۔

اے مسلمانو! بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو پیدا کیا اور شرعی احکامات کی پابندی کے ذمہ داران کی ہر ضرورت اس میں مہیا فرمادی جیسے خوراک، اسبابِ زندگی، شاندار

لباس ،خوبصورتی کا ساز و سامان،مال و دولت اور چوپائے وغیرہ۔پھر اس کائنات اوراس کی ہر چیز کو مخلوق کے فائدے اور اصلاح اور ان کی زندگی کی اُس وقت تک بقا کے لئے مسخر کر دیا جو مدت اللہ تعالیٰ کے ہاں مقرر ہے اور جس سے تجاوز محال ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

الملک – 15

وہ ذات جس نے تمہارے لیے زمین کو پست و مطیع کر دیا تاکہ تم اس کی راہوں میں چلتے پھرتے رہو اور اللہ کی روزیاں کھاؤ(پیو) اسی کی طرف (تمہیں) جی کر اٹھ کھڑا ہونا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ

الاحقاف – 3

ہم نے آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان کی تمام چیزوں کو بہترین تدبیر کے ساتھ ہی ایک مدت معین کے لئے پیدا کیا ہے۔

اور فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا ۗ لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿٥﴾ وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ ﴿٦﴾ وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنفُسِ ۚ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٧﴾ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً ۚ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ

النحل – 5/6/7/8

اسی نے چوپائے پیدا کیے جن میں تمہارے لیے گرمی کے لباس ہیں اور بھی بہت سے نفع ہیں اور بعض تمہارے کھانے کے کام آتے ہیں۔ اور ان میں تمہاری رونق بھی ہے جب چرا کر لاؤ تب بھی اور جب چرانے لے جاؤ تب بھی۔ اور وہ تمہارے بوجھ ان شہروں تک اٹھا لے جاتے ہیں جہاں تم بغیر آدھی جان کیے پہنچ ہی نہیں سکتے تھے۔ یقیناً تمہارا رب بڑا ہی شفیق اور نہایت مہربان ہے۔ گھوڑوں کو، خچروں کو، گدھوں کو اس نے پیدا کیا کہ تم ان کی سواری لو اور وہ باعث زینت بھی ہیں۔ اور بھی وہ ایسی بہت چیزیں پیدا کرتا ہے جن کا تمہیں علم بھی نہیں۔

اور فرمایا:

وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ

الجاثیۃ–13

اور آسمان وزمین کی ہر ہر چیز کو بھی اس نے اپنی طرف سے تمہارے لیے تابع کر دیا ہے۔ جو غور کریں یقیناً وہ اس میں بہت سی نشانیاں پالیں گے۔

اور فرمایا:

وَاللهُ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ أَزْوَاجِكُم بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللهِ هُمْ يَكْفُرُونَ

النحل–72

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تم میں سے ہی تمہاری بیویاں پیدا کیں اور تمہاری بیویوں سے تمہارے لیے تمہارے بیٹے اور پوتے پیدا کیے اور تمہیں اچھی اچھی چیزیں کھانے کو دیں۔ کیا پھر بھی لوگ باطل پر ایمان لائیں گے؟ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کریں گے؟

اور فرمایا:

وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ

النحل–18

اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو تم اسے نہیں کر سکتے۔

جب اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو پوری کاری گری شان وشوکت اور انتہائی خیر خواہی سے پیدا کیا اور اس سرزمین کی ہر چیز کی تمام ضرورتیں اور قسم وقسم کے بہت سے فائدے اور زندگی کی بقا وترقی کے اسباب مسخر کئے تو ہمارے رب عزوجل نے ہمیں بتایا کہ اُس نے اس کائنات کو بے کار لاوارث اور ردی نہیں بنایا۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ ﴿١٦﴾ لَوْ أَرَدْنَا أَن نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنَاهُ مِن لَّدُنَّا إِن كُنَّا فَاعِلِينَ ﴿١٧﴾ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۚ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ

الانبیاء–18/17/16

ہم نے آسمان وزمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو کھیلتے ہوئے نہیں بنایا۔ اگر ہم یوں ہی کھیل تماشے کا ارادہ کرتے تو اسے اپنے پاس سے ہی بنا لیتے، اگر ہم کرنے والے ہی ہوتے۔ بلکہ ہم سچ کو جھوٹ پر پھینک مارتے ہیں پس سچ جھوٹ کا سر توڑ دیتا ہے اور وہ اسی وقت نابود ہو جاتا ہے، تم جو باتیں بناتے ہو وہ تمہاری لئے باعث خرابی ہیں۔

اور فرمایا:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِينَ

المؤمنون– 17

ہم نے تمہارے اوپر سات آسمان بنائے ہیں اور ہم مخلوقات سے غافل نہیں ہیں۔

اور فرمایا:

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا

ص– 27

اور ہم نے آسمان وزمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو ناحق پیدا نہیں کیا۔

اور فرمایا:

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ﴿١١٥﴾ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ

المؤمنون–116/115

کیا تم یہ گمان کئے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یوں ہی بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ سچا بادشاہ ہے وہ بڑی بلندی والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی بزرگ عرش کا مالک ہے۔

اور فرمایا کہ:

اللَّهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۖ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۖ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُم بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ

الرعد–2

اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کر رکھا ہے کہ تم اسے دیکھ رہے ہو۔ پھر وہ عرش پر قرار پکڑے ہوئے ہے، اسی نے سورج اور چاند کو ماتحتی میں لگا رکھا ہے۔ ہر ایک میعاد معین پر گشت کر رہا ہے، وہی کام کی تدبیر کرتا ہے وہ اپنے نشانات کھول کھول کر بیان کر رہا ہے کہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کر لو۔

اور فرمایا:

وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ

هود–6

زمین پر چلنے پھرنے والے جتنے جاندار ہیں سب کی روزیاں اللہ تعالیٰ پر ہیں وہی ان کے رہنے سہنے کی جگہ کو جانتا ہے اور ان کے سونپے جانے کی جگہ کو بھی، سب کچھ واضح کتاب میں موجود ہے۔

اور فرمایا:

عَالِمِ الْغَيْبِ ۖ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ
سبأ–3

جو عالم الغیب ہے کہ وہ یقیناً تم پر آئے گی اللہ تعالیٰ سے ایک ذرے کے برابر کی چیز بھی پوشیدہ نہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں بلکہ اس سے بھی چھوٹی اور بڑی چیز کھلی کتاب میں موجود ہے۔

اور فرمایا:

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَن تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللهِ كِتَابًا مُّؤَجَّلًا ۗ
آل عمران–145

بغیر اللہ تعالیٰ کے حکم کے کوئی جاندار نہیں مر سکتا، مقرر شدہ وقت لکھا ہوا ہے۔

نہ ہی اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو اپنے سوا کسی کے سپرد کیا ہے۔ بلکہ اس دکھائی دینے والی کائنا کو اُس نے صرف حق کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔ اور حق سے مراد اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا پرچار، نیکی کے تمام کام اور زمین کی اصلاح وفوائد ہیں۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٢١﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ
البقرة–22/21

اے لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے کے لوگوں کو پیدا کیا، یہی تمہارا بچاؤ ہے۔ جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی اتار کر اس سے پھل پیدا کرکے تمہیں روزی دی، خبردار باوجود جاننے کے اللہ کے شریک مقرر نہ کرو۔

اور اسی طرح فرمایا:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾ مَا أُرِيدُ مِنْهُم مِّن رِّزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَن يُطْعِمُونِ ﴿٥٧﴾ إِنَّ اللهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ
الذاریات–58/56

میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔ نہ میں ان سے روزی چاہتا ہوں نہ میری یہ چاہت ہے کہ یہ مجھے کھلائیں۔ اللہ تعالیٰ تو خود ہی سب کا روزی رساں توانائی والا اور زور آور ہے۔

اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمام رسولوں کو اور خصوصاً سب سے آخر میں اُن کے سردار محمد ﷺ کو نیکی و اطاعت کے ساتھ زمین کی اصلاح کے ساتھ شرک و بدعات کی خرافات سے پاک کرنے کے لیے مبعوث فرمایا۔ جیسا کہ فرمایا:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ

النحل–36

ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو۔

اور فرمایا:

وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا

الاعراف–56

اور دنیا میں اس کے بعد کہ اس کی درستی کردی گئی ہے، فساد مت پھیلاؤ۔

یعنی نازل شدہ کتابوں اور پیغمبروں کے ذریعے زمین کی اصلاح کے بعد۔

اللہ تعالیٰ نے تمام رسولوں علیہم الصلاۃ والسلام کو حکم دیا کہ وہ زندگی میں اللہ کی حلال کردہ پاکیزہ چیزوں سے بھرپور استفادہ کریں اور نیکی کے اُن کاموں پر ہمیشگی اختیار کریں جن کے بغیر زمین کی اصلاح ناممکن ہے۔

اور فرمایا:

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ

المؤمنون– 51

اے پیغمبرو! حلال چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے میں بخوبی واقف ہوں۔

پیغمبروں کے مسلمان متبعین کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اس فرمان میں رسولوں کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے۔ جس میں فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ

البقرۃ– 172

اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں انہیں کھاؤ، پیو اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرو، اگر تم خاص اسی کی عبادت کرتے ہو۔

اور فرمایا:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ

الاعراف-32

آپ فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کیئے ہوئے اسباب زینت کو، جن کو اس نے اپنے بندوں کے واسطے بنایا ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں کو کس شخص نے حرام کیا ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ یہ اشیا اس طور پر کہ قیامت کے روز خالص ہوں گی اہل ایمان کے لئے، دنیوی زندگی میں مومنوں کے لئے بھی ہیں۔

سو تمام رسولوں علیہم السلام اور اُن کے مسلمان متبعین نے اس کائنات کو عملِ صالح اور اصلاح کے لئے ایک مناسب وقت اور جگہ سمجھا لہٰذا وہ بھلائیوں اور جنتوں کے حصول میں کامیاب ہوگئے۔ اور یاد رہے کہ تمام نیک اعمال کا فائدہ صرف نفس کو ہی پہنچتا ہے اور ارکانِ اسلام کے قائم کرنے میں مخلوق کا ہی بھلا ہے۔ جبکہ بقیہ تمام عبادات بھی انہیں ارکان کے تحت ہیں۔

اے مسلمان! نیکیوں میں سے کسی چیز کو بھی معمولی، کمتر اور حقیر نہ سمجھ، تجھے پتہ نہیں کہ کون سا نیک عمل تیرے لئے جنت میں داخل ہونے کا سبب بن جائے اور تو آگ سے بچ جائے۔ جیسا کہ جنابِ جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: کسی بھی نیکی کو حقیر نہ جانو، اور تمہارا اپنے کسی مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا بھی نیکی ہے۔ صحیح بخاری و مسلم۔

اسی طرح ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی کو جاتے ہوئے راستے پر ایک خار دار شاخ ملی جسے اُس نے راستے سے ہٹا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے اس عمل کو پسند کرتے ہوئے اِس بندے کو بخش دیا۔ صحیح بخاری و مسلم۔

اسی طرح ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِن تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِن لَّدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا

النساء- 40

بے شک اللہ تعالیٰ ایک ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا اور اگر نیکی ہو تو اسے دوگنی کر دیتا ہے اور خاص اپنے پاس سے بہت بڑا ثواب دیتا ہے۔

چنانچہ اہلِ ایمان نے تو اس دنیا کو نیکیوں کی جگہ اور فرصت سمجھا جبکہ جو لوگ اللہ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور کفر کرتے ہیں وہ اس کائنات کو حوس پرستی اور حرام کاریوں اور مادی فوائد اور دیگر برائیوں کے ارتکاب کا موقع و مقام سمجھتے ہیں۔ اور اللہ کے ساتھ شرک کرنا سب سے بڑا گناہ ہے اور شرک یہ ہے کہ بندہ مخلوق سے دُعا مانگے اِس سے امید رکھے اس پر توکل کرے اس سے استعانت و مدد طلب کرے اور اس کے سامنے اپنے حاجات و مطالبات پیش کرے، اس سے رزق و مدد چاہے مشکل کشائی اور پریشانی کی دوری کے لئے اِسے پکارے تو یاد رہے کہ یہی سب تو وہ شرک ہے کہ جسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ توبہ کے بغیر معاف نہیں کرے گا۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ وَمَن يُشْرِكْ بِاللهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا

النساء– 116

اسے اللہ تعالیٰ قطعاً نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک مقرر کیا جائے، ہاں شرک کے علاوہ گناہ جس کے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور اللہ کے ساتھ شریک کرنے والا بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا۔

اور فرمایا:

إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ

المائدة– 72

یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے اور گنہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔

جنابِ ابو درداء رضی اللہ عنہ سے حدیثِ قدسی میں مرفوعاً مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: میرے اور جن و انس کے مابین یہ ایک بہت بڑی اور عجیب واضح حقیقت ہے کہ ان سب کو پیدا تو میں نے کیا ہے جبکہ یہ عبادت میرے سوا کسی اور کی کرتے ہیں اور روزی اِن کو میں دیتا ہوں اور یہ شکر میرے سوا کسی اور کا کرتے ہیں۔ بندوں پر تو میری خیر و برکت نازل ہوتی ہے جبکہ میری طرف اِن کے یہاں سے شر ہی آتا ہے، میں نعمتیں دے کر ان سے پیار کرتا ہوں اور یہ نافرمانی کے ذریعے مجھ سے نفرت کرتے ہیں ۔(التعریف للحاکم، مستدرک للبیھقی، مسند لطبرانی)

شرک کے بعد تمام کبیرہ گناہ اور معصیت اور نافرمانی اور اپنی خرابی کے بقدر بڑے جرائم میں شمار ہوتے ہیں۔اور ہر وہ معصیت جس سے بندے نے اپنے اوپر ظلم کیا اور اُس کا تعلق بندے اور اللہ کے درمیان ہو تو اُس معصیت کو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔ البتہ وہ ظلم جو بندوں کے آپس کے مابین ہے انہیں اللہ تعالیٰ تب تک معاف نہیں کرے گا جب تک اُس دن مظلوم کا حق ادا نہ کر دیا جائے، جس دن کوئی درھم و دینار نہ ہوگا بلکہ ظالم کی وہ نیکیاں ہوں گی جن سے مظلوم کا حق ادا کیا جائے گا اور اگر اُس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو مظلوم کے گناہ ظلام پر ڈال کر اُسے جہنم رسید کر دیا جائے گا۔

جیسا کہ ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی نے اپنے بھائی پر اُس کی عزت و آبرو یا کسی دوسری چیز میں ظلم کیا ہے تو اُسے وہ دن آنے سے پہلے آج ہی اپنے ظلم کو معاف کرا لینا چاہیئے جس دن کوئی درھم و دینار نہ ہوگا بلکہ اُس کے اگر کوئی نیکی ہوگی تو اُسکے ظلم کے بقدر لے لی جائے گی اور اگر اُس کے پاس کوئی نیکی نہ ہوگی تو مظلوم کے گناہ اُس پر لاد دئے جائیں گے۔ مسلم و ترمذی۔

ایک دوسری حدیث میں ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آ ﷺ نے فرمایا: روزِ قیامت حقداروں کے حقوق ادا کئے جائیں گے یہاں تک کہ بے سینگ بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا جو اس کی ٹکر کا بدلہ ہوگا۔ صحیح مسلم۔

حقوق و ظلم کا بدلہ چکائے بنا اگر کسی کی جاں بخشی ممکن ہوتی وہ نیکوکار مومنوں کی آپس میں ضرور ہوتی مگر ان کے بارے میں ابو سعید الخذری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مومن جہنم سے چھٹکارا پا جائیں گے لیکن سارا راستہ عبور کرنے کے بعد جنت و دوزخ کے قنطرہ مقام پر انہیں روک لیا جائے گا اور پھر دنیا میں ایک دوسرے پر کئے گئے ظلموں کا بدلہ چکایا جائے گا یہاں تک کہ اُن کی مکمل طور صفائی ہو جائے تب انہیں جنت میں جانے کی اجازت دی جائے گی۔ سو اس ذات کی قسم ہے کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ان میں سے ہر ایک جنت میں اپنے گھر کو دنیاوی گھر سے بھی بہتر طور سے پہچان لے گا۔ صحیح بخاری

لہذا اے مسلم! اپنے آپ کو تمام گناہوں سے بچا کر رکھنا اگرچہ وہ تمہاری نظر میں چھوٹے ہی کیوں نہ ہوں کیوں کہ اللہ کے یہاں اُن کی بھی بازپرس ہوگی۔ جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ

عنہا نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے جہنم رسید ہوئی کیونکہ اس عورت نے اُس بلی کو رسی سے باندھ دیا پھر نہ تو خود اُسے کھانا دیا اور نہ اُسے چھوڑا کہ وہ بلی خود زمین میں سے اپنا کھانا کھا سکے۔ صحیح بخاری و مسلم

اور آپ ﷺ نے فرمایا: گناہوں کو حقیر سمجھنے سے اپنے آپ کو بچاؤ کیونکہ یہ آدمی پر جمع ہوتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اُسے تباہ کر دیتے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٥٣﴾ وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ﴿٥٤﴾ وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ

الزمر–55/54/53

(میری جانب سے) کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، بالیقین اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے۔ تم (سب) اپنے پروردگار کی طرف جھک پڑو اور اس کی حکم برداری کیے جاؤ اس سے قبل کہ تمہارے پاس عذاب آجائے اور پھر تمہاری مدد نہ کی جائے۔ اور پیروی کرو اس بہترین چیز کی جو تمہاری طرف تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل کی گئی ہے، اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں اطلاع بھی نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ عظیم کو میرے اور تمہارے لئے باعثِ برکت اور اِس کی آیت کو نفع بخش بنائے اور ہمیں سید المرسلین کے طریقے اور دُرست بات سے فیض یاب فرمائے۔ اسی پر اکتفا کرتے ہوئے اپنے تمہارے اور تمام مسلمانوں کے لئے تمام گناہوں سے اللہ تعالیٰ کی بخشش طلب کرتا ہوں تو تم بھی اُسی سے بخشش طلب کرو۔ بے شک وہی غفور رحیم ہے۔

دوسرا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لئے ہیں جو متقین کا دوست اور اپنی مخلوق سے بے پرواہ ہے۔ جسے اطاعت شعاروں کی اطاعت کا کوئی فائدہ نہیں اور نافرمانوں کی نافرمانی سے کوئی نقصان نہیں۔ میں اپنے رب کی ظاہر اور پوشیدہ تمام نعمتوں پر حمد و شکر بجا لاتا ہوں جنہیں اُس کے سوا کوئی شمار نہیں کر سکتا۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لاشریک

کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں، وہ حقیقی بادشاہ اور ظاہر کرنے والا ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ ہمارے نبی، سردار محمد ﷺ اُس کے بندے اور رسولِ امین ہیں۔

اے اللہ! اپنے بندے محمد ﷺ اور اُن کی تمام آل و اصحاب پر درود و سلام نازل فرما اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و ثنا کے بعد!

اللہ تعالیٰ سے اُس طرح ڈرو جس طرح کے اللہ سے ڈرنے کا حق ہے اور اسلام کے کڑے کو مضبوطی سے تھام لو۔

اے مسلمانو! جس چیز سے گناہ مٹتے، نیکیاں بڑھتی، عملِ صالح کا تزکیہ ہوتا نقائصِ عبادت دور ہوتے اور شیاطین دھتکارے جاتے ہیں، بلاشبہ وہ چیز ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والوں اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کرو اور صبح شام اُس کی تسبیح بیان کرو۔

جناب عبد اللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ اسلام کے احکام و قوانین تو بہت زیادہ ہیں لہٰذا آپ مجھے اِن کا کوئی ایسا مجموعہ بتا دیں جس پر میں ڈٹ جاؤں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے۔ رواہ احمد و ترمذی

اے مسلمانو! وہ عظیم ضابطہ و اصول کہ اسلام نے جس کی ترغیب بڑی شدت سے دی ہے وہ ہے اُلفت و محبت اور باہمی اتحاد کی بھرپور کوشش، فرقہ واریت و اختلاف سے اجتناب، امن و امان و استحکام کی بحالی، صلح صفائی، درگزر اور انسانی عزت و وقار کا تحفظ، رسہ کشی، ٹوٹ پھوٹ، باہمی جھگڑوں اور ناچاقی اور اِس جیسے دوسرے امور سے دوری۔ ہمارے مبارک ملک سعودیہ عرب پر اللہ رب العالمین کا یہ خاص فضل ہے کہ وہ مسلمانو کی یکسوئی، یکجہتی اور اِن کے باہمی اتحاد پر ہمیشہ زور دیتا اور اِس کا خیال رکھتا ہے۔

اِس میدان میں سعودیہ عرب کی کاوشوں کو ہمیشہ بڑے فخر سے سراہا گیا ہے۔ افغانستان میں امن و امان اور استحکام کی بحالی کے لئے مکہ مکرمہ کی مقدس سرزمین پر مسجد الحرام کے پڑوس میں پاکستان اور افغانستان کے علماء دین کے وفود کی موجودگی میں حالیہ تاریخی اسلامی کانفرنس کی شاندار نمائندگی اور سرپرستی اِس

بات کی ایک زندہ مثال ہے۔اس لئے کہ وطنوں اور معاشروں کے اختلافات کو دور کرنے اور اِن میں امن وسلامتی کی بحالی کے لئے علماءِ کرام کا کردار انتہائی مؤثر ہوتا ہے۔

اس کانفرنس سے جو مفید ترین سفارشات و بابرکت آثار پر مبنی آخری اعلامیہ جاری ہوا وہ افغانستان اور اِس خطے میں امن و امان اور استحکام کی بحالی وقیام کے لئے انتہائی حوصلہ افزاں اور خوش آئند ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے حکمرانوں اور بالخصوص خادم حرمین شریفین اور اُن کے وفا شعار وقابلِ اعتماد ولی عہد کو اِن عظیم و بابرکت کوششوں کا شاندار بدلہ عطا فرمائے۔اسی طرح اس کانفرنس کی کامیابی شرکت کرنے والوں کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے۔

اللہ کے بندو! بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے بندے آپ ﷺ پر دُرود بھیجتے ہیں اے ایمان والوں تم بھی آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایک بار مجھ پر درود بھیجا اللہ تعالیٰ اُس کے عوض میں اُس شخص پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

اے اللہ اپنے نبی کریم ﷺ پر اور ان کی آل پر رحمتیں اور برکتیں اُسی طرح نازل فرما جس طرح تو نے ابراھیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائیں ہیں بے شک تو حمید مجید ہے۔

اے اللہ توچاروں خلفائے راشدین سے راضی ہوجا،جو راہ راست کے امام تھے اور اُن کے ساتھ ساتھ دیگر صحابہ کرام اور اُن کے اصحاب سے اور ہم سب سے راضی ہوجا۔

اے اللہ ! اسلام اور اہلِ اسلام کو عزت عطا فرما۔ اے اللہ ! اسلام اور اہلِ اسلام کو عزت عطا فرما۔

اے اللہ !کفار اور مشرکین کو ذلیل ورسوا فرما۔اے اللہ !کفار اور مشرکین کو ذلیل ورسوا فرما۔

اے اللہ !اپنے دین وکتاب اور نبی ﷺ کی تائید ونصرت اور مدد فرما۔

اے اللہ !ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ توبدعت کو ذلیل ورسوا کردے جو تیرے دین اور تیرے نبی ﷺ کی سنت کی مخالف ہے۔اے اللہ !قیامت تک تواِسے ذلیل ورسوا کر۔

اے اللہ ! توہمارے اور دیگر مسلمانوں کے فوت شدگان کو بخش دے،ان کی نیکیوں میں اضافہ فرما اور اُن کی تجاوزات سے درگزر فرما۔

اے اللہ! ہمیں جہنم اور اُس کے قریب لیجانے والے اعمال سے محفوظ فرما۔

اے اللہ! تو ہمیں جنت میں داخل ہونے کی اور جنت والے اعمال کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہماری اولاد کو شیطان کے شر سے محفوظ فرما۔

اے اللہ! تو ہمیں شیاطین اور انس و جن کے شر سے محفوظ فرما۔

اے اللہ! تمام مسلمانوں کو خبائث سے محفوظ فرما۔

اے اللہ! ہمیں ہدایت کے بعد گمراہی سے محفوظ فرما۔

اے اللہ! ہماری سرحدوں کی حفاظت فرما اور اُن کے محافظوں کی مدد فرما۔

اے اللہ! اپنے بندے خادم الحرمین شریفین کو ایسے اعمال کی توفیق عطا فرما جن سے تو راضی ہو جائے۔ اے اللہ! تو اُن کے ولی عہد کو بھی بھلائی اور اپنی خوشنودی کے کاموں کی توفیق عطا فرما اور اُن پر استقامت دے اور تمام مسلم حکمرانوں کو خیر اور دُرستگی کی توفیق دے۔

اے اللہ! ہمیں دنیا و آخرت کی بھلائی عطا فرما اور جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما۔ اللہ کے بندوں! اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے عدل و انصاف کا اور قریبی رشتہ داروں سے صلہ رحمی کا اور ہر قسم کی بے حیائی اور نافرمانی سے بچنے کا اور وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سبق حاصل کرو اور اللہ کے عہد کو پورا کرو جب تم نے اللہ سے کوئی عہد کیا ہو، تم اللہ کو یاد کرو اللہ تمہیں یاد کرے گا۔ اس کی نعمتوں پر اس کا شکر بجالاؤ تو وہ یقیناً تمہیں نوازے گا۔ یقیناً اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

خطبۃ الجمعۃ مسجدِ نبوی، خطیب: فضیلۃ الشیخ علی الحذیفی حفظہ اللہ

1 ذوالقعدۃ/1442 ھجری، مطابق 11/جون/2021ء

(15) اسلام میں آداب زینت

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبد الباری بن عواض ثبیتی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے کائنات کو خوبصورت بنایا، میں اس کا شکر بجالاتا ہوں نعمتوں پر اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لاشریک کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں جس سے ہم توفیق اور مدد مانگتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی و سردار محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں جو اللہ کے توکل پر زندہ رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر صلوٰۃ وسلام نازل فرمائے جو ہمارے لئے باعثِ شفاعت ہو۔

حمد وثنا کے بعد!

میں آپ سب کو اور اپنے آپ کو تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ

آل عمران–102

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنا چاہیئے اور دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔

اللہ تعالیٰ نے تمام جہان کو اپنی نرالی کاری گری سے مزین فرمایا اور حسنُ جمال کی تمام خصوصیات وخوبیاں اس میں ودیعت فرمائیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۖ

السجدۃ– 7

جس نے نہایت خوب بنائی جو چیز بھی بنائی۔

اللہ تعالیٰ نے آسمان کو سورج، چاند اور ستاروں سے مزین فرمایا جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ

الحجر۔ 16

یقیناً ہم نے آسمان میں برج بنائے ہیں اور دیکھنے والوں کے لیے اسے سجا دیا گیا ہے۔

اور زمین کو نہروں، پہاڑوں، پھول پودوں سے مزین کر کے اُس کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا

الکھف۔ 7

روئے زمین پر جو کچھ ہے ہم نے اسے زمین کی رونق کا باعث بنایا ہے کہ ہم انہیں آزمالیں کہ ان میں سے کون نیک اعمال والا ہے۔

اسی طرح تمام چوپایوں کو حسن وجمال کا باعث قرار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً ۚ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ

النحل۔ 8

گھوڑوں کو، خچروں کو، گدھوں کو اس نے پیدا کیا کہ تم ان کی سواری لو اور وہ باعث زینت بھی ہیں۔ اور بھی وہ ایسی بہت چیزیں پیدا کرتا ہے جن کا تمہیں علم بھی نہیں۔

اور انسان بذاتِ خود تو پوری کائنات سے بھی بڑھ کر خوبصورت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے شکل و صورت، بناوٹ اور بہترین خد و خال سے زینت بخشی ہے تو اس انسان اپنی ذات کے اعتبار سے خوبصورت اور شفاعت کے اعتبار سے حسن وجمال کا پیکر ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ ﴿٧﴾ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ

الانفطار۔ 7/8

جس (رب نے) تجھے پیدا کیا، پھر ٹھیک ٹھاک کیا، پھر (درست اور) برابر بنایا۔ جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔

خوبصورتی ایک فطرت، نعمت اور باعثِ تفریح چیز ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۗ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَآبِ

آل عمران– 14

مرغوب چیزوں کی محبت لوگوں کے لئے مزین کر دی گئی ہے، جیسے عورتیں اور بیٹے اور سونے اور چاندی کے جمع کئے ہوئے خزانے اور نشاندار گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی، یہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور لوٹنے کا اچھا ٹھکانا تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔

یہاں پر دینِ اسلام کی عظیم خوبی اس وقت نکھر کر سامنے آتی ہے جب وہ انسانی ضرورتوں کو پورا کرتا اور فطرت کی دہائی پر لبیک کہتا ہے اور اس وقت کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کردہ خوبصورتی سے لطف اندوز ہونا کا ان پر احسان فرمایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ ۚ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ

الاعراف– 32

آپ فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے اسباب زینت کو، جن کو اس نے اپنے بندوں کے واسطے بنایا ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں کو کس شخص نے حرام کیا ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ یہ اشیا اس طور پر کہ قیامت کے روز خالص ہوں گی اہل ایمان کے لئے، دنیوی زندگی میں مومنوں کے لئے بھی ہیں۔ ہم اسی طرح تمام آیات کو سمجھ داروں کے واسطے صاف صاف بیان کرتے ہیں۔

نبی مکرم ﷺ حسن وجمال اور خوبصورتی میں ایک میانہ اور مثالی نمونہ، سب سے بڑھ کر پاکیزہ اور سب سے بڑھ کر صاف ستھرے تھے۔ خوشبو کا تحفہ واپس نہ کرنا اور اُس کا بکثرت استعمال کرنا اور معطر خوشبوؤں سے لطف اندوز ہونا آپ ﷺ کا مبارک رویہ تھا۔ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: جیسے ریحان خوشبو پیش کی جائے وہ اُسے واپس نہ کرے کیونکہ یہ بلا مشقت خوشبو ہے۔ صحیح مسلم

ہمارے پیارے رسول ﷺ حسین وجمیل ہونے اور حسن وجمال کو پسند کرنے کے ساتھ ساتھ بلا تکلف جمال اور بلا اسراف زینت اور بلا شہرت لباس سے آراستہ ہونے کے خوگر تھے ، آپ ﷺ اپنے بال، داڑھی میں کنگی کرتے ، اس کی ظاہری حالت کا خاص خیال رکھتے اور جب کوئی وفد آپ ﷺ کے پاس تشریف لاتا تو آپ ﷺ انتہائی خوبصورت

لباس زیب تن فرماتے جیسا کہ جناب براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ : نبی کریم ﷺ کا قد میانہ ،سینہ کشادہ و فراغ اور زلفیں کانوں کی لو تک دراز تھیں ،ایک بار میں نے آپ ﷺ کو سرخ جوڑے میں ملبوس دیکھا تو آپ ﷺ سے بڑھ کر کبھی کسی چیز کو حسین نہ پایا۔

اور جناب ابنِ عباس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خوبیوں کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں نے ہمیشہ آپ ﷺ کو انتہائی خوبصورت پوشاک میں ملبوس دیکھا۔

یاد رہے کہ مسلمان ہمیشہ موقع محل کی مناسبت اور ہر جگہ کی موافقت سے زیب وزینت اختیار کرتا ہے اور کسی مسلمان کے نزدیک اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ تمام مقامات سے بڑھ کر زینت کے لائق اللہ تعالیٰ کے وہ گھر ہیں جو اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور سب سے بڑھ کر خوبصورت مقامات ہیں۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَابَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ

الاعراف– 31

اے اولاد آدم! تم مسجد کی ہر حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو۔

اور جناب حسن بن علی رضی اللہ عنہما جب مسجد کے لئے تیار ہوتے تو اپنا سب سے عمدہ اور خوبصورت لباس پہن لیا کرتے تھے اور جب ان سے اس کے بارے میں پوچھا جاتا تو آپ فرماتے: بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے اور میں اس لئے بھی زینت اختیار کرتا ہوں کہ میرا رب فرماتا ہے کہ ہر مسجد میں حاضری کے وقت زینت اختیار کرلو۔اور مسلمان ہمیشہ وہی زینت اختیار کرتا ہے جو موقع محل اور اس کے حال واحوال کے مطابق ہو۔

جیسا کہ جناب مالک بن نضلۃ جشمی کے بارے میں آتا ہے کہ ایک بار وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بوسیدہ کپڑوں میں حاضر ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے ان سے پوچھا : کیا تمہارے پاس مال و دولت ہے؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں سب کچھ ہے۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: کس قسم کا مال ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ: اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ ، بکریاں، گھوڑے اور غلام عطا کئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال و دولت سے نوازا ہے تو پھر اللہ کی نعمت اور اس کے فضل وکرم کے آثار بھی تم پر دکھائی دینے چاہییں۔

منبع حسن وجمال ہمارے نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ہمیں آگاہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یقیناً ظاہری خوبصورتی بھی جسم واعضا کی دیکھ بھال کا حصہ ہے۔ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے جب ایک ایسے شخص کو دیکھا کہ جس کا سر پر آگندہ اور بال بکھرے ہوئے تھے تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا اِسے کوئی ایسی چیز نہیں ملی جس سے وہ اپنے بال ٹھیک کرلے ؟۔ اور ایک دوسرے شخص کو دیکھا جس کے کپڑے میلے تھے تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا اسے پانی نہیں ملتا جس سے یہ اپنے کپڑے دھولے ؟۔ اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: جس کے بال ہوں اُسے ہمیشہ انہیں سنوار کر رکھنا چاہیئے۔

جنابِ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے روز جب ابو قحافہ کو لایا گیا تو ان کے سر اور داڑھی کے بال ثغامہ (سفید پھول) کی مانند سفیدی مائل تھے تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: اسے کسی چیز سے بدل دو (یعنی اس سفیدی کو خضاب سے بدل دو) البتہ سیاہ کرنے سے بچنا۔

ازدواجی سلسلے کی مضبوطی اور زوجین کے باہمی تعلقات کی پائیداری میں خوبصورتی کے بہت بڑے اثر ورسوخ کی وجہ سے اس کا فیملی میں بہت واضح حق اور حصہ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ

البقرة- 228

اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ۔

حتی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: عورت کے لئے اُسی طرح خوبصورت بنتا ہوں جس طرح میں چاہتا ہوں کہ وہ میرے لئے خوبصورت بنے۔

اسلام نے خوبصورتی کے مفہوم پر غالب آلودگیوں کو دور کرتے ہوئے اسے خوب بنایا اور سنوارا اور اس کی حقیقی خوبصورتی اور زندگی میں مسلمان کے پیغام و کردار کے مطابق نمایاں حدودو علامات کی نشاندہی کی تاکہ حماقت و بے شرمی سے پاک فضیلت کے دائرے میں خوبصورتی اور مردانہ کمالات و امتیازات کے مجروح ہوئے بغیر حسن و جمال کا اظہار ہوسکے نیز یہ کہ خوبصورتی اختیار کرنے والا کہیں رب کے ناراض کرنے والے ممنوع عمل یا تخلیق کو خراب کرنے والے غلط مفہوم یا شبہات کا شکار نہ ہوجائے۔ اور شرعی دلائل سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ مرد و زن کی زینت کے مابین فرق کرنے والی حدود سے تجاوز کرنا دینِ

اسلام کے نزدیک انتہائی ناپسند ہے۔اور اس سے اخلاق و کردار کی عمارت گر جاتی ہے ،فضائل کے اقدار ہل جاتے ہیں ،امت کی عظمت اور معاشرے کی پاکیزگی کمزور پڑجاتی ہے اور اس کے عواقب ونتائج انتہائی مہلک وتباہ کن ہیں۔

جناب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جن عورتوں نے مردوں کی اور جن مردوں نے عورتوں کی مشابہت اختیار کی وہ ہم میں سے نہیں ہیں۔ لہٰذا مردوں اور عورتوں میں سے ہر ایک کی ایک خاص شکل اور خد وخال ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے انہیں دوسروں سے امتیاز بخشا ہے ۔اسلام نے مسلمان کی ایک ایسی شخصیت بنائی ہے کہ جس کی اپنی ایک خاص رونق و بہار ہے اور اقدار و نظریات کے تحت اس کی شناخت مقرر کی تاکہ وہ خلافِ شرع تشبیہ میں تعلیل یا عظمت سے عاری تقلید کا شکار نہ ہوجائے۔

جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی قوم کی تشبیہ اختیار کی وہ انہیں میں سے ہوگا۔اسی طرح اسلام نے زینت اختیار کرنے میں ایسی مبالغہ آرائی سے بھی منع فرمایاہے کہ جس سے اللہ کی بناوٹ میں مستقل تبدیلی ہوجائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وَلأُضِلَّنَّهُمْ وَلأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الأَنْعَامِ وَلآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللهِ

النساء– 119

اور انہیں راہ سے بہکاتا رہوں گا اور باطل امیدیں دلاتا رہوں گا اور انہیں سکھاؤں گا کہ جانوروں کی کان چیر دیں، اور ان سے کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑ دیں۔

عورت کی خوبصورتی اور اس کی حقیقی زینت کا مقصد یہ ہے کہ اس کی روح پرور حیا اور اس کی شخصیت کو نکھارنے والی پاکدامنی کے زیرِ سایہ اس کے حسن و جمال کو اجنبیوں کی نگاہوں سے بچایا جاسکے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلاَ يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

النور– 31

اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہوجائے، اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کروتاکہ تم نجات پاؤ۔

اگر ہم زینت کی بات کریں تو ہمارے لئے بہت ہی بہتر ہوگا کہ ہم حسن وجمال کو کبھی فراموش نہ کریں کہ جس سے ہمارے جسم پروان چڑھتے اور اعضاء پاکیزہ ہوتے اور روحیں عروج پاتی ہیں۔اور بلاشبہ وہ دلوں کا ایمان سے مزین ہونا ہی ہے۔کیونکہ ایمان سے مزین دل ہی ہر طرح کی حقیقی خوبصورتی اور حسن وجمال کی تجلیوں کا مرکز ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَٰكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ ﴿٧﴾ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَنِعْمَةً

الحجرات 9/8

لیکن اللہ تعالیٰ نے ایمان کو تمہارے لئے محبوب بنا دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں زینت دے رکھی ہے اور کفر کو اور گناہ کو اور نافرمانی کو تمہارے نگاہوں میں ناپسندیدہ بنا دیا ہے، یہی لوگ راہ یافتہ ہیں۔اللہ کے احسان وانعام سے۔

اور جب کسی کا دل ایمان سے مزین ہوجائے تو وہ خوبصورت روح، اعلیٰ وقار، بلند اخلاق اور پاکیزہ کردار ہو کر دین ودنیا کے حسن وجمال سے فیضیاب ہوجاتا ہے۔اور جب دل ایمان سے میزن ہوجائے تو سارے کے سارے اعضاء بھی خوبصورت ہوجائے ہیں جس طرح کے زبان شاندار عبارت، پاکیزہ کلمات اور ایسے عمدہ الفاظ سے معطر ہوجاتی ہے جو دلوں کو گرویدہ اور عقلوں کو موہ لیتے ہیں۔جیسا کہ نبی مکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے بتایا کہ: یقیناً بعض بیان زینت وسحر انگیز ہوا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے لئے قرآنِ عظیم کو بابرکت اور ذکرِ حیم کو نفع بخش بنائے اسی پر اکتفاء کرتے ہوئے میں اپنے تمہارے اور تمام مسلمانوں کے لئے اللہ عظیم وجلیل سے تمام گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہوں اور تم بھی اُسی سے بخشش طلب کرو بلاشبہ وہ غفور رحیم ہے۔

دوسرا خطبہ:

ہم اللہ کے شکر گزاروں کی طرح حمد بیان کرتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لاشریک کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں جو صبر کرنے والوں کا دوست ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی وسردار محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُس کے بندے اور رسول ہیں جو متقین کے امام ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ اور آپ کے آل واصحاب پر رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔

حمد وثنا کے بعد!

میں تمہیں اور اپنے آپ کو اللہ کے تقوے کی نصیحت کرتا ہوں۔ وہ حسن وجمال جو ہمیں اسلامی راستے پر ہمیشہ گامزن رکھے بلاشبہ وہ جنت کی اُن نعمتوں کے حصول کا باعث ہے جن میں ہر خوبصورتی کا کمال اور ہر حسن وجمال کی تکمیل ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَاأُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

القصص –60

اور تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ صرف زندگی دنیا کا سامان اور اسی کی رونق ہے، ہاں اللہ کے پاس جو ہے وہ بہت ہی بہتر اور دیرپا ہے۔ کیا تم نہیں سمجھتے۔

اور فرمایا:

عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ

الانسان –21

ان کے جسموں پر سبز باریک اور موٹے ریشمی کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن کا زیور پہنایا جائے گا۔

اے اللہ کے بندو خبردار! رسولِ ہدیٰ پر درود بھیجو کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی کتاب میں اس کا پابند کرتے ہوئے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب –56

اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔

اے اللہ! اپنے پیارے رسول ﷺ پر اور ان کی آل پر اسی طرح رحمتیں اور برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابرھیم علیہ السلام پر اور اُن کی آل پر رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائیں۔

اے اللہ! خلفاء راشدین اور تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا۔

اے اللہ! اسلام اور اہلِ اسلام کو عزت عطا فرما۔ کفر اور اہلِ کفر کو نیست و نابود فرما۔

اے اللہ! اس ملک کو دیگر تمام مسلم ممالک کو امن و امان کا گہوارہ بنا۔

اے اللہ! جو اسلام اور اہلِ اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں ان کی سازشوں کو انہیں پر لوٹا دے اور انہیں نیست و نابود فرما۔

اے اللہ! ہمیں جنت کے قریب کرنے والے اعمال کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہر بھلائی کی ہمیں توفیق عطا فرما اور ہر شر سے ہمیں محفوظ فرما۔

اے اللہ! مسجد اقصیٰ کی حفاظت فرما۔ اور اُسے مسلمانوں کے قبضے میں لوٹا دے۔

اے اللہ! مکاروں اور سازشی عناصر سے مسجدِ اقصیٰ کی حفاظت فرما۔ اور اُسے سازشوں سے محفوظ فرما۔

اے اللہ ہمیں جنت کے اعلیٰ مرتبے عطا فرما۔

اے اللہ! ہم تجھ سے پاکدامنی کا سوال کرتے ہیں۔

اے اللہ! ہمارے اگلے پچھلے، چھوٹے بڑے، سب گناہوں کو معاف فرما۔

اے اللہ! تو سب کچھ جانتا ہے تجھ سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں۔

اے اللہ! نعمتوں کے زوال سے اور عافیت کے تبدیل ہونے سے ہم تیری پناہ مانگتے ہیں۔

اے اللہ! سستی، کاہلی اور ناکامی سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور تیرے فضل و رحمت کے طلب گار ہیں۔

اے اللہ! اپنے بندے خادم الحرمین شریفین کو ایسے اعمال کی توفیق عطا فرما جن سے تو راضی ہو جائے۔ اے اللہ! تو اُن کے ولی عہد کو بھی بھلائی اور اپنی خوشنودی کے کاموں کی توفیق عطا فرما اور اُن پر استقامت دے۔

اے اللہ! ہماری افواج کی جو سرحدوں پر نگرانی کر رہی ہیں ان کی مدد فرما۔

اے اللہ! اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم بہت بڑے خسارہ اٹھانے والے ہو جائیں گے۔

اے اللہ! ہمارے دلوں کو اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے بغض اور عناد سے پاک کر دے۔ اے اللہ کے بندوں! اللہ تعالیٰ بے شک عدل و احسان کا قریبی رشتے داروں کا حق ادا کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اور برائی اور بے حیائی سے روکتا ہے۔ تمہیں وعظ کرتا ہے تاکہ تم اللہ کی بات کو قبول کر لو۔ اللہ کا ذکر اور اُس کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرو۔ اللہ کا ذکر بہت بڑا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے آگاہ ہے۔

خطیب فضیلۃ الشیخ عبد الباری الثبیتی (حفظہ اللہ تعالیٰ)

بتاریخ: 8/ ذی القعدۃ/ 1442 ھجری، بمطابق 19/ جون/ 2021 عیسوی۔

فہرست

مقدمہ..1

مختصر تعارف 2

تالیفات 4

(1) نئے سال کی آمد اور چند اہم امور 5

(2)اللہ کا خوف اور مسلمان کی زندگی میں اس کا اثر 11

(3) اللہ تعالیٰ کی محبت اور اسے حاصل کرنے والے اسباب 25

(4) دنیائے فانی سے خبردار رہیں...38

(5) قیام اللیل (تہجد) کے فضائل و مسائل 49

(6) نماز دینِ اسلام کا عظیم رکن ہے...65

(7) اللہ تعالیٰ کے دین کی نصرت (فضائل، احکام و مسائل)....................76

(8) حاکم اور عوام کے لئے نصیحتیں 88

(9) اُمّتِ مسلمہ کے فضائل و مناقب 103

(10) جنت کی نعمتیں اور جنتیوں کی اعلیٰ صفات...................................123

(11) دین پر استقامت 132

(12) ماہ رمضان کے آخری عشرے کی تیاریاں.......................................140

(13) رمضان کے بعد بھی نیک اعمال پر ہمیشگی 149

(14) تخلیق کائنات کی حکمت اور اس کے احکام 156

(15) اسلام میں آداب زینت...169

مؤلف کی مزید کتب
کا مطالعہ بھی کریں۔
مکتبہ دارالرحیل کراچی 03172134743